SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, July 8, 1992

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

RECITATION FROM THE HOLY QURAN

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُسَبِّحُ لَهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ كُلٌّ قَدْ
عَلِمَ صَلَاتَهُ وَتَسْبِيحَهُ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ ﴿٤١﴾ وَلِلَّهِ مُلْكُ
السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ﴿٤٢﴾

[ترجمہ: کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جو لوگ آسمانوں اور زمین میں ہیں خدا کی تسبیح کرتے رہتے
ہیں۔ اور پر پھیلائے ہوئے جانور بھی۔ اور سب اپنی نماز اور تسبیح (کے طریقے)
سے واقف ہیں اور جو کچھ وہ کرتے ہیں (سب) خدا کو معلوم ہے۔ اور آسمان اور
زمین کی بادشاہی خدا ہی کے لئے ہے اور خدا ہی کی طرف لوٹ کر جاتا ہے۔

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, July 8, 1992

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

RECITATION FROM THE HOLY QURAN

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُسَبِّحُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالطَّيْرُ صَافَّاتٍ كُلٌّ قَدْ
عَلِمَ صَلَاتَهُ وَتَسْبِيحَهُ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ ﴿٤١﴾ وَلِلَّهِ مُلْكُ
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ﴿٤٢﴾

[ترجمہ: کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جو لوگ آسمانوں اور زمین میں ہیں خدا کی تسبیح کرتے رہتے ہیں۔ اور پر پھیلائے ہوئے جانور بھی۔ اور سب اپنی نماز اور تسبیح (کے طریقے) سے واقف ہیں اور جو کچھ وہ کرتے ہیں (سب) خدا کو معلوم ہے۔ اور آسمان اور زمین کی بادشاہی خدا ہی کے لئے ہے اور خدا ہی کی طرف لوٹ کر جاتا ہے۔

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین: وقفہ سوالات۔ سوال نمبر ۷۹۔ آصف فصیح الدین ورک صاحب۔

(Question No. 79 was originally set down for answering on 25th June and Question Nos. 159, 160, 165, 169, 171, 174, 175, 176, 177, 178, 180 and 182 for 7th July, 1992).

79. ***Asif Fasihuddin Vardag :** Will the Minister Housing and Works be pleased to state whether it is a fact that the Prime Minister has constituted a Committee for the disposal of quarters in Sector G-6, Islamabad. If so, its composition and the time by which the said Committee will submit its recommendations?

Syed Tariq Mahmood : Yes. The following Committee has been constituted by the Government to consider the question of disposal of quarters in Sector G-6, Islamabad :–

1.	Mr. Sartaj Aziz, Minister for Finance and Economic Affairs.	*Chairman*
2.	Syed Tariq Mahmood, Minister for Housing and Works.	*Member*
3.	Haji Muhammad Nawaz Khokhar, Deputy Speaker, National Assembly.	*Member*
4.	Cabinet Secretary.	*Member*
5.	Principal Secretary to Prime Minister.	*Member*
6.	Secretary, Ministry of Housing & Works.	*Member*
7.	Chairman, CDA.	

The decision of constitution of the Committee has been conveyed to Ministry of Housing and Works *vide* Prime Minister's Secretariat U.O. No. 194/DS(C)/92, dated 6-6-1992. This U.O. note does not indicate the time by which the said Committee will submit its recommendations.

PRIME MINISTER'S SECRETARIAT, ISLAMABAD

SUBJECT :–*Proprietary rights to the allottees of Sector G-6, Islamabad*

The Prime Minister has been pleased to approve the setting up of Committee comprising the following to examine in depth the

question of grant of proprietary rights to the allottees of Sector G-6, Islamabad:_

1.	Mr. Sartaj Aziz, Minister for Finance and Economic Affairs.	*Chairman*
2.	Syed Tariq Mahmood, Minister for Housing and Works.	*Member*
3.	Haji Muhammad Nawaz Khokhar, Deputy Speaker, National Assembly.	*Member*
4.	Cabinet Secretary.	*Member*
5.	Principal Secretary to Prime Minister.	*Member*
*6.	Secretary, Ministry of Housing & Works.	*Member*
7.	Chairman, CDA.	

2. The recommendations of the Committee will be considered by the Cabinet while taking up the Ministry of Housing and Works. Summary on the subject, which is already under process.

SD/-
ANWAR ZAHID
Principal Secretary to
Prime Minister.

Mr. Sartaj Aziz,
Minister for Finance &
Economic Affairs, Islamabad.

Syed Tariq Mahmood,
Minister for Housing & Works,
Islamabad.

Haji Muhammad Nawaz Khokhar,
Deputy Speaker, National Assembly,
Islamabad.

Cabinet Secretary.

Chairman CDA.

PM's Sectt. U.O. No. 194/DC(C)/92.
Dated 6-6-1992.

جناب چیئرمین: ضمنی سوال۔

ڈاکٹر محمد ریحان: جناب والا! سب سے پہلے یہ بتایا جائے کہ ہاؤسنگ و تعمیرات کا چارج آج کل کس وزیر کے پاس ہے۔

چوہدری امیر حسین: آج کل وزیراعظم کی ہدایت کے مطابق میں look after کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: سیّد فصیح اقبال صاحب، ضمنی سوال۔

سیّد فصیح اقبال: کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ جی سکس کے مسئلہ پر سات سال سے کام ہو رہا ہے، کبھی ہاؤس میں وزیراعظم صاحب کی یقین دہانی آتی ہے کہ کمیٹی کی منظوری کے بعد یہ مکانات ان کے آلاٹیوں کو مالکانہ حقوق پر دے دیئے جائیں گے، کابینہ کی کمیٹی بھی بیٹھی تھی، اس کے بعد پھر مجھے پتہ چلا ہے کہ دوسری کمیٹی بیٹھی ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ اس مسئلہ کے دوران تین وزرائے اعظم گزر چکے ہیں لیکن یہ مسئلہ جوں کا توں ہے۔ جب یہ فیصلہ ہو چکا ہے اور مسلسل وزیراعظم کی سطح پر یقین دہانی کرائی جا چکی ہے۔ تو میں یہ نہیں سمجھ سکا کہ یہ فیصلہ کن فائلوں میں پڑا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: سوال کیا ہے جناب۔

سیّد فصیح اقبال: سوال یہ کہ اب تک ان مکانات کی ملکیت کے کاغذات ان کے الاٹیوں کو کیوں نہیں دیئے گئے۔

چوہدری امیر حسین: جناب والا گزارش یہ ہے کہ یہی تو دیکھنے کے لئے کمیٹی بنائی گئی ہے اور جب اس کی سفارشات آئیں گی تو پھر کابینہ کے سامنے رکھنا ہے کاغذات تو دیئے ہی نہیں جا سکتے جب تک کہ فیصلہ نہ ہو۔

جناب چیئرمین: جی ضمنی سوال۔ سیّد فصیح اقبال صاحب۔

سیّد فصیح اقبال: جناب وزیر موصوف صاحب یہ یقین دہانی کرادیں کہ یہ آخری کمیٹی ہو گی کیونکہ مختلف ادوار میں سات کمیٹیاں بن چکی ہیں اگر یہ آخری کمیٹی ہے تو ہم انتظار کرلیں گے۔

چوہدری امیر حسین: اس کمیٹی کی رپورٹ کے بعد فیصلہ کابینہ نے کرنا ہے جناب والا اس لئے اس وقت تو کچھ نہیں کیا سکتا۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ جی جناب ملک محمد حیات صاحب۔

ملک محمد حیات: کوئی بھی گورنمنٹ کی property ہو وہ قانون کے تحت دی جاتی ہے۔ پروفیسر خورشید نے یہاں بل داخل کیا اور اس بل پر کمیٹی نے غور کیا اور اسے رد کر دیا۔

اب اگر حکومت پارلیمنٹ کے بل پاس کرنے کے بغیر مکانات دیتی ہے ان مالکوں کو زمین دینی پڑے گی جنہیں یہاں سے نکالا گیا تھا کیونکہ revenue Act کے تحت اگر جس موٴقف کے لئے زمین لی گئی ہو۔ وہ بدل جائے تو ان کا پہلے حق ہے ان کو ملے گی۔ اس لئے بل پارلیمنٹ سے پاس کرانا ضروری ہے جب تک ایسا نہیں ہو گا ان کو زمین نہیں مل سکے گی اور لوگ ہائی کورٹ میں اپیل کرنے کے لئے جائیں گے اور G-9, G-7 کے لوگ بھی ہائی کورٹ میں چلے جائیں گے اور حکومت کے لئے مصیبت بن جائے گی۔

چوہدری امیر حسین: جناب والا اسی لئے یہ کمیٹی بنائی گئی ہے To Look into all these thing in depth. یہ تمام پہلو مد نظر رکھ کے ہی کمیٹی اپنی سفارشات مرتب کرے گی۔

جناب چیئرمین: جی ڈاکٹر بشارت الٰہی صاحب۔

Dr. Bisharat Illahi : Sir I am rather surprized on the Constitution, the people who are running this Committee, as far as I

remember, the Senate Committee on Housing has deliberated on this question and has also made some recommendations to the Prime Minister regarding this. Brigadier has rightly pointed out that everything has got to be done under the law and I very strongly feel that the Chairman of the Senate Committee on Housing should also be a member of this Committee, so that he can put the views of the members of the Senate.

جناب چیئرمین: جی کون ہیں ہمارے چیئرمین ہاؤسنگ کمیٹی بریگیڈئر حیات صاحب ہیں اچھا۔جی جناب منسٹر فار پارلیمنٹری آفیئرز۔

Ch. Amir Hussain : Sir a Committee has been constituted by the Prime Minister. I will bring this to the notice of this House.

جناب چیئرمین: جی یہ صحیح بات ہے۔جی جناب حافظ حسین احمد صاحب۔

حافظ حسین احمد: جناب انہوں نے جو یہاں دیا ہے وزیراعظم سیکرٹریٹ کے انور زاہد صاحب کے دستخط ہیں۔ تو میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیاان کے دستخط صحیح ہیں کہ جعلی ہیں؟ کیونکہ آجکل انہوں نے کوئی کروڑوں روپے لئے ہیں اور آج جنگ اخبار میں بھی چھپاہے۔

چوہدری امیر حسین: جناب والا میں اس بات کی سختی سے تردید کرتا ہوں کہ انہوں نے کروڑوں روپے لئے اور ایسی غیر ذمہ دارانہ بات کسی فاضل ممبر کو کرنی بھی نہیں چاہیئے۔

حافظ حسین احمد: جناب میں ثبوت پیش کرتا ہوں ہمارے پاس ریکارڈ ہے۔

جناب چیئرمین: اور کچھ عرصہ پہلے توایک یہ مسئلہ چلا تھا کہ وہ ایڈوائزر جعلی ہے اصلی ہے۔ آگے بھی پوچھ لیں کہ وزیر جعلی ہیں کہ اصلی۔

حافظ حسین احمد: ہمارے صوبے بلوچستان کے ایڈوائزر تاج محمد شاہ جو ہیں ان سے

بھی 20لاکھ روپے لئے۔

<u>چوہدری امیر حسین</u>: جناب چونکہ یہ وقفہ سوالات ہے اس میں ہاؤس کا وقت بھی بچانا چاہیئے اور جب وہ معاملہ آئے گا تو اس کو بھی دیکھ لیں گے۔

<u>جناب چیئرمین</u>: شکریہ جی اگلا سوال نمبر59۔

159. ***Syed Iqbal Haider :** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state :

(a) the details of Finance companies that went under ground after depriving the depositors of their savings from 1987-88 to 1989-90 indicating also the companies against whom the government filed cases in various courts;

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to refer the cases of such companies to the special courts; and

(c) the steps taken by the Government to retrieve money of the depositors from these Finance Companies?

Mr. Sartaj Aziz : (a) The requisite information is as under:–

–	Companies which were untraceable.	87 (Annex-A)
–	Companies prosecuted for non-production of record under section 43A of the Banking Companies Ordinance, 1962.	104 (Annex-B)
–	Companies prosecuted for advertising in contravention of section 27A of BCO, 1962.	90 (Annex-C)
–	Companies prosecuted for illegal banking. (Winding up order passed and official liquidators appointed).	31 (Annex-D)

- Companies of above-mentioned Annexures are placed on the table of the House.

(b) The Government of Sindh has constituted a Court of Special Magistrate of Investment Companies to try such cases. A proposal to refer a few cases to Speedy Trial Courts is also under consideration.

(c) The default on part of these so-called investment finance companies is basically a civil liability to be settled by Courts. The State Bank has separately initiated action to liquidate such companies on account of illegal banking by them. As a result of the liquidation of these companies, claims of investors will be settled by the liquidators working under the superintendence of the High Courts.

(Annexures have been placed in the Senate Library).

Syed Iqbal Haider : My supplementary is, what is the present status of the cases pending against those Finance Companies which had defaulted and,defrauded a number of people and what steps. Government is taking to refund the money deposited by lacs of people in those Finance Companies?

Mr. Sartaj Aziz : Sir as pointed out the reply the question of claims of the depositors will be settled by the liquidators who are now working to get hold of the properties and recover some amount from it which can then be proportionate given to the depositors. But as far as the status of cases is concerned about 150 cases registered against such Companies have been registered in Sindh and Balochistan province and this progress the Finance Ministry is reviewing regularly we had one meeting on 9th September 1991 then on 21st January 1992 then most recently on 26th May, 1992 and we have not selected 21 cases which are going to be referred to for speedy trial courts so that they can be disposed off most quickly. So we hope that the process....there are 95 cases which are under trial in the Sindh and another 45 cases are under trial and other cases.

Mr. Chairman : Yes Jam Karraruddin Sahib.

Jam Karraruddin : Sir I would like to ask the honourable Minister that there are above 87 untrustable companies, what steps

the Government have taken to trace out those companies which have robbed the people with both hands.

Mr. Sartaj Aziz : Sir as the reply says when the notices were issued, 87 companies are not ever traceable so the police and the officers are all the time making efforts to trace them. If the honourable member has information about any company we will take immediate action.

Mr. Chairman : Next question 160, Iqbal Haider Sahib.

160. ***Syed Iqbal Hiader :** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the amount paid by the Nationalised Commercial Banks (NCBs) or Development Financial Institutions (DFIs) to each cooperative Society and to the owners, promoters, controllers or office bearers or Executive of such Societies during the Calendar years 1990 and 1991?

Mr. Sartaj Aziz : Banks have advanced Rs. 87.00 million and Rs. 308.637 million to the cooperative societies during 1990 and 1991 respectively. DFIs have not advanced any amount. The details of individual accounts cannot be divulged in view of legal constraints.

Syed Iqbal Haider : Sir I would like the honourable Minister to disclose names of such Cooperative Societies whom Government or nationalized banks have advanced 87 million and 300 and 8 million rupees, 2nd what steps are being taken, after this Cooperative Scandal, by the Government for recovery of such huge amount and who are the Minister beneficiary out of this amount?

Mr. Sartaj Aziz : These amounts were advanced to these Companies in 1990 and 1991. The amount from January 1991 to December 1990, is about 78 million and 101 million is the amount from January to December 1991. These payments were made to these banks against mortgage of their property to enable these Companies to have some liquidity to pay the small depositors. This was not money advanced to these Cooperatives, this was done after the action taken against them because their assets were frozen so to enable the Companies to pay some small depositors these amount and they were secured against the properties because if you try to increase liquidity

of Cooperative Societies hurriedly by disposing of all their lended properties quickly you get a much lower price. So now the matter has been taken up by Special Courts, Judicial Tribunals, Judicial Commissions and when the properties are disposed off the banks will recover their amount. So these have not been misused by the Cooperative Societies, these were done on the Government policies to increase some liquidity in these process, I think to be able to pay of the small depositors.

سیّد اقبال حیدر: جناب ہمیں تو صرف ان کو آپریٹو سوسائٹیز کا نام بتادیں جن کو آپ نے دیا ہے اور ایک ایک سوسائٹی کو کتنا دیا ہے میں یہ اس لئے جاننا چاہتا ہوں تاکہ عوام یہ تعین کر سکیں کہ آیا وہ کوآپریٹو سوسائٹی اسے misuse کر رہی ہے یا اس کو اسی purpose کے لئے use کر رہی ہے جس کے لئے آپ نے دیئے؟

جناب سرتاج عزیز: وہ جو amount نیشنل انڈسٹریل فنانس کوآپریٹو سوسائٹی کا ۲۷ ملین ہے نیشنل انڈسٹریل کوآپریٹو کریڈٹ کارپوریشن کا thirty two ہے اور انہی دونوں کا حبیب بینک سے 70 and 31 million respectively اس کے علاوہ H.B.L. نے جو amount دی ہے۔ وہ نیشنل بینک نے amount دی ہے 102 million ہے یہ میں نے بتایا کہ یہ amount جو دی گئی ہے This has been given to the societies not for their own use but to pay of the small depositors.

سیّد اقبال حیدر: ان دو کوآپریٹو سوسائٹیوں کے علاوہ کسی اور کو آپ نے نہیں دیا؟

جناب سرتاج عزیز: سروسز کریڈٹ کوآپریٹو سوسائٹی نے۔

سیّد اقبال حیدر: سروسز کو۔

جناب سرتاج عزیز: جی ہاں وہ زیادہ تر ۱۹۹۰ء کی بات ہے۔ جو آپ کا دور تھا۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر ۱۶۵۔

165. ***Syed Iqbal Hiader :** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the names, qualifications,

experience in FIs and DFIs and place of domicile of the Chairman, ADBP?

Mr. Sartaj Aziz : Since its establishment on 18-2-1861, the following 15 Chairmen have so far been appointed in ADBP :

(1) Mr. Mumtaz Mirza (late)

(2) Mr. S. M. Raza (Late)

(3) Mr. K. S. Islam

(4) Mr. M. A. H. Qarni

(5) Mian Riazuddin Ahmad

(6) Mr. Mukhtar Masood

(7) Mr. Iqbal Saeed

(8) Mr. H. U. Beg

(9) Mr. A. Jamil Nishtar (late)

(10) Rana Shabbir Ahmad Khan

(11) Mr. Zafar Iqbal

(12) Syed Munir Hussain Shah

(13) Ch. Ahmad Saeed

(14) Mr. Bashir Ahmad

(15) Mr. Javed Talat.

2. The Chairman is appointed by the Federal Government under Section 10(1) of ADB Ordinance, 1961 reproduced below:

> "10(1) The Chairman shall be appointed by the Federal Government for a period not exceeding five years on such salary and terms and conditions of service as the Federal Government may determine".

(1A) The Chairman shall on the expiry of his term of office be eligible for re-appointment:

Provided that the salary and other terms and conditions of service of the Chairman shall not be varied to his disadvantage during his tenure of office".

3. The details of qualifications, domicile and experience in respect of some of the Chairmen, as available from the current record, are attached. The same in respect of other Chairmen are being ascertained from other sources and will be placed before the House as soon as received.

LIST OF CHAIRMEN ADBP SINCE 18-2-61 TO-DATE

S. No.	Name	Qualification	Domicile	Experience in Financial Institutions & DFIs. Prior to joining as Chairman ADBP
1	2	3	4	5
1.	Mr. Mumtaz Mirza (late) in the current record	Not available		
2.	Mr. S. M. Raza (late)	-do-		
3.	Mr. K. S. Islam	-do-		
4.	Mr. M. A. H. Qarni	-do-		
5.	Mian Riazuddin Ahmad	-do-		
6.	Mr. Mukhtar Masood	-do-		
7.	Mr. Iqbal Saeed	-do-		
8.	M. H. U. Beg	-do-		
9.	Mr. A. Jamil Nishtar (late)	M.A. (Econicis	Pesahwar	Managing Director & President, National Bank of Pakistan (1972-1978). Managing Director, Agricul-tural Services Ltd. and Sarhad Bank Ltd. (1970-1972) Executive Director, State Bank of Pakistan (1967-1970) Controller of Operations and Executive Vice-President (Operations), United Bank Limited. (1964-1967). Senior Executive, First National City Bank of New York (1963-1964) Executive, Lloyds Bank Ltd. (1953-1963)

1	2	3	4	5
10.	Rana Shabbir Ahmad Khan	M.Sc. (Agriculture	Faisalabad	Senior Executive Director, ADBP (1985–1986) Economics) Executive Director (Opera-tions), ADBP (1982–1984) Chief Controller Operations and Inspection, ADBP (1978–1981) Director, Banking Opera-tions, Federal Bank for Co-operatives, Islamabad (1977–1978) Director Administration and Staff College, ADBP Islamabad (1973–1977) Chief Loan & Admin Officer, ADBP (East Pakistan at Dacca) 1971–1973) Joint Chief Loan Officer Senior Member. Chairman's Inspection Team, ADBP (1969–1971) Deputy Chief Loan Officer Chief Regional Manager, ADBP (1963–1969) Regional Officer Regional Manager, ADBP (1961–1963) Regional Officer Asstt. Technical Advisor, ADBP (1958–1961) Investigation Officer, ADBP (1955–1958).
11.	Mr. Zafar Iqbal	Not available in the current record.		
12.	Syed Munir Hussain Shah	M. A. (Economics) in the current record.	Not available	
13.	Ch. Ahmad Saeed	B.Sc. (Honours) Chemical Engg.	Punjab	
14.	Mr. Bashir Ahmad	B.Sc. (H) (Economics) (NWFP)	Hazara	Chairman and Managing Director IDBP, Karachi (1981–1987) Managing Director PCICI, Karachi (1976–1981) World Bank (1969–1976)
15.	Mr. Javed Talat	M.A. (Pol. Sc.) M.A. (Development Economics USA)		

جناب چیئرمین: ضمنی سوال۔

سیّد فصیح اقبال: جناب بڑا سادہ سا ضمنی سوال ہے۔ میں وزیر خزانہ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ Agricultural Development Bank کے جتنے چیئرمین ہیں قابلیت کے اعتبار سے تو ماشاءاللہ کافی ہیں کیا ان کی تقرری میں کبھی فیڈریشن کا خیال رکھا گیا ہے اس لئے کہ اس قابلیت کے لوگ بلوچستان میں بھی موجود ہوتے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی جناب وزیر خزانہ۔

جناب سرتاج عزیز: جو provincial quota ہے وہ زیادہ تر initial recruitment کے لئے ہوتا ہے promotion کے لئے اور further appointment کے لئے نہیں ہوتا۔ لیکن جو overall financial institutions ہیں اس میں کوئی نہ کوئی خیال رکھا جاتا ہے، it can't be done for each institution separately.

جناب چیئرمین: جناب عبداللہ شاہ صاحب۔ سپلیمنٹری۔

Syed Abdullah Shah : Sir, in the answer it is stated that there is no record available about the qualifications several ADBP Chairmen, I would like to know why there is no record?

جناب سرتاج عزیز: وہ readily availability کی بات ہے کیونکہ یہ ۱۹۶۰ء، ۱۹۶۱ء، ۱۹۶۲ء کی بات ہے۔ تو they are all well known peole, they are Members of the Civil Service اس میں آپ نے صرف educational qualifications پوچھی تھیں۔ اگر باقی standing پوچھی جاتی تو they were readily available.

جناب چیئرمین: جی جناب فصیح اقبال صاحب۔

سیّد فصیح اقبال: جناب والا اس میں سارے جو مشہور civil servants ہیں۔ ایک

چیز یہ ہے کہ جب آخری چیئرمین ابھی موجود ہے، شائد وزیر خزانہ صاحب کے علم میں ہے کہ ان کے خلاف بلوچستان گورنمنٹ میں کوئی انکوئری کیس ہے۔

جناب چیئرمین: وزیر خزانہ۔

جناب سرتاج عزیز: نہیں جی اس کے بارے میں کوئی نہیں صرف اخباری بیان تھے جو ختم ہو گئے تھے۔

سیّد فصیح اقبال: ایک انکوائری رپورٹ تھی شائد اس میں ان کو بری کر دیا گیا ہے۔ لیکن انکوائری رپورٹ تھی۔ اور ان کے ایک جونیئر افسر نے کی تھی۔

جناب چیئرمین: جب بری ہو گیا تو پھر بری ہو گیا۔

سیّد فصیح اقبال: نہیں بری پراونس کا گریڈ اکیس کا ایڈیشنل سیکرٹری نہیں کر سکتا۔

جناب چیئرمین: جام کرارالدین صاحب۔

جام کرار الدین: میں وزیر صاحب یہ سے پوچھوں گا کہ زرعی ترقیاتی بینک کے چیئرمین کی تنخواہ کتنی ہے۔

جناب چیئرمین: اچھی خاص ہے۔

Mr. Sartaj Aziz : I need a fresh notice, but this is M-1 post.

Mr.Chairman : Abdullah Shah Sahib.

Syed Abdullah Shah : Sir, will the honourable Minister inform the House that during what period Mr. Zafar Iqbal was acting as ADBP Chairman? He is at serial No. 11 in the answer.

جناب سرتاج عزیز: approximately ۱۹۹۰ء میں تھا۔ اصل مہینہ یاد نہیں۔ اس کے لئے فریش نوٹس دیں جی۔

Syed Abdullah Shah : He was in 1990, even his record is not available as to what was his qualifications.

Mr. Sartaj Aziz : He is an ex-civil servant.

Syed Abdullah Shah : Whatever he may be but I want to know his qualifications (educational qualifications).

(pause)

An honourable Member : He is an Engineer.

Syed Abdullah Shah : How could an Engineer be appointed in the Bank?

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir : Why not, I have been an engineer and I have been a Quarter Master General.

(interruption)

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir : Mr. Chairman, the CSP results have been announced yesterday and an engineer has topped the list. Of course, he was an engineer.

Mr. Chairman : Yes, Senator Syed Abbas Shah is an engineer.

(pause)

جناب چیئرمین: راجہ افضل صاحب۔

راجہ محمد افضل خان: جناب والا میرا ضمنی سوال وزیر موصوف سے یہ ہے کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ تقریباً سارے civil servants ہیں۔ تو آیا ۱۹۹۰ء میں جو مسٹر سعید تھے وہ بھی سول سرونٹ تھے۔

Mr. Sartaj Aziz : No Sir, he was recruited from outside.

Mr. Chairman : He was a Chemical Engineer.

Raja Muhammad Afzal Khan : What was his qualification?

جناب چیئرمین: he was a chemical Engineer جی.حافظ حسین احمد صاحب۔

حافظ حسین احمد: جناب یہ جو ان کاریکارڈ دستیاب نہیں ہے یہ ضائع ہوا تھا، آتشزدگی ہوئی تھی یا ساتھ لے گئے ہیں یا چھپایا گیا ہے؟

Mr. Chairman : Minister for Finance.

جناب سرتاج عزیز: وہ اگر اتنا چاہتے ہیں کہ بی اے ایم اے تشریح کریں تو ریکارڈ مل سکتا ہے۔ ہم نے صرف لکھا ہے currently available نہیں ہے۔ but within ten days available it can not be found.

جناب چیئرمین: مطلب ہے موجود ہے آپ کو دے دیا جائے گا۔

جناب سرتاج عزیز: چونکہ ہمیں دس دن ملتے ہیں سوال کا جواب ڈھونڈنے کے لئے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر ۱۶۶۔

166. ***Syed Faseih Iqbal :** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state :

(a) the qualifications and other experience required for appointment as Chairman of the Pakistan Banking Council; and

(b) whether it is a fact that Mr. Aziz A. Sakrani, former Chairman, Pakistan Banking Council was sent on forced leave, if so, the present posting of the said officer?

Mr. Sartaj Aziz : (a) The Chairman, Pakistan Banking Council is appointed by the Government from amongst the senior most Members of the Council or Presidents of the nationalised commercial banks holding the rank of M-I.

(b) On appointment of Mr. Maqbool A. Soomro as President, Habib Bank Limited on 16-1-1991, Mr. Aziz A. Sakrani proceeded

on leave. His services were subsequently placed at the disposal of Muslim Commercial Bank on 26-9-1991 being its substantive employee.

جناب چیئر مین: فصیح اقبال صاحب۔

سیّد فصیح اقبال: اس میں میں نے پوچھا تھا۔

"the qualifications and other experience required for appointment as Chairman Pakistan Banking Council".+

تو انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ جو amongst the senior most ہو لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جو بینکنگ کونسل کے موجودہ چیئر مین ہیں وہ سینیئر most ایم۔ا نہیں ہیں۔

Mr. Chairman : Minister for Finance.

جناب سر تاج عزیز: وہ ہے کہ جو amongst the senior most ہیں ان میں سے ایک کو لیا جاتا ہے تو اس کی qualification کی بات نہیں ہے۔ یہ اب اس کی discretion پر آرہے ہیں کہ whether جو appointment کیا ہے it is not جو سب سے سینیئر ہو وہ automatically ہوتا ہے but amongst the four/five senior bankers one of them is appointed, therefore, qualification are not considered.

سیّد فصیح اقبال: دوسرا یہ ہے کہ جو مسٹر ساکرانی کے بارے میں سوال تھا کہ وہ اپنے بینک میں چلے گئے ہیں۔ چونکہ وہ privatise ہو گیا ہے۔ اسی طرح سے الائیڈ بینک کے جناب انعام الٰہی پریذیڈنٹ نیشنل بینک کے ہیں تو کیوں نہیں ان کو senior man a very senior outstanding banker he is just due for posting for the last one year. جبری چھٹی پر ہیں۔ کیا ان کی پوسٹنگ کیلئے کوئی بات ہو رہی ہے۔ اور وہ سندھ کے ہیں۔

جناب چیئر مین: ساکرانی صاحب بلوچستان کے ہیں۔

سیّد فصیح اقبال: ساکرانی صاحب سندھ کے ہیں۔ سندھ اور پنجاب سب میرے لئے برابر ہیں۔ میں سب کے حقوق کے لئے لڑ رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: وزیر خزانہ صاحب۔

جناب سرتاج عزیز: اس میں جیسا کہ کہا گیا ہے کہ جب somebody becomes surplus to the requirement and he is not availale انعام الٰہی صاحب تو کام کر رہے ہیں he remains on deputation کیونکہ ان کی پوسٹ جس سے ہٹا دیئے گئے تھے he was posted elsewhere, he is automatically reverted to his parent organization. He is now drawing salary from the Muslim Commercial Bank. جہاں ان کا original lien تھا۔

جناب چیئرمین: فصیح اقبال صاحب۔

سیّد فصیح اقبال: جناب جس بینک میں گئے ہیں وہ تو ریٹائر کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اور ان کی سروس ابھی آٹھ دس سال باقی ہے۔ تو یہ discretion نہیں ہونی چاہیئے۔ اور میں Finance Minister صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ اگر فیصلہ وہ خود کریں تو بہتر کریں گے۔ اوپر کے فیصلے کو میں نہیں مانتا۔

جناب سرتاج عزیز: noted, Sir

جناب چیئرمین: فصیح اقبال صاحب آپ کا آج کام بن گیا۔ اگلا سوال نمبر ۱۶۹۔

169. ***Raja Muhammad Afzal Khan :** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to refer to Senate Starred Question No. 68 replied on 2nd February, 1991 and state :

(a) when an honorarium of Rs. 65 per month paid to the Assistant in the Ministries/Divisions for council work was fixed; and

(b) whether there is any proposal under consideration to increase the said allowance?

Mr. Sartaj Aziz : (a) On 28-4-1975.

(b) Since the work is only seasonal, no upward revision is proposed at present.

جناب چیئرمین: راجہ محمد افضل خان صاحب۔

راجہ محمد افضل خان: جناب والا وزیر صاحب نے جواب میں ارشاد فرمایا ہے کہ ۶۵ روپے فی مہینہ کے حساب سے یہ honorarium ۲۸۔۴۔۱۹۷۵ء سے دیا جا رہا ہے whereas اس کو تقریباً اٹھارہ سترہ سال ہونے کو ہیں۔ پھر انہوں نے اس کا جواب جو دیا ہے وہ "بی" میں ہے کہ "Since the work is only seasonal, no upward revision is proposed at present". تو جناب میری یہ گزارش ہے کہ یہ اتنا meager amount ہے جو ۱۹۷۵ء سے شروع کیا گیا۔ باقی تمام قسم کے allowances بڑھا دیئے گئے۔ تو کیا اس معاملے میں گورنمنٹ نہیں سوچ سکتی ہے کہ اس کو بڑھا دیا جائے اور غریب ملازموں کی کچھ بہتری ہو سکے۔

جناب چیئرمین: جی جناب وزیر خزانہ۔

جناب سرتاج عزیز: میں نے تو factual position بتائی تھی کہ فی الحال نہیں ہے۔ اگر یہ کہتے ہیں تو will keep it in view.

جناب چیئرمین: وزیر خزانہ صاحب میرے خیال میں سعید قادر صاحب کی سفارش کافی وزنی ہونی چاہیئے۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر: جناب چیئرمین آپ کے توسط سے ہماری سفارش ہے کہ اس کو سو روپیہ کر دیا جائے۔

جناب سرتاج عزیز: noted, Sir.

ڈاکٹر بشارت الٰہی: یہ جو جنرل صاحب نے کہا ہے کہ سو روپیہ کر دیا جائے I don't think it is realistic. The increase should be a realistic-from 65 to hundred in a mid of eighteen years I don't think it is realistic. اور اگر even then I think these people are entitled to a بھی ہو، seasonal seasonal binefit. I will urge through you Sir, to the Minister for Finance, کہ ذرا اس پر غور کریں۔

جناب سرتاج عزیز: ٹھیک ہے جی۔

Dr. Bisharat Elahi : Thank you.

Mr. Chairman : Next question-171, Mir Abdul Jabbar.

171. ***Mir Abdul Jabbar :** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state :

(a) the present rate of inflation in the country indicating also the rate of inflation during the last three years with year-wise break-up; and

(b) the value of currency notes issued during the last two years indicating also the total value of currency in circulation?

Mr. Sartaj Aziz : (a) The rate of inflation (Consumer Price Index) during 1989-90 to 1991-92 has been as under :–

TABLE

Period	Percentage Increase
1988-89	10.4
1989-90	6.0
1990-91	12.7
1991-92 (Estimated)	9.4

(b) The value of currency notes issued by the State Bank of Pakistan during 1989-90 and 1990-91 was Rs. 17.53 billion and Rs. 23.66 billion, respectively. Total value of currency in circulation at the end June, 1990 was Rs. 115.07 billion and end June, 1991 was Rs. 136.97 billion.

Mr. Muhammad Ali Khan : Sir, would the Minister for Finance be pleased to explain as to how this rate of inflation in 1990-91 which was 12.7 per cent fell to 9.4 per cent in 1991-92 when the currency notes in circulation in 1990 were 23.66 billion and in 1991 they shot up to nearly 137 billion.

Mr. Chairman : The Minister for Finance.

Mr. Sartaj Aziz : The rate of inflation is affected by a very large number of factors and note issued or currency in circulation is one of them. The note issued is only one part of the money which is called M-I. Then there is bank credit and other instruments which are called M-II. Then there is M-III which is the supplementary currency, which is the secondary deposit like Khas Deposits. So the total money supply is affected by a very large number of factors and government has followed a very tight money policy to bring down the rate of inflation. Of course, the budget deficit was more than we had expected but on the whole we will try to achieve a single digit inflation this year our target was eight per cent and we are now expecting it to be 9.4 per cent for the current year. This has been achieved both. I may also explain here that there are three kind of indexes. The normal rate of inflation is measured by what is called a consumer price index which consists of about two hundred and seventy eight items which are commonly consumed and it is collected over a period of time. There is a smaller index which is called sensitive price index which consists of 46 commodities which are removed in about twelve markets and that is about 8 point and there is also a third index which is whole sale price index which covers a few commodities but the main index is the consumer price index which as I pointed out last year because of the Gulf crisis and the increase in petroleum prices it had gone upto 12.6% and I will hope that next year if we are able to bring down the budget deficit from 6-1/2 which is estimated for this year to 5% next year we will be able to bring it down further.

Mr. Muhammad Ali Khan : Sir, is it not a fact that everything centres round M-1? If there is more money in the market, goods are not purchased but as the bankers would put it, they are chased, so when goods are chased naturally things shoot up, so everything depends on M-1, if there is more money in the market then naturally there is more inflation. The statement of the honourable I don't thing we are prepared to accept it.

Mr. Sartaj Aziz : Well the increase in currency obviously takes place according to the total demand, how much the demand for currency there is from monetization, other factors and to some extent the total currency in circulation that has gone up from 1991–1993 is not proportionately much more then has been the trend in the previous years. For example in 1989-90 the total currency in circulation in June was 97.5 billion, next year it was 150.7, next year 136.9 and the recent figure is 153.8 for April, so the trend each year is the increase in currency in circulation is in line with the past trend and that does not show. It is the other factors which have gone up much more this year rather than M-1 but this is something that we watch on a weekly basis and the test of the pudding is in the eating I think in the end. We have managed to bring down the rate of inflation from 12 to 9.4 and I think to that extent at least the monetary policy as a whole has been successful.

Mr. Chairman : Next question No. 172, Mir. Abdul Jabbar.

172. ***Mir Abdul Jabbar :** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the steps Government is taking to stop evasion of tax by those liable to pay tax?

Mr. Sartaj Aziz : Following steps have been taken to stop evasion of tax:–

(1) *Administrative:*

(a) Special circles have been created for the assessment of complex cases.

(b) Cases of Rs. 5 lac and above are being assessed by the experienced Inspecting Assistant Commissioners, instead of the Income Tax Officer.

(c) The Income Tax Officers have been assigned targets of detecting cases of concealment.

(d) Directorate General of Inspection and Audit has been created to ensure accountability.

(e) Target of survey of new cases have been assigned to the Regional Commissioners.

(2) *Legislative measures :*

(a) Fixed tax scheme has been introduced since 1991 for small shop keepers and scope of the scheme is proposed to be enlarged during the current year.

(b) The scope of withholding tax has been enlarge to bring to the tax net new assessee and also to ensure proper payment of tax by the existing assessees.

(c) Presumptive tax has been introduced from the Assessment year 1990-91.

(d) Minimum Income Tax on the basis of turn-over was imposed on the companies last year. During the present budget it has been proposed to extend its provisions to registered firm as well.

(e) Rates of taxes have been reduced to discourage tax evasion.

(3) *Incentive:*

To give incentive to the Officers/Informers for detection of cases of evation of taxes, cash rewards are also given.

Mr. Chairman : Supplementary questions.

سیّد فصیح اقبال: کیا وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ اتنے اقدامات کے بعد جو ٹیکس evade ہو رہے ہیں۔ ان کی وصولی اطمینان بخش ہے۔ یہ آپ نے you have taken

you have adopted اس میں lot of measures for improving taxation system
10 measures تو اس پر کوئی وصولی ہو رہی ہے؟

جناب سرتاج عزیز: مکمل کا تو کہنا مشکل ہے لیکن عام طور پر جو ہم نے اب تک ٹیکس
لئے ہیں in 1991 our total tax collection was 112 billion.

Mr. Chairman : Income tax or total tax.–

جناب سرتاج عزیز: total tax اور اس میں انہوں نے general taxes کی بات کی
ہے۔ He has not asked only about income tax.

جناب چیئرمین: اصل مسئلہ تو انکم ٹیکس کا ہے۔ باقی تو آپ کر ہی لیتے ہیں۔

جناب سرتاج عزیز: excise taxes میں بھی evasion ہوتا ہے sale tax, so
basically I am referring total taxes. اور اس میں اس سال total taxes ہمارا
colection target ۱۴۳ تھا and we have by June collected 141.5. We will
probably come close, some amount was credited afterward so we
come to 142 almost on the relied target اگلے سال کا ہمارا taget ۱۷۷ ہے۔ اس
کا مطلب ہے کہ دو سال میں we will increase by almost 65 billion.

جناب چیئرمین: کتنے percent increase ہوا؟

Mr. Sartaj Aziz : It is almost 60% in two years. This is very remarkable increase in two years.

جناب چیئرمین: taxes بھی تو بڑھے ہوں گے۔

جناب سرتاج عزیز: اس میں انکم ٹیکس بھی شامل ہے۔ اس میں تین element
شامل ہیں۔ the normal growth in taxes and the extra taxation.

جناب چیئرمین: normal growth کتنی ہے؟

جناب سر تاج عزیز: normal growth عام طور پر نو دس فیصد ہوتی ہے۔ اس میں جو انکم ٹیکس ہے this year we have aceeded the target جو اس سال ابھی ختم ہوا ہے by two billion and the proportion of direct taxes to indirect taxes have also gone up for the first time in ten years because we have gone for more direct taxation rather than indirect taxation in the last budget. ہماری دونوں چیزوں میں improvement ہوئی ہے total collection میں بھی اور اس کی جو composition ہے۔ in terms of the ratio between direct taxes and indirect taxes.

جناب چیئرمین: جی فصیح اقبال صاحب۔

سیّد فصیح اقبال: جو legislative measure لیا ہے۔ with-holeing taxes میں اور incentives دیئے ہیں۔ اس میں آپ نے اب تک کتنے افسروں کو انعامات دیئے ہیں یا کتنا cash award دیا ہے۔

جناب سر تاج عزیز: ابھی سال ختم ہوا ہے اس میں رولز کے مطابق we will identify people who have acceded that target but generally these measures in which we have gone for direct taxes through automatic with-holding tax means rather than the discretion of officers. کہ ہم نے مختلف چیزوں پر turn over ٹیکس لگایا ہے۔ اسی کی وجہ سے ہمارے direct taxes میں اضافہ ہوا ہے۔

Mr. Chairman : Next question, Prof. Khurshid Ahmad.

(طبع شدہ سوال نمبر ۴۷ا پروفیسر خورشد احمد کی بجائے سیّد فصیح اقبال نے پوچھااوراس کا طبع شدہ جواب پڑھا گیا تصور کیا گیا)۔

سیّد فصیح اقبال: ضمنی سوال۔ جب یہ کمپنیاں کاروبار کر رہی تھیں۔ پورے ملک کے media میں۔ electronic meida including print media میں بڑے بڑے اشتہارات دے رہی تھیں اور لوگوں کو یہ temptation دے رہی تھیں کہ ہم اتنے پیسے دیں گے۔ جو کہ ناممکن تھا۔ لیکن سٹیٹ بینک اور cooperative department کے رجسٹرار کی ڈیوٹی ہے کہ lookafter کرے۔اس کے تساہل اور غفلت کی وجہ سے لوگوں نے کروڑوں روپے کا نقصان اٹھایا ہے۔ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔اس ملک میں افسوس ہے کہ کوئی accountability نہیں ہوئی۔اب آج کل rule of law کا بڑا چرچا ہے۔ بنگالہ کہ وجہ سے۔اس میں ہر مسئلہ پر بتاؤں گا کہ کہاں کہاں نشاندھی ہے کہاں کہاں ٹرسٹ کا معاملہ ہے تاکہ اپنے انور سیف اللہ صاحب بھی اس پر زور دیں۔

جناب سر تاج عزیز: جناب والا بات یہ ہے کہ ۱۹۸۷ء سے پہلے قانون میں ایک lacuna تھا۔ جو بینکنگ کی difinition تھی وہ defective تھی اور اگر آپ اسے اپنے transaction normal کیلئے لیں تو کوئی ایسی پابندی نہیں تھی۔ جون ۱۹۸۷ء میں ہم نے Banking Companies Ordinance 1952 میں پہلی دفعہ amendment کی۔ جس میں پابندی لگائی گئی کہ جو بینکنگ کمپنی نہ ہو وہ اشتہار دے کر deposit effect نہیں کر سکتا اور اس کی سزا بھی ہم نے زیادہ کی۔اس ترمیم کے بعد سٹیٹ بینک نے فنانس کمپنیوں کا بھی معائنہ کرنا شروع کیا اور کوآپریٹو کا بھی معائنہ کرنا شروع کیا۔ ۱۹۸۸ء میں یہ عمل مکمل ہوا اور انہوں نے ان کوآپریٹو کمپنیوں کی لسٹ بنادی جو غیر قانونی بینکنگ کر رہی تھی۔ بد قسمتی سے اس وقت جب ان کا ایکشن شروع ہوا اور جنوری ۱۹۸۹ء میں انہوں نے وزارت خزانہ

کی رپورٹ بھیجی کہ ہم ان کمپنیوں کے خلاف ایکشن لینے والے ہیں۔ اس وقت Ministry of Finance نے یہ direct کیا کہ ابھی آپ piece-meal action نہ لیں جب تک تمام انکوائری مکمل نہ ہو جائے۔ یہ بارہ اپریل کا خط میرے سامنے ہے جس میں وزارت خزانہ نے گورنر سٹیٹ بینک کو لکھا تھا کہ آپ ایکشن نہ لیں۔ پھر انہوں نے جنوری ۱۹۹۰ء میں اسے revise کرنے کی ایک اور کوشش کی۔ اس ایکٹ میں ترمیم کرنے کے بعد جو action ہو سکتا تھا وہ سابقہ حکومت نے ڈیڑھ سال تک لینے دیا جس کی وجہ سے یہ action delay ہوا اور آدھا پیسہ جو کوآپریٹو میں آیا وہ کویت سے آنے والے لوگوں نے جمع کروایا۔ وہ ان دو سالوں میں ہوا ہے۔ اگر یہ ایکشن ۱۹۸۹ء میں لے لیا جاتا تو کم از کم آدھا پیسہ جو لوگوں نے کوآپریٹو میں رکھا تھا بچایا جا سکتا تھا۔ جب نومبر میں ہماری حکومت آئی تو ہم نے جنوری میں میٹنگ کر کے بے شمار اقدامات کئے to keep control of the situation. لیکن جو پہلے ہو چکا ہے اس کے لئے کوآپریٹو کے ڈائریکٹروں کے خلاف action لیا جائے۔ پنجاب گورنمنٹ نے ان کی پراپرٹی confiscate کرنے کے لئے ordinance پاس کیا جوڈیشل کمیشن نے بھی large scale پر کارروائی recomend کی ہے۔ تو یہ cronic مسئلہ تھا اور کافی عرصہ سے چل رہا تھا۔ اب اسے tackle کرنے کی کوشش کر جا رہی ہے۔

سیّد اشتیاق اظہر: پنجاب کے بارے میں تو آپ نے فرمایا۔ سندھ کے بارے میں اب تک کیا ایکشن ہوا ہے؟

جناب سرتاج عزیز: سندھ میں زیادہ تر مسئلہ فنانس کمپنیوں کا تھا اور پہلے سوال کے جواب میں وہ آ چکا ہے کہ انہیں بھی ۱۹۸۸ء میں قانون میں ترمیم ہونے کے بعد سٹیٹ بینک نے نوٹس دیئے۔ اس کی تفصیل میں پہلے سوال کے جواب میں بیان کر چکا ہوں کہ کتنے کیس چل رہے ہیں، کتنے مقدمے چل رہے ہیں۔ کچھ Speedy Trial Court کو بھیج

رہے ہیں۔ تو اس سلسلے میں کارروائی کی جارہی ہے۔

حافظ حسین احمد: انہوں نے کہا ہے کہ پانچ بڑی کارپوریشنوں کے خلاف اقدام کرنے کی تجویز پیش کی تھی۔ ان کارپوریشنوں کے نام اور یہ جن کی ملکیت ہیں ان کے نام بتائیں۔

جناب سرتاج عزیز: اس کے لئے fresh notice درکار ہے۔

جناب چیئرمین: جناب سعید قادر صاحب۔

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir : Mr. Chairman, would the government consider to give the State Bank any judicial powers to take immediate action against any such future occurrence if it occurs in the forms of Finance Companies or Investment Companies.

جناب سرتاج عزیز: جو ایکٹ ہم نے amend کیا تھا اس میں ان کی اب کافی powers ہیں لیکن جو ان کو try کرنے کی powers ہیں اور جو liquidate کرنے کا system ہے وہ lengthy ہے۔ اسے ہم review کر رہے ہیں۔ کیونکہ finance companies کے تجربے سے معلوم ہوا۔ قانونی کارروائی تو پوری ہو گئی۔ آپ نے کمپنی بند کر دی اس کے اثاثے منجمد کر دیئے اور liquidator appoint کر دیا اب ان assests کو manage کرنا ان سے liquidity حاصل کرنا تاکہ لوگوں کا نقصان پورا ہو، وہ نظام صحیح نہیں ہے۔ تو ابھی جو دو سال میں تجربہ ہوا ہے اس کے لئے ہمیں کوئی اس قسم کا re-oriented commenciral اور business like arrangement کرنے چاہئیں کیونکہ آپ جب کسی دیوالیہ چیز کی نیلامی کرتے ہیں تو you don't get very much money اور جن لوگوں کا پیسہ ہے وہ ضائع ہو جاتا ہے۔ so in the light of all this we are reviewing the arrangements.

جناب اعجاز علی خان جتوئی، جناب چیئرمین میں آپ کے توسط سے وزیر موصوف

سے عرض کر رہا ہوں کہ وہ یہاں بڑی تفصیل سے سولات کا جواب دیتے ہیں اور کافی home work کر کے آتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ حافظ صاحب نے جو سوال پوچھا ہے وہ کل ۲۰، ۲۵ کمپنیاں ہوں گی ان میں سے صرف پانچ کے نام پتہ نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین: وہ کہتے ہیں کہ fresh notice دے دیں۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی: جناب پانچ بڑی کمپنیوں کے نام پتہ نہیں ہیں۔ میں سمجھتا ہوں اس کے لئے fresh notice کی ضرورت نہیں صرف نام پوچھے ہیں کہ کون سی کمپنیاں ہیں جن کے خلاف کارروائی کی گئی ہے۔

جناب سرتاج عزیز: وہ ہیں جی The Mercantile Cooperative Finance Corporation, National Industrial Cooperative Finance Corporation, Pasban Cooperative Finance Corporation, The National Industrial Cooperative Credit Corporation, The Services Cooperative Credit Corporation.

جناب چیئرمین: ان کمپنیوں کے ڈائریکٹروں کے نام بتادیں۔

Mr. Sartaj Aziz : I can read their names. It is a very long list.

جناب چیئرمین: ان کو دے دیں۔

جناب سرتاج عزیز: میں ان کو دے دیتا ہوں یہ تو public document ہے اس میں تو کوئی بات نہیں ہے۔

(interruption)

جناب چیئرمین: سیّد فصیح اقبال۔

سیّد فصیح اقبال: وزیر موصوف نے فرمایا کہ یہ صحیح ہے کہ سٹیٹ بینک کے پاس کوئی قانون نہیں تھا لیکن ۸۳۔۱۹۸۲ء میں بھی پاکستان میں Finance Companies کا

debacle ہو چکا ہے اور افسوس یہ ہے کہ یہ جتنے لوٹ مار والے ادارے فنانس کمپنیاں ۱۹۸۰ء سے کر رہے ہیں اسوقت مارشل لاء بھی تھا اس وقت سٹیٹ بینک کو خیال نہیں آیا تھا۔ جب قتل عام ہو گیا تو اس کے بعد فاتحہ خوانی کیلئے بھی ایک ایکٹ بنایا گیا یعنی ۱۹۸۲ء میں بھی ایسا ہوا تھا۔ ۵۰،۶۰ کمپنیوں نے تمام ملک میں کوئی ۱۵، ۱۶ بلین کا ڈاکہ ڈالا اور اربوں روپے لوٹ کر لے گئے۔

جناب سر تاج عزیز: جناب والا اس میں اصل میں بنیادی وجہ یہ تھی کہ ہمارے ہاں بینکنگ سسٹم nationalisation کے بعد there was a vacume اور جو حکومت کے nationalized banks ان کی liquidity زیادہ تھی They had no incentives to mobilize savings, and they were offering returns of 5, 6, 7% so, nobody was putting money. There was no viable alternative available to people where they could get reasonable returns. To fill this vacuume all kinds of people came to cooperatives as well as finance companies. جس نے ۱۴ فیصد، ۱۶ فیصد، ۱۸ فیصد offer کیا لوگوں نے کہا چلو جی اچھا ہے and some people built up an image of credibility also and people started putting in money. So, the basic reason was کہ اب ہم نے پہلی دفعہ we have allowed banking in the private sector, we have allowed investment companies which are going to offer alternatives and brought them under the surveillance and regulation of the Central Bank. جب ۱۹۷۹ء میں financial crisis ہوا تھا اس کے بعد حکومت نے supervision تو کی لیکن ہمارا legal Framework ٹھیک نہیں تھا میں سمجھتا ہوں کہ ۱۹۸۷ء میں یہ

credit ہماری حکومت کو جاتا ہے اس وقت کی مسلم لیگ کی حکومت کو جنہوں نے قانون کو amend کر کے action کے لئے راستہ ہموار کیا۔ سٹیٹ بینک نے ۸۹۔۱۹۸۸ء میں اس کے against ایکشن لیا جس کی صورت حال ہمارے سامنے آرہی ہے کہ ان کمپنیوں کو آئندہ کے لئے یہ کام نہ کرنے دیئے جائیں تو ہماری یہ جو financial sector کی growth ہے اس میں ظاہر ہے کہ اس قسم کے مسائل پیدا ہوتے رہتے ہیں۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی: یہ جو لسٹ دی گی ہے اس میں NICs کی دو کمپنیوں کے مالک چوہدری مجید ہیں تو یہ جب کارروائی کی گئی توان کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی ہے اور کیاان کی کوئی property confiscate کی گئی ہے اس کی تفصیل بتائیں گے؟

جناب سرتاج عزیز: اس کے خلاف لئے گئے action کی تفصیل مجھے معلوم نہیں اسی لئے میں کہہ رہا ہوں کہ مجھے fresh notice چاہیے۔ صوبائی حکومتوں نے ان کے خلاف کافی action لیا ہے ان کے assets freeze کئے ہیں اور بھی کام کئے گئے ہیں تو وہ جب نیا سوال پوچھیں گے تو بتا سکوں گا۔ اس سوال سے یہ ضمنی سوال نہیں نکلتا۔

ڈاکٹر بشارت الٰہی: جناب چیئرمین، وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ ۱۹۶۲ء سے سٹیٹ بینک کے پاس powers ہیں to take preamtive action against companies which are doing illegal banking business. میر اان سے سوال یہ ہے کہ آیاان کے پاس یہ جو powers ہیں Have these powers been exercised and has any company or any organization been stopped from doing this?

جناب سرتاج عزیز: میں پہلے یہ تصحیح کر دوں کہ Banking Companies Ordinance, 1962 کے تحت banking definition ذرا restricted تھی اور اس کے against وہ action نہیں لے سکتے تھے ۱۹۸۷ء میں وہ amend کیا گیا اور اس کے تحت

سٹیٹ بینک کو ان کمپنیوں کے خلاف کارروائی کا اختیار ملا Section 27 کو amend کر کے definition کو بھی clarify کیا گیا اور اس کے بعد انہوں نے ۱۹۸۸ء میں سروے کر کے ان تمام کمپنیوں کو اور cooperatives کو نوٹس دینے شروع کئے۔ پھر cooperative کے خلاف action روک دیا گیا اور بعد میں پھر شروع ہوا۔ Finance Companies کو ۱۹۸۸۔۸۹ء میں notices دیئے تو یہ powers جو سٹیٹ بینک کی ہیں to watch the action have been gradually improved اس وقت کچھ powers ہوں گی لیکن actual action انہوں نے ۱۹۸۸ء میں لیا۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا وزیر خزانہ صاحب نے فرمایا کہ بینکوں کی nationalization کی وجہ سے incentive نہیں ہو رہا تھا اس لئے جو private sector میں کمپنیاں تھیں انہوں نے لوگوں کو ۱۲ فیصد اور ۱۳ فیصد سود کا incentive دیا۔ کیا وزیر خزانہ صاحب کو وضاحت کریں گے کہ اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ اصل میں private sector نے incentive کے نام پر فراڈ کیا۔

جناب سرتاج عزیز: میرا خیال ہے کہ ممبر صاحب میری بات نہیں سمجھے اگر کسی ملک میں ۸ یا ۹ فیصد قیمتیں بڑھتی ہیں اور آپ ان کو ۸ فیصد منافع دیں تو آپ نے کوئی منافع نہیں دیا کیوں کہ اس قیمت کی جو value ہے وہ وہی رہے گی قیمتیں جس رفتار سے بڑھ رہی ہیں اگر آپ ان سے دو، تین فیصد زیادہ دیں گے تبھی جا کر آپ اسے اصلی معنوں میں کچھ منافع دے رہے ہیں ورنہ آپ نے ایک سو روپے لے کر اگلے سال ۱۰۵ واپس کئے تو تین منہا کر دیں۔ آپ پچھلے بیس سالوں کا معائنہ کریں اگر آپ کمرشل بینکوں میں پیسے جمع کراتے تو منافع کی شکل میں وہ آپ کو ۸، ۹ فیصد سے زیادہ نہیں دیتے تھے۔ اس وقت اگر آپ کو ۱۲، ۱۴ فیصد ریٹ ملے تو وہ صحیح ہے ان کمپنیوں نے جو فراڈ کیا لوگوں کو ۱۸، ۲۰ فیصد

offer کیااور کوئی دیانتدار کاروباری خود بھی کما کر ۱۸، ۲۰ فیصد return نہیں دے سکتا ۱۲، ۱۴ فیصد بڑا اچھا return ہے۔ انڈسٹری میں بھی ۱۵ سے زیادہ return نہیں آتا آپ کو یاد ہو گا کہ خاص ڈیپازٹ میں حکومت ۱۵ فیصد منافع دیتی تھی اس کے بعد زکوۃ کاٹ کر اس کو ساڑھے بارہ فیصد کیا تو اس میں بہت لوگوں نے رکھا کیوں کہ وہ محفوظ بھی تھا اور return بھی مناسب تھی لیکن کچھ لوگوں کو خیال آیا کہ یہاں سے ہمیں زیادہ مل رہا ہے تو انہوں نے خاص ڈیپازٹ میں جمع نہیں کروایا وہاں جمع کروادیا ہم اس پر کنٹرول نہیں رکھتے کہ کوئی کتنا منافع دے رہا ہے۔ کوئی اچھا کاروبار کرے اور زیادہ منافع دے تو بیشک دے لیکن جو بینکنگ کا قانون ہے اس کے تحت جو بینکنگ کا کام کرے وہ سو میں سے پینتیس روپے یعنی ۳۵ فیصد پیسہ liquid رکھے تاکہ کوئی واپس مانگے تو دے سکے ان کو آپریٹو سوسائٹیوں نے اس کا کیا کہ پیسہ لے کر زمین خرید لی اور کہا جی زمین کی قیمت ڈبل ہو گئی اور اپنے پاس پیسہ رکھا ہوا نہیں، کل کوئی پیسہ واپس مانگنے آئے تو واپس ہی نہیں ہو سکتا اس کے علاوہ ۳۵ فیصد کے علاوہ جو باقی lend کرے اگر اس کے پاس کسی نے ۳ مہینے کے لئے رکھا ہے اور تین مہینے کے لئے لے کر پانچ سالہ قرضہ نہیں دے سکتا اس کیلئے بھی قانون ہے کہ بینک کے پاس لوگوں نے جو total پیسہ رکھا ہوا ہے اس کو وہ کس طریقے سے استعمال کرے کہ ان لوگوں کے پیسے کو خطرہ نہ ہو۔ اس کے لئے دنیا میں ایک بڑا اچھا نظام ہے جسے ہم prudential regulation کہتے ہیں اور اس کے مطابق اگر کارروائی ہو۔۔۔ کیوں کہ یہ لوگوں کا پیسہ ہے اور اس کی حفاظت ضروری ہے ملک میں اگر پرائیویٹ سیکٹر میں ایسے بینک موجود ہوں جو قانون کے مطابق کام کریں اور پرائیویٹ سیکٹر ہونے کی وجہ سے ان کے اخراجات کم ہوں۔ ہمارے ہاں جو حکومت کے بینک ہیں ان میں سے ہر ایک میں جتنا سٹاف چاہیئے اس سے دوگنا ہے۔ اگر آپ کسی سے سات فیصد پر لیں اور آگے آپ کتنے پر دیں ۱۱، ۱۲ فیصد پر۔

آپ کا اس پر کتنا خرچ آتا ہے جو ایک efficient bank ہے اس کا ۲، ۳ فیصد سے زیادہ نہیں آنا چاہیئے ہمارا ۴، ۵ فیصد خرچ آتا ہے اس لئے کہ وہاں سٹاف بہت زیادہ ہے اور ان کے ہاں inefficinency بھی ہے bad debts بھی زیادہ ہیں تو ہم اس نظام کو healthy کر رہے ہیں تا کہ اس میں efficiency بھی آئے گورنمنٹ کا کنٹرول بھی ہو تا کہ کوئی غلط کام نہ کرے اور عوام کو deposit کرنے اور قرضے لینے کی جو سہولت ہے وہ بہتر ہو یہ سارے پہلو دیکھ کر ہم اس نظام کو پہلی دفعہ صحیح لائنوں پر ڈال رہے ہیں۔ میں نے ایک پہلو کی طرف اشارہ کیا تھا جس کی وجہ سے یہ خرابی پیدا ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر ۱۸۵۔

175. ***Prof. Khurshid Ahmad :** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state :

(a) whether it is a fact that PICIC has written off debts to the tune of Rs. 76.6 million in 1989 and Rs. 89.6 million in 1990, if so, its reasons separately in each case; and

(b) the names of the debtors alongwith the names of the Directors in the companies whose debts have been written off, indicating also the amounts of loans written off in 1985-88?

Mr. Sartaj Aziz : (a) No. These are provisions for bad debt. Actual writes-off were Rs. 0.646 million and Rs. 3.775 million respectively.

(b) Unless amendments are made in the Banking Companies Ordinance, 1962 and the Companies Ordinance, 1984, disclosure of the names of persons or industrial organizations with regard to written off loans cannot be done. The number of cases and the amounts written off in each calendar year, are however, given below:

Year	No. of cases	Rs. in million
1985	6	16.404
1986	12	29.220
1987	4	1 .919
1988	3	3.522
	Total :	50.701

In future, with the addition of sub-section 3 of Section 12 of the Banks Nationalization Act 1974, notified on 23-11-1991, all write offs above 0.5 million will be published in Annual Balance Sheets.

Mr. Chairman : Supplementary question.

راجہ محمد افضل خان: پوائنٹ آف آرڈر، جناب گزارش یہ ہے کہ آپ اتنے liberal ہیں اور اتنا ٹائم سوال کے لئے دے دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: وہی تو میں کہہ رہا ہوں آپ زیادہ سوال نہ کریں۔

راجہ محمد افضل خان: میں گزارش یہی کر رہا ہوں یہ ضمنی سوال ہی نہیں تھا۔ یہ ان کی ایک تجویز تھی اور اس پر وزیر خزانہ صاحب نے اتنا لمبا لیکچر دے دیا۔

جناب چیئرمین: راجہ صاحب اس میں یہی ہوتا ہے باقیوں کے سوالات رہ جائیں گے پھر آپ لوگ شکایات کریں گے کہ باقیوں کے سوالات رہ گئے ہیں۔

راجہ محمد افضل خان: انہوں نے کم از کم ۱۵ منٹ کا لیکچر دیا یہ سوال کا جواب نہیں تھا۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی۔ سوال نمبر ۱۷۵، ضمنی سوال Yes, Syed Abdullah Shah Sahib.

Syed Abdullah Shah : Sir will the honourable Minister give the names of those Officers who had advanced the bad debts which was written off lateron? شاہ صاحب کی correction کے مطابق نہیں۔

جناب سرتاج عزیز: وہ bad debts بعض اوقات افسر کی وجہ سے نہیں ہوتے اس

کیس میں جو write off ہوئے تھے مثلاً ٹیکسٹائل انڈسٹری اس وقت slump میں تھی۔ بیگ کمیٹی appoint ہوئی اور انہوں نے کہا کہ چونکہ ان کا مال نہیں بک سکا۔ ان کی capacity use نہیں ہوئی جس وقت مل بند ہو تو وہ اس وقت قرضے نہیں دے سکتے یا interest نہیں دے سکتی تو انہوں نے معاف کر دیا۔ جہاں responsibility ہوتی ہے وہاں ایسا ہوتا ہے۔ But where there are uncontrolable reasons to recover its capital or the principal amount the bank may reduce the amount of...

Syed Abdullah Shah : Does he mean to say that the officer is never responsible vide advancing the bad loans. He is to check up whether the money will be returnable.

Mr. Sartaj Aziz : I said where he is responsible the action can be taken but to assume that he is responsible in all cases is not correct.

Mr. Chairman : Yes Azhar Sahib.

Syed Ishtiaq Azhar : In part one of the question it is written. Whether it is a fact that it has written off debets, if so the reasons separately in each case. This has not been explained.

Mr. Sartaj Aziz : I have told that we can't disclose each case, how can we give the reasons?

Syed Abdullah Shah : Sir will the honourable Minister consider moving an amendment in the Banking Companies Ordinance, so that we can find the names of those people whose loans are written off and who had advanced bad loans.

Mr. Sartaj Aziz : We have already done that and from next year all the loans written off in excess of five million will be added to the balance sheet of every company and every bank.

Mr. Chairman : And will you disclose that?

Mr. Sartaj Aziz : Yes Sir. That will be a part of the balance sheet. Law was amended this year and when the balance sheet of this June is published then we will have the information.

Syed Abdullah Shah : Mr. Chairman if the law has been amended they why we have not been told?

Mr. Chairman : When amendment took place? When law was amended?

Mr. Sartaj Aziz : He is talking of 1989 in the question when there was no such law.

<u>جناب چیئرمین</u>: وہ کہہ رہے ہیں کہ اب جو بھی ہوں گے اس کی تفصیل دی جائے گی۔ آپ ۱۹۸۹ء کا پوچھ رہے ہیں۔ When there was a ban.

Syed Abdullah Shah : Once the law has been amended then the names can be disclosed...

Mr. Chairman : According to the Minister the law has been amended prospectively, not retrospectively. This is what the Minister says. Yes Hafiz Sahib.

<u>حافظ حسین احمد</u>: جناب جن کے قرضے معاف ہوئے ہیں کیا ان میں ارکان پارلیمنٹ بھی ہیں۔

<u>جناب سرتاج عزیز</u>: جب publish ہوں گے اس وقت آپ بھی دیکھ لیں۔

<u>حافظ حسین احمد</u>: بات یہ ہے کہ نام نہ بتائیں۔ نام پر پابندی ہے۔ میرا سوال یہ ہے کیا ان میں کوئی ارکان پارلیمنٹ بھی ہیں۔

<u>جناب سرتاج عزیز</u> : یہ information جب disclose ہونا شروع ہو گئی اس میں یہ تفصیل آسکتی ہے اس حوالے سے میں نہیں بتا سکتا۔

<u>حافظ حسین احمد</u>: جناب سوال یہ ہے کہ کیا وہ ارکان پارلیمنٹ ہیں یا نہیں؟ اس پر تو

پابندی نہیں ہے یا تو اٹھ کر کہہ دیں کہ اس پر بھی پابندی ہے۔

جناب چیئرمین: اس طرح آپ جواب کے قریب پہنچ رہے ہیں۔

حافظ حسین احمد: کن کے قریب؟

جناب چیئرمین: وہ کیا پروگرام ہوتا تھا "کسوٹی" next question ۱۷۶۔ پروفیسر خورشید احمد۔

176. ***Prof. Khurshid Ahmad :** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state :

(a) whether it is correct that despite foreign exchange liberalization Hundi business in still flourishing resulting in loss of millions of dollars to Pakistan; and

(b) if so, the action taken against the Hundi dealers?

Mr. Sartaj Aziz : (a) Hundi system has, in the past, been in operation in the United Kingdom and in the Middle East. This system is considered more prompt and efficient than the normal banking channels for the following reasons:

(i) It is more prompt and efficient than the normal banking channels.

(ii) It can offer higher rate of exchange than the official one.

(iii) The hundi dealers provide loaning facilities before and after the commencement of the job, during the period of a lay-off as well as during other emergencies.

(b) As regards measures to discourage remittances through the "Hundi" system, a working group was constituted by the Finance Minister in October, 1990 to consider improvements in the procedure for remittances and provide incentives for using banking channels. As a follow up of the working group's recommendations, the following procedural improvements are being implemented to discourage remittances via the Hundi system:

(i) Pakistan Banking Council has devised a uniform and simple procedure for handling home remittances in consultation with the commercial banks.

(ii) Pre-printed drafts upto the face value Rs. 15,000 have been introduced by all nationalised commercial banks which are encashable on presentation.

(iii) Remittances by T.Ts are being further simplified. On an experimental basis, the NCBs are attempting to see whether delays can be reduced.

(iv) The cost of telec/cable/fax charges in respect of home remittances is borne by the government. Nationalised commercial banks have been advised to give wide publicity to this facility through newspapers and other media.

(v) Nationalised commercial banks have been advised to obtain permission of relevant authorities in host countries for the establishment of exchange companies and to have the facility of mobile banking. This will provide better services to overseas Pakistanis.

(vi) All NCBs have fixed remittances targets for their overseas branches. To facilitate realisation of these targets, special financial awards are given to those officers of the overseas branches which meet the prescribed targets.

Mr. Chairman : Supplementary question.

سیّد فصیح اقبال: میرے علم میں ہے کہ آجکل ہنڈی کا کاروبار چل رہا ہے کیونکہ دوسرے ذرائع money Exchange میں بڑی تاخیر کرتے ہیں۔ اگر وزیر خزانہ صاحب یہ کہیں کہ کوئی ایسے actions لئے ہیں جس میں prompt نہیں کرتے ہیں۔ آپ کی خط کتاب بینکنگ کونسل اور سٹیٹ بینک میں پہنچتے پہنچتے چھ مہینے لگتے ہیں اور ہنڈی کا کاروبار daily ہوتا ہے۔ کوئی ایسا fulproff system ہو کہ اگر آپ آج فیصلہ کریں وہ آج ہی نافذ

ہواس کے لئے آپ کچھ کریں کوئی computerisation کریں کیونکہ آپ کے فیصلے پر ایک سال تک عملدر آمد نہیں ہوتا۔

<u>جناب سرتاج عزیز:</u> ہم نے اس میں بہت improvement کی ہے۔ بالکل ختم تو شاید نہیں ہو سکتا کیونکہ لوگ اور وجہ سے بھی ہنڈی استعمال کریں گے لیکن اس میں کافی حد تک diversion from the Hundi system ہوئی ہے ہم یہ مستقل monitor کر رہے ہیں جتنا پیسہ remit ہوتا ہے وہ ۴۸ گھنٹے میں ہو جاتا ہے۔ اب چونکہ communication اتنا بہتر ہو گیا ہے فیکس وغیرہ آ گیا ہے۔ We are speeding up the process پچھلے ڈیڑھ سال میں جو total time ہے۔ By which a man sending amount to Pakistan has been drastically reduced.

Mr. Chairman : Next question No. 177. Syed Ishtiaq Azhar.

177. ***Syed Ishtiaq Azhar :** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to refer to Starred Question No. 173 replied in the Senate on 12-11-1991 and state :

(a) the names of the employees of A.M.S.L. who were proceeded against under disciplinary rules in the light of the findings of the enquiry of F.I.A. and F.A.C.C. in 1985; and

(b) whether it is a fact that Mr. Iqbal was promoted as General manager during the course of investigations against him; if so its reasons?

Mr. Sartaj Aziz : (a) FIA and FACC did not recommend any disciplinary action in 1985. However on the basis of an inquiry report of Mr. H. U. Beg, the then Finance Secretary Government of Pakistan/Director AMSL, the Board of Directors of AMSL proceeded against the following employees of AMSL under disciplinary rules:–

(i) Mr. Muhammad Aslam, Managing Director.

(ii) Mr. Muhammad Ajmal Chaudhri, General Manager.

(b) No disciplinary proceedings were pending against Mr. Muhammad Iqbal, General Manager, AMSL when he was pro-moted as such in January, 1990.

Mr. Chairman : Supplementary question.

سیّد اشتیاق اظہر: میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو انہیں نے جواب دیا ہے۔ میں نے سوال میں جو Mr. Iqbal کا ذکر کیا تھا اس کے بارے میں انہوں نے کہا ہے کہ جب ان کی ترقی ہوئی اس وقت ان کے خلاف کوئی تادیبی کارروائی زیر التواء نہیں تھی۔ کیا اب ان کے خلاف کوئی case ہے؟

جناب سر تاج عزیز: میں نے اس میں لکھا ہے۔ No disciplinary proceeding was pending against Muhammad Iqbal when he was promoted as such in january 1992.

سیّد اشتیاق اظہر: اب کوئی ہے؟

جناب چیئر مین: وہ پوچھتے ہیں کہ اب کوئی ہے؟

جناب سر تاج عزیز: ایک شکایت ہے لیکن ابھی تک کچھ ثابت نہیں ہوا۔

Syed Abdullah Shah : Supplementary question. Sir will the honourable Minister inform the house as to what are the allegations against these two officers, Muhammad Aslam and Muhammad Ajmal Chaudhry.

حافظ حسین احمد: پوائنٹ آف آرڈر، تجویز یہ ہے کہ وزارتوں کے سیکرٹیری صاحبان کے لئے گیلری میں کوئی انتظام کر لیں اور ایسے مشکل وقت میں وزراء کو اجازت دے دیں کہ وہ جا کر۔

جناب سر تاج عزیز: کوئی مشکل وقت نہیں ہے۔ صبر بڑی اچھی چیز ہے مہربانی فرما

کر تحمل سے کام لیں۔ اس میں جو اس وقت کے allegations ہیں کچھ چیزیں پبلک اکاؤنٹ کمپنی کے notice میں آئی ہیں اور اس ڈرافٹ پیراگراف جو ہیں وہ ڈیپارٹمنٹل اکاؤنٹ کمیٹی میں کنسرن ہو رہی ہیں اس کا جو organisation structure وہ joint stock company کا ہے ان کی خریدنے اور بیچنے کی جو power ہیں وہ صحیح طور پر exercies ہوئی یا نہیں ہوئی۔ اس پر انکوائری ہو رہی ہے اگر کوئی بات نکلی تو پھر میں پیش کر دوں گا۔

Mr. Chairman : Next question No. 178. Syed Ishtiaq Azhar.

178. ***Syed Ishtiaq Azhar :** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state :

(a) the total amount of funds allocated for the Karachi Special Development Programme during the last financial year; and

(b) the latest position on the progress of the said Programme?

Mr. Sartaj Aziz : (a) Federal Government provided Rs. 488.3 million Karachi Special Development Programme in Budget for 1990-91 and an amount of Rs. 533.3 million was released during that year (1990-91).

(b) In 1991-92, the NFC decided, following the NFC Award of 1991, that Special Development Programmes of all Provinces will be merged with their respective Annual Development Programmes and will no longer be financed by the Federal Government. Most of the schemes under the Karachi Special Development programmes are being financed as a part of Provincial Development Programme.

Mr. Chairman : Supplementary question.

سیّد اشتیاق اظہر: میں یہ سوال کرنا چاہوں گا Prime Minister نے لیاقت آباد کے جلسے میں جو رقم دینے کا وعدہ کیا تھا موجودہ حالات میں اس پر تو کوئی اثر نہیں پڑے گا؟

جناب سرتاج عزیز: جیسا کہ جواب میں لکھا ہے جو Special Development

programme ہوتا تھا وہ پہلے فیڈرل گورنمنٹ directly finance کرتی تھی اس کے بعد Federal Finance Award کے تحت جب Revenues صوبوں کو transfer کر دیئے گئے تو وہ special development programme اب Federally funded نہیں ہے وہ صوبائی ڈویلپمنٹ پروگرام کے ساتھ merge ہو گیا ہے اور including کراچی جو overall special development programme تھا جس کی special announcement ہوئی تھی اس کے لئے صوبائی حکومت کو الگ amount دی جا رہی ہے۔

سیّد اشتیاق اظہر: Prime Minister نے لیاقت آباد میں اعلان کیا تھا کہ یہاں fly over بنایا جائے گا میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ وہ پروگرام stand کرنا ہے یا نہیں؟

جناب سرتاج عزیز: وہ پروگرام تو ہے لیکن جو normal development پروگرام ہے اس میں foreign aid حاصل کرنے کی کوشش کی جائے گی اور اس کا جو normal funding arrangement کا پروگرام ہے اس کے مطابق ہو گا۔

Mr. Chairman : Next question No. 180. Akhunzada Bahrawar Saeed.

180. ***Akhunada Bahrawar Saeed :** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state :

(a) whether the Regional Manager Small Business Finance Corporation is competent to impose restrictions on the grant of loans under the Prime Minister Scheme for Self-employment; and

(b) whether it is a fact that the Regional Manager SBFC, Peshawar is imposing restrictions on the grant of such loans; if so, its reasons?

Mr. Sartaj Aziz : (a) The Regional Managers of Small Business Finance Corporation are not competent to impose any restrictions on the grant of loans under the Prime Minister's Scheme for Self-Employment beyond the restrictions prescribed under this

scheme itself.

(b) No such instances have so far come our notice.

Mr. Chairman : Supplementary question.

سیّد فصیح اقبال: وزیر اعظم کے self employment پروگرام میں scrutinise کرنے کی powers کس کے پاس ہیں؟ کیونکہ انہوں نے کہا ہے ریجنل مینجر competent نہیں ہے تو کون competent ہے؟

جناب سر تاج عزیز: اس میں طریقہ کار یہ ہے کہ normal سکیم میں دس ہزار سے ۳۰ ہزار تک loan مہیا کیے جاتے ہیں اور اس میں ۲۰ دن کی limit ہے جو اس کی powers میں ہے۔ وہ خود کر سکتا ہے۔ جو اس کے علاوہ ہے وہ ہیڈ آفس سے clear کرا سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: کیا فرمایا آپ نے دس سے تیس ہزار تک؟

جناب سر تاج عزیز: سمال بزنس فنانس کارپوریشن کے جو پرانے loans تھے۔ وہ ۱۰ ہزار سے تین لاکھ تک تھے۔

جناب چیئرمین: تین لاکھ تک۔ حافظ حسین احمد صاحب۔

حافظ حسین احمد: بیروزگار سکیم میں اب تک کتنی درخواستیں وصول ہوئی ہیں، ان پر کتنے لوگوں کو قرضہ دیا گیا ہے اور فارم بیچنے سے کتنی رقم حاصل کی گئی ہے۔

جناب سر تاج عزیز: اس میں ابھی تک جو Loans sanction ہوئے ہیں وہ تو تین ہزار ہیں، کوئی تیس کروڑ روپے کے، یہ ۱۶ جون کی figure ہے۔ بارہ ہزار درخواستیں وصول ہوئی ہیں۔ ایک سو چوراسی کروڑ کی، ان میں سے اب تک تین ہزار sanction ہو چکی ہیں۔ چھ ہزار reject ہو چکی ہیں، اس کے document ٹھیک نہیں تھے اور تین ہزار under process ہیں۔

جناب چیئرمین: وہ کہتے ہیں کہ فارم بیچنے سے کتنے پیسے ملے ہیں؟

جناب سر تاج عزیز: اس کی information میرے پاس اس وقت نہیں ہے۔

راجہ محمد افضل خان: جناب اس پر میرا ضمنی سوال یہ کہ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ تین ہزار درخواستیں جون تک sanction ہوئی ہے میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ اس پر کتنے loan disburse ہوئے ہیں۔ کتنے لوگوں کو loan دے دیئے گئے ہیں۔ sanction ہونا اور بات ہے جبکہ دے دینا اور بات ہے۔

جناب سر تاج عزیز: ان میں سے گیارہ سو چھتر disburse ہو چکی ہے، ۱۰ کروڑ روپے کی، اور جو disbursement کی amount ہے لیکن جو تین ہزار sanction ہوئی ہیں اس میں گیارہ سو چھتر جو ہیں وہ disburse ہو چکی ہیں اور گیارہ سو بہتر جو ہیں وہ under process ہیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، سعید قادر صاحب۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر: جناب والا۔

راجہ محمد افضل خان: میرا سوال ابھی باقی ہے۔

جناب چیئرمین: جی۔

راجہ محمد افضل خان: جناب والا، اب پچھلا fiscal year تو جون میں end ہو گیا ہے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ تین ہزار درخواستیں sanction ہوئی تھیں جن میں سے گیارہ سو کچھ افراد کو disbursement ہوئی ہے تو آیا باقی جو لوگ رہتے ہیں ان کو اگلے سال میں دیں گے یا سال جو لوگ apply کریں گے ان کو دیں گے؟

جناب سر تاج عزیز: یہ disbursement جو ہے sanction loan کا continuous procedure ہے، اس کا financial year سے کوئی تعلق نہیں ہے، جیسے جیسے cycle چلتا

ہے ویسے ہی یہ کام ہوتا ہے جو پرانی درخواستیں ہیں وہ بھی چلتی رہیں گئیں اور جو نئ آئیں گئیں وہ بھی processہوتی رہیں گی۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی، سعید قادر صاحب۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر: کیا وزیر خزانہ بتائیں گے کہ loan کے غلط استعمال کا یا misuse کو روکنے کا کوئی طریقہ متعین کیا گیا ہے۔

جناب سر تاج عزیز: اس میں ایک تو ظاہر ہے کہ ہم نے ضمانت کی شرط رکھی ہے کہ کوئی آدمی اس کا ضامن ہو، اس کے علاوہ جو locan snaction کرنا ہے وہ اس کے promisesضرور visit کرتا ہے کہ وہ کہاں بزنس یا کاروبار کرے گا اور disbursement کے ساتھ ساتھ پھر بھی ہم Insepction ایک systemبنا رہے ہیں جس کے تحت وہ quarterly basis پر moniter کرے گا کہ جو مشینری خریدنی تھی وہ خرید لی ہے یا نہیں؟ کاروبار چل نہیں رہا ہے یا نہیں؟

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر: کیا میں آپ کے نوٹس میں یہ بات لا یا سکتا ہوں کہ جو self employment scheme ہے جس کے تحت ٹیکسی yellow cab taxis آ رہی ہیں ان کا misuseاسلام آباد میں صاف نظر آ رہا ہے کہ کچھ لوگ جوان کو چلا رہے ہیں وہ ان کو ٹیکسیوں کے طور پر نہیں چلا رہے۔ کیا پر self employment کا ذریعہ ہے یا اس کی بدنامی کا باعث بن رہا ہے؟ میری درخواست ہو گی کہ گورنمنٹ اس کا نوٹس لے اور آج مسلم اخبار میں ایک زبردست چھٹی مشتہر ہوئی ہے جس میں اس بات کا نوٹس لیا گیا ہے۔

جناب سر تاج عزیز: یہ بات ہمارے نوٹس میں ہے، ظاہر ہے کہ جو بھی اچھا کام شروع کریں گے لوگ اس کو misuse کرنے کی کوشش کریں گے، چونکہ یہ ڈیوٹی فری ہے اس لئے کم قیمت پر آ رہی ہے۔

جناب چیئر مین: تو پھران کو پکڑیں نا۔

جناب سر تاج عزیز: اسمبلی سے قانون پاس ہوا ہے کہ جو اس قسم کی کارروئی کرے گا اس کی کار confiscat بھی ہو سکتی ہے اس کے لئے اور بھی سزائیں رکھی گئی ہیں۔

جناب چیئر مین: قانون تو بہت ہیں implementation کی بات ہے۔ آپ چار پانچ آدمیوں کو پکڑیں گے تو باقی ٹھیک ہو جائیں گے۔

جناب سر تاج عزیز: اس کے بارے میں Administrative جو ہے وہ in hand ہے to check the misuse of taxi cabs.

جناب چیئر مین: ہوتی صاحب۔

جناب بوستان علی خان ہوتی: وزیر صاحب نے self employment کے بارے میں کہا ہے کہ ریجنل مینجر کوئی پابندی عائد کرنے کا مجاز نہیں ہے تو میں وزیر صاحب سے کہوں گا کہ ریجنل مینجر نے بہت سے cases میں پابندی عائد کی ہے اگر ہم اس سلسلے میں documentary evidence دیں تو کیا وہ ایکشن لیں گے؟

جناب سر تاج عزیز: دیکھیں نا، پابندی کا مطلب کیا ہے، Beyond the restrictions prescrised under the scheme itself مثلاً اس نے کہا ہے کہ ضمانت ''ایسے'' بندے سے لاؤ اور جو درخواست لاتا ہے وہ ضمانت صحیح نہیں ہوتی ہے، تو پھر اس کو پابندی تو نہیں کہہ سکتے ہیں He is implementing the scheme اگر کوئی اور بات ہے جس میں اس نے discreation غلط استعمال کی ہے تو ہمارے نوٹس میں لائیں۔

جناب بوستان علی خان ہوتی: اگر سارا کیس complete کرنے کے بعد اس نے reject کیا ہو تو پھر کیا صورت ہو گی؟

جناب سر تاج عزیز: تو بے شک ایسے cases ہمارے نوٹس میں لے آئیں۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر ۱۸۲۔

@182. ***Mian Alam Ali Laleka :** Will the Minister for Culture and Sports be pleased to state :

(a) whether it is a fact that the policy announced in 1990, the prices of raw film has not only increased but is also not easily available in the market;

(b) whether it is also a fact that grant of Rs. 6.8 million for NAFDEC announced by the Finance Ministry has not been given so far, if so, its reasons; and

(c) the source of paying the salaries of employees of NAFDEC and three cinemas running under it?

Sheikh Rashid Ahmad : (a) The NAFDEC is no longer involved in the import and marketing of raw film since 1st July, 1990. As such NAFDEC is not aware about the shortage of raw film or increase in prices thereof.

(b) No such announcement has been made by Ministry of Finance.

(c) The employees of NAFDEC and three cinemas are paid salaries out of the income generated from the following sources:–

(a) Distribution income from imported films.

(b) NAFDEC Twin Cinemas, Islamabad.

(c) Alfalah Cinema, Lahore (acquired on lease).

(d) Three-storey Office Block in NAFDEC Complex, Islamabad rented out to Institute of Regional Studies.

(e) Publicity Commission.

(f) Export Registration Fee.

(g) Distribution Income of NAFDEC's produced Urdu Film KHAK AUR KHOON

@Transferred from the Finance Division.

Mr. Alam Ali Laleka : Sir, my supplementary question is that the Minister concerned has not answered properly to my question. Part (A) of my question, where I had asked whether it is a fact that the policy announced in 1990, the prices of raw films has not only increased but is also not easily available in the market. And the answer from the Minister is that the NEFDEC is no longer involved in the import of marketing raw films since 1990. اس میں پوچھنا مطلوب تو یہ تھا کہ جس پالیسی کا حکومت نے ۱۹۹۰ء میں اعلان کیا تھا اس کے مطابق raw فلم کے قیمت نہ صرف بڑھ گئی ہے بلکہ وہ مارکیٹ میں دستیاب ہی نہیں۔ سوال چنا جواب گندم۔ چونکہ وزیر صاحب، ماشاء اللہ اپنی زبان پر بڑا عبور رکھتے ہیں۔ اس سے جواب نہیں چاہوں گا۔ صرف ان کے نوٹس میں لاؤں گا۔

(۲) میرے سوال کا جو 'B' part ہے اس میں پوچھا گیا ہے کہ whether it is a fact that the grant of 6.8 million for NAFDEC, announced by the Finance Ministry, has not been given so far? اس میں انہوں نے کہا کہ نہیں No such announcement was made. یہ دو fact انہوں نے بیان کر دیئے ہیں ان کے مطابق ہم حقائق اگر ہاؤس کے سامنے لا سکے تو لے آئیں گے ان سے جواب نہیں لینا چاہتے۔ جب وہ جواب دینا نہیں چاہتے تو میں سوال کس بات کے لئے کروں۔

شیخ رشید احمد: یہ کل کو کوئی اور بات لے آئیں گے کہ میں نے جواب نہیں دیا۔۔۔ میں جواب دینا چاہتا ہوں اور وہ لینا نہیں چاہتے۔

جناب عالم علی لالیکا: جی میں ان کا جواب لینا نہیں چاہتا، ان کا جواب سننے کے لئے پیپلز پارٹی والے کافی ہیں۔ میں نہیں سننا چاہتا۔ میرے کان پھٹتے ہیں۔

جناب شہزاد گل: ضمنی سوال۔

ڈاکٹر محمد ریحان: ضمنی سوال۔

جناب چیئرمین: نہیں، اگلا سوال، یہ ڈاکٹر آپ کا اپنا ہے۔

جناب شہزاد گل: یہ بہت ضروری ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی بات نہیں، پھر کسی اور موقع پر کر لینا۔ اگلا سوال۔ سوال نمبر ۱۸۳۔

183. ***Dr. Muhammad Rehan :** Will the Minister for Culture and Sports be pleased to state :

(a) the number of permanent and temporary staff working at NAFDEC Cinemas, Islamabad, indicating also their names, designations and date of joining the organization; and

(b) whether it is a fact that Rs. 200 P.M. is paid to each employee as a special allowance?

Sheikh Rashid Ahmad : (a) list at Annex-A.

(b) No special allowance of Rs. 200 per month is paid to the employees.

Annexure-A

STATEMENT SHOWING DETAIL OF EMPLOYEES OF NAFDEC TWIN CINEMA, ISLAMABAD

S. No.	Name of Employee	Designation	Date of Appointment	Nature of Employment
1.	Mr. Mohammad Shamim	Assistant Manager, Twin Cinemas.	03-05-1979	Contract
2.	Mr. Mohammad Altaf	Projectionist	24-02-1985	Contract
3.	Mr. Mohammad Sadiq	Chowkidar	01-09-1985	Contract
4.	Mr. Mohammad Gulzar	Booking Clerk	01-09-1983	Contract
5.	Mr. Mumtaz Khan	Booking Clerk	19-06-1983	Contract
6.	Mr. Mohammad Ramzan	Gate Keeper	14-02-1986	Contract
7.	Mr. Javed Malik	Gate Keeper	24-08-1989	Contract

S. No.	Name of Employee	Designation	Date of Appointment	Nature of Employment
8.	Mr. hazrat Khan	Mali	01-09-1983	Contract
9.	Mr. Munir Masih	Sanitary Worker	06-07-1988	Contract
10.	Mr. Sharif Masih	Sanitary Workers	13-01-1992	Contract
11.	Mr. Sharif Patras	Rewinder	01-06-1992	Contract

ڈاکٹر محمد ریحان: یہ جو لسٹ دی گئی ہے اس کے مطابق نیفڈیک سینما میں لوگ کئی سالوں سے ملازمت کر رہے ہیں وہ کنٹریکٹ کی بنیاد پر کام کر رہے ہیں یہ وہاں سروس کرتے کرتے بوڑھے ہو رہے ہیں۔ کیاان کی سروس کی regularise کرنے کے لئے اور ان کو permanent بنانے کے لئے کوئی کارروائی ہو رہی ہے کیونکہ ان کے سر پر ہر وقت بیروزگاری کا خطرہ منڈلاتا رہتا ہے۔

جناب چیئرمین: وزیر ثقافت۔ کچھ کریں گے؟

شیخ رشید احمد: جناب والا، وزیر خزانہ صاحب تشریف رکھتے ہیں، وہ ہی کچھ مہربانی فرما سکتے ہیں۔

راجہ محمد افضل خان: میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ سیریل نمبر (۱۰) اور (۱۱) پر دو شریف نامی شخص ۱۹۹۲ء میں بھرتی کئے گئے ہیں تو کیاان کو اس لئے بھرتی نہیں کیا گیا کہ ان کے پاس liquor permits ہیں۔

جناب چیئرمین: شیخ رشید صاحب، وہ کہہ رہے ہیں کہ نمبر ۱۰ اور ۱۱ پر دو آدمی بھرتی کئے گئے ہیں کیاان کے کے پاس کوئی liquer permit ہیں۔

کیا سوچ رہے ہیں کہہ دیں کہ غلط ہے۔

شیخ رشید احمد: نہیں جناب، ایسا نہیں ہو سکتا ہے۔

جناب چیئرمین: اس میں سوچنے کی کیا بات ہے۔

ڈاکٹر محمد ریحان: میرا اس میں دوسرا ضمنی سوال یہ ہے۔

شیخ رشید احمد: sir، میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر ان کے پاس کوئی معلومات ہیں تو وہ ضرور دیں۔ ہم ان کی information کا انتظار کریں گے۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی: ضمنی سوال۔

جناب چیئرمین: جی۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی: وہ سیکرٹری صاحب کی ناراضگی کے ڈر سے پڑھ رہے ہیں کہ ایسا نہ ہو کہ باہر جائیں تو سیکرٹری صاحب ناراض ہو جائیں۔ ایسا نہیں ہے کہ ان کو پتہ نہ ہو۔

جناب چیئرمین: آخری سوال۔ ڈاکٹر محمد ریحان صاحب۔

ڈاکٹر محمد ریحان: ان ملازمین کو تنخواہیں ادا کرنے کے لئے جو مد میں پہلے سوال میں بتائی گئی ہیں۔ کیا ان سے وصول ہونے والی رقومات تنخواہوں کی ادائیگی کے لئے کافی ہیں؟

شیخ رشید احمد: Sir، جو نیفڈ یک کا حال ہے اس میں مشکل سے ہی پوری ہوتی ہیں۔

جناب چیئرمین: آخر اگلا سوال ڈاکٹر محمد ریحان۔

ڈاکٹر محمد ریحان: اس پر آخری ضمنی سوال ہے۔ میں نے یہ پوچھا ہے کہ ان کو ۲۰۰ روپے ماہوار سپیشل الاؤنس دیا گیا ہے یا نہیں؟ تو اس کا جواب دیا گیا ہے کہ "نہیں" اس سلسلے میں سوال ہے کہ وزیراعظم صاحب نے پچھلے سال یہ ۲۰۰ روپے ماہوار سرکاری ملازمین اور غیر سرکاری ملازمین کے لئے بطور policy matter منظور کئے تھے، یہ الاؤنس آخر ان بے چاروں کو کیوں نہیں ملتا جب کہ سارے ملک میں ملازمین کو مل رہا ہے۔

شیخ رشید احمد: میں معزز رکن کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اس چیز کا notice لیا ہے۔ جو ملازمین کنٹریکٹ پر نہیں ہیں، میں نے ان کے لئے کہا ہے، اس کے لئے چٹھی بھی لکھی

ہے کہ ان کو یہ پیسے ادا کرنے کا کوئی بندوبست کیا جائے۔ میں ان کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اس کا notice لیا ہے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر ۱۸۴۔

184. ***Dr. Muhammad Rehan :** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state :

(a) whether the Oil and Gas Development Corporation follows provincial quota; if so;

(b) the reasons why quota for province has not been indicated in the advertisement published in the daily "Frontier Post" dated 28-1-1992 in respect of various vacancies?

Ch. Nisar Ali Khan : (a) Yes.

(b) Provincial quotas were indicated through an advertisement on 8th March, 1992.

ڈاکٹر محمد ریحان: Sir، میں منسٹر صاحب کا مشکور ہوں کہ میرے point out کرنے پر کہ ۲۸۔۱۔۹۲ کے اشتہار میں صوبائی کوٹہ نہیں بتایا گیا تھا انہوں نے بعد میں ۸ مارچ کو اس غلطی کا ازالہ کر دیا وہ صحیح ہے تو میں یہ ان کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آئندہ کے لئے اس کا خاص طور پر خیال رکھا جائے کہ بار بار ان کو بھی زحمت نہ اٹھانی پڑے اور لوگوں میں بھی پریشانی نہ ہو اور ان کی Ministry میں نہیں بلکہ ministry کی خالی اسامیوں کے لئے صوبائی کوٹہ ضرور چھاپنا چاہیئے۔ اور اس کے ساتھ یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو درخواستیں طلب کی گئی تھیں کیا ان کی بھرتی مکمل ہو گئی ہے یا ابھی باقی ہیں؟

چوہدری نثار علی خان: Sir، ایک تو بڑی واضح ہدایات ہیں حکومت کی directives ہیں through the Establishment directive کہ صوبائی کوٹہ کی ہر حالت میں honour

کیا جائے۔ میں کم از کم یہ کہہ سکتا ہوں کہ نئی recruitment policy کے تحت نہ صرف O.G.D.C. بلکہ وزارت پٹرولیم اور قدرتی وسائل میں جو بھی recruitment ہوئی ہے اس میں صوبائی کوٹہ کو مد نظر رکھا گیا ہے۔ اور جہاں تک اس particular advertisement کا تعلق ہے مجھے اس وقت تک اس بات کا علم نہیں ہے یہ recruitment مکمل ہو گئی ہے میں آج ہی معلوم کر کے ڈاکٹر ریحان صاحب کو اس کی اطلاع کر دوں گا۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی: جناب وزیر صاحب بتائیں کہ ابھی جو fresh recruitment policy آئی ہے اس کے تحت commitment آئی ہے کہ ہم صوبائی کوٹہ کا خیال رکھیں گے۔ تو کیا previously جو زیادتی ہوئی ہے اس کا ازالہ بھی کریں گے؟

چوہدری نثار علی خان: جی ہاں اس کے لئے میرے بڑے clearcut directive ہیں جو کہ میں نے chief executives کی meeting میں دیئے تھے کہ جو ایسے علاقے ہیں یا جو ایسے صوبے ہیں جن کو صوبائی کوٹے کے تحت ملازمتیں نہیں دی گئیں انہیں مکمل کرنے کے لئے یا انہیں normal, as per the quota کرنے کے لئے جو ہماری مختلف organisations or corporations ہیں وہ اقدامات کریں۔ اس سلسلے میں بھی اقدامات ہوں گے مگر چونکہ یہ سوال O.G.D.C. کے بارے میں تھا اس سلسلے میں میں تھوڑی سی وضاحت کروں گا کہ اب تک O.G.D.C. میں by and large یہ کوٹے follow کرتے رہے ہیں جہاں تک سندھ کا تعلق ہے اس میں صوبہ سندھ کا کوٹہ ۱۹ بنتا ہے۔ مگر اس وقت سندھ کے employees کی تعداد ۲۸ فیصد ہے۔ صرف بلوچستان کے کوٹہ کی کچھ کمی ہے 3.01 میں صرف یہ اطلاعاً عرض کر رہا ہوں 3.01 ہے۔

Mr. Aijaz Ali Khan Jatoi : For Sindh's Sir, that is 19%.

چوہدری نثار علی خان: ۲۸ فیصد۔ جی ہاں۔ صرف O.G.D.C. کی حد تک میرے کئی ایسے محکمے ہیں جہاں سندھ کا صوبائی کوٹہ پورا نہیں ہے۔ تو ہم کوشش کر رہے ہیں کہ وہاں

بھی صوبائی کوٹہ پورا ہو جائے مگر سوال چونکہ .O.G.D.C کے بارے میں ہے تو اس میں بلوچستان کا کوٹہ کچھ کم ہے ۴، فاٹا کا تھوڑا کم ہے اور آزاد کشمیر بہت marginally کم ہے ہم اس کو پورا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

حافظ حسین احمد: جناب وزیر موصوف نے جب یہ اعتراف کر لیا کہ صوبہ بلوچستان کا کا کوٹہ کم ہے تو کیا وزیر موصوف ہمیں یقین دہانی کرائیں گے کہ کب تک بلوچستان کا کوٹہ پورا کیا جائے گا اور saindak project چاغی میں جو تقرریاں ہوئی ہیں اس میں کہاں تک صوبہ بلوچستان کے کوٹہ کا خیال رکھا گیا ہے؟

چوہدری نثار علی خان: میری Ministry میں بہت سی Corporations ہیں۔ میں سر دست کوئی تاریخ نہیں دے سکوں گا اور جیسا کہ میں نے گزارش کی کہ recruitment شروع ہونے سے پہلے میری واضح ہدایات ہیں کہ جہاں جہاں صوبائی کوٹے کا واضح فرق ہے اسے پورا کیا جائے۔ یہ فرق کہاں تک اور کب پورا ہو گا اس کا انحصار نئی posts create ہونے پر ہے۔ اس سلسلے میں اگر آپ چاہتے ہیں تو آئندہ میں اپنی وزارت کے متعلق مکمل تفصیلات آپ کے سامنے رکھ دوں گا۔ جہاں تک سینڈک کا تعلق ہے again I have given very clearcut direction کہ جو بھی ایسے jobs ہیں جو ٹیکنیکل نہیں ہیں ان کی مکمل ریکروٹمنٹ مکمل طور پر locally کی جائے۔ اور میں یہ دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ .R.D.C نے جہاں بھی locally telent available تھا وہ بلوچستان سے ہی بھرتی کیا گیا ہے۔

سیّد فصیح اقبال: یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ Minisrter صاحب نے اس چیز کا اعتراف کیا۔ لیکن Minister صاحب کو یہ یاد ہو گا کہ سینٹ کی کمیٹی نے ۹۰-۱۹۸۹ء کے دوران بلوچستان سے متعلق پٹرولیم کے بارے میں پوری مشق کی تھی۔ ہر کارپوریشن میں

officials میں بھی اور locals میں بھی بلوچستان کا کوٹہ کم ہے۔ اور سینڈک میں problem یہ ہو رہی ہے کہ centre سے directive تو گئی ہے لیکن ابھی تک مقامی لوگوں کو بھرتی کرنے کی اجازت نہیں دی گئی Saindak Resource Development جب بھی مقامی لوگوں کو رکھتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ جناب یہاں 3.5 کرو جبکہ وہاں ہمارا۔۔۔

جناب چیئرمین: سوال کیا ہے آپ کا؟

سیّد فصیح اقبال: سوال یہ ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ نے ابھی تک کارپوریشنوں کو بلوچستان کا کوٹہ پورا کرنے اور مقامی لوگوں کو بھرتی کرنے کی ہدایات کیوں نہیں دیں؟

جناب چیئرمین: جی جناب وزیر صاحب۔

چوہدری نثار علی خان: میں اس کی تحقیق کروں گا اور ہاؤس کے سامنے یہ سارا معاملہ پیش کر دیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی جناب عبداللہ شاہ صاحب۔ آخری سوال۔

Syed Abdullah Shah : In OGDC Sindh is given 28% will be kind enough to inform me what is the ratio of urban/rural employ-ment in this 25% ?

چوہدری نثار علی خان: جی ہاں یہ بالکل valid سوال ہے سندھ اربن کا کوٹہ 7.6 تھا مگر جو حقیقی پوزیشن ہے وہ 19 فیصد ہے اور سندھ رورل کا 11.40 ہے اور actual position 9.62 ہے۔

Syed Abdullah Shah : Does he consider this position reasonable and justice this not the violations of the quota ?

جناب چیئرمین: بوستان علی صاحب آپ بھی پوچھ لیں۔

جناب بوستان علی خان: جناب معزز Minister نے کہا ہے 28 فیصد جو کوٹہ سندھ کو

دیا گیا ہے وہ صحیح ہے لیکن اس کو گزشتہ کئی سالوں سے پورے طور پر honour نہیں کیا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین: وہ کہہ رہے ہیں کہ کوٹہ پورا کریں گے۔

جناب بوستان علی خان: جی وہ دیا ہوا ہے لیکن پچھلے کئی سالوں سے اس کو honour نہیں کیا جا رہا۔

چوہدری نثار علی خان: جیسا کہ میں نے گزارش کی ہے کہ اس سلسلے میں clearcut ہدایات ہیں۔ ہمارے دور حکومت میں تو ابھی بھرتی شروع ہوئی ہے اس سے پہلے بھرتی کی اجازت ہی نہیں تھی اور جو نئی recruitment کی جا رہی ہے اس کے لئے clearcut directions ہیں کہ as per provincial qouta کی جائیں۔ میں اپنے ساتھیوں کو یقین دلاتا ہوں جو کہ rural area سے ہیں کہ rural sindh کا کوٹہ انشاء اللہ تعالیٰ مکمل طور پر implement کیا جائے گا۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل: میں وزیر صاحب کا بڑا مشکور ہوں انہوں نے کہا کہ بلوچستان کا کوٹہ 3.1 ہے لیکن بلوچستان کے لئے 5.5 کا کوٹہ منظور ہوا تھا۔ ان سے میری دوسری گزارش یہ ہو گی کہ جب recruitment شروع ہو تو ہمارے صوبے کا کوئی رکن پارلیمنٹ موجود ہونا چاہیئے جناب ہمیں یہ کہا جاتا ہے کہ بلوچستان میں ٹیکنیکل آدمی نہیں ہیں۔ جناب بلوچستان میں بہت ٹیکنیکل آدمی ہیں۔ ہم بلوچستان نہیں جا سکتے۔ اور ہمیں پنجاب میں رہنا پڑتا ہے کیونکہ جب ہم وہاں جاتے ہیں کہ تو لوگ ہمیں پکڑتے ہیں لیکن کسی بھی محکمے میں ہماری کوئی شنوائی نہیں ہوتی تو میری وزیر محترم سے یہ گزارش ہے کہ آئندہ جب بھی بھرتی کی جائے وہ بلوچستان کے کسی Senator, MNA یا MPA کی موجودگی میں کی جائے۔

<u>چوہدری نثار علی خان:</u> جناب میری پوری کوشش ہے اور جیسا کہ میں نے گزارش کی ہے کہ موجودہ حکومت کی یہ پوری کوشش ہے کہ جو ایسے علاقے ہیں جن کی مناسب نمائندگی نہ ہونے کی بناپر ان کی حق تلفی ہو رہی ہے ان کا کوٹہ پورا کیا جائے یقیناً ہمیں اپنے قومی اسمبلی اور سینٹ کے ساتھیوں کا اس سلسلے میں تعاون درکار ہے۔ اب جو نئی پالیسی آئی ہے میں اس کی تھوڑی سی وضاحت کر دوں اس میں بالکل واضح ہے کہ کسی بھی ملازمت کے لئے، خواہ وہ چھوٹی سی چھوٹی ملازمت ہی کیوں نہ ایک ان پڑھ چپڑاسی کی ملازمت ہی کیوں نہ ہو اس کے لئے بھی ہمیں main اخبارات میں اشتہار دینا پڑتا ہے اور لوگوں کو کم از کم ایک مہینے کا ٹائم دیا جائے گا۔ یہ نہیں کہ اگلے روز اشتہار آئے اور دوسرے دن لوگوں کو بلالیا جائے اور بھرتی کر لی جائے۔ اشتہار شائع ہونے کے ایک مہینے کے بعد مشتہر اسامیوں کے لئے بھرتی شروع ہونی ہے اس میں انٹرویو کے نمبر نہیں ہیں کسی اور چیز کے نمبر بھی نہیں ہیں صرف تعلیمی قابلیت کے نمبر ہیں۔

<u>جناب چیئرمین:</u> تو پھر ان پڑھ چپڑاسی کے لئے کیا ہو گا؟

<u>چوہدری نثار علی خان:</u> Sir اس کے لئے بھی انہوں نے کوئی معیار رکھا ہے اگر انہوں نے مڈل پاس رکھا ہے تو مڈل میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے کو پہلے بھرتی کیا جائے گا اور پھر دوسروں کو۔ ہاں البتہ چند اسامیوں کے لئے مثلاً ڈرائیوروں کیلئے test یقیناً ہے۔ ہماری طرف سے کارپوریشنوں پر بڑا دباؤ ہوتا ہے کہ بلوچستان کو ملازمتیں دیں rural Sindh کو دیں، آزاد کشمیر کو دیں۔ مگر ہماری کارپوریشنوں کو خاص طور پر یہ گلہ رہتا ہے کہ جب وہ کوئی technical posts advertise کرتے ہیں تو ان علاقوں سے کوئی درخواست نہیں آتی۔ میں اس کے لئے یہ کر سکتا ہوں کہ اپنی وزارت سے متعلق خالی اسامیوں کا اشتہار اخبارات میں دینے کے ساتھ ساتھ اس کی ایک کاپی اپنے اراکین سینٹ و

قومی اسمبلی کو دی جائے اور اگر متعلقہ technical معیار کے حامل امیدوار ہوئے تو ہم انہیں ترجیح دیں گے۔

جناب چیئرمین: جتوئی صاحب آخری سوال۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی: کیاوزیر صاحب خالی اسامیوں کے لئے advertisement کے طریقہ کار کو جانتے ہیں؟انہوں نے کہاکہ بلوچستان اور سندھ کے rural areas سے ٹیکنیکل پوسٹوں کے لئے لوگ آگے نہیں آتے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ جن اخبارات میں خالی اسامیوں کے اشتہارت دیئے جاتے ہیں وہ rural sindh اور بلوچستان کے دور دراز علاقوں میں نہیں پہنچتیں۔ توکیا وہ اپنے adervtiement کے طریقہ کا کو تبدیل کریں گے اور علاقائی اخبارات کو بھی خالی اسامیوں کے اشتہارات دیں گے تاکہ دور دراز علاقوں کے رہنے والوں کو بھی ان کا علم ہو سکے؟کیونکہ ڈان اخبار تو rural areas میں نہیں پہنچتا۔

Mr. Chairman : Minister for Petroleum and Natural Resources.

چوہدری نثار علی خان: یہ بات بالکل صحیح ہے جی۔اب regional اخبارات میں بھی اشتہارات شائع ہوں گے اور ہو رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: وقفہ سوالات کا ٹائم ختم ہو چکا ہے۔

†آپ چاہتے ہیں تحاریک التواءنہ کریں۔اگر ایوان فصلہ کرتا ہے آپ agree ہوتے ہیں کہ اس میں سے ٹائم کاٹ لیں۔ چلیں جی چھوڑیں۔ چھٹی کی درخواستیں ہیں

---

†the question hour being over the remaining questions and answers placed on the table of the House taken as read.

185. *Withdrawn by the member.*

186. ***Mir Abdul Jabbar :** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state whether it is a fact that under the new Petroleum Policy, the prices of the Petroleum products will differ from place to place; if so, its reasons ?

Ch. Nisar Ali Khan : The relevant article of the Policy envisages fixing the prices of petroleum products ex-depot at various places in the country instead of ex-retail outlet to encourage development of regional storage, reduce "dumping" and to ensure a return to the marketing companies and petrol pump dealers related to their investment. Its implementation is still under consideration.

187. ***Mir Abdul Jabbar :** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state the criteria for allotment of residential plots and low-cast housing units to the Federal Government employees and C.D.A. employees ?

Syed Tariq Mahmood : The Ministry of Housing and Works does not allot residential plots. The allotment of residential plots in Islamabad is made by the Capital Development Authority which is under the administrative control of the Cabinet Division. The Ministry of Housing and Works has no specific scheme for allotment of low-cost houses to the Federal Government/CDA employees. However, the Ministry has launched a scheme for providing residential houses to retiring Federal Government employees on ownership and self-financing basis.

188. ***Syed Faseih Iqbal :** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state whether it is a fact that a ban was imposed on fresh allotments/ejectment of allottees of houses upto

Annexure-I

LIST OF OFFICERS IN GRADE 17 AND ABOVE WHO REMAINED POSTED IN THE DIRECTORATE GENERAL HAJJ JEDDAH DURING THE LAST FIVE YEARS (FROM 1-1-1987 TO 31-12-1991)

Sl. No.	Name and designation	B.P.S.	Place of Domicile	Period of stay From		To	Remarks
1.	**Director General Hajj, Jeddah**	20		01-01-1987	to	13-04-1987	Vacant
1.	Mr. Ali Nawaz Bohio		Sindh	14-04-1987	to	04-05-1988	
2.	Mr. S. M. Ismail		Punjab	04-05-1988	to	10-04-1989	
3.	Mr. Muhammad Abdullah		N.W.F.P.	30-04-1989	to	08-04-1990	
4.	Mr. Shahid Aziz Siddiqi		Punjab	08-04-1990	to	27-02-1991	
5.	Mr. S.M. Ismail		Punjab	27-02-1991	onwards		
2.	**Director Hajj Jeddah/Makkah**	19					
1.	Mr. Ali Nawaz Bohio		Sindh	30-07-1986	to	13-04-1987	Vacant
				14-04-1987	to	29-10-1988	
2.	Maj. (Retd.) Zia-ul-Haq		Punjab	30-10-1988	to	10-04-1989	Vacant
				11-04-1989	to	25-03-1991	
3.	Mr. Abdul Rahman		Punjab	26-03-1991	onwards		

Sl. No.	Name and designation	B.P.S.	Place of Domicile	Period of stay From To	Remarks
3.	**Duputy Director, Makkah/Jeddah**	18			
1.	Mr. Azmat Hanif Orakzai		N.W.F.P.	30-04-1986 to 07-09-1989	
2.	Mr. Qabool Ahmed Shaikh		Sindh	07-09-1989 to 19-08-1990	Vacant
				20-08-1990 to 02-12-1990	
3.	Mr. Farogh Aftab Zaidi		Punjab	03-12-1990 onwards	
4.	**Deputy Director, Madina Munawwarah**	18		01-01-1987- to 05-05-1987	Vacant
1.	Mr. Muhammad Azam Baluch		Balochistan		
2.	Mr. Nazir Ahmed		N.W.F.P.	22-08-1989 onwards	
5.	**Medical Officer, Makkah Mukarramah**	18			
1.	Maj. Dr. Abdul Hayee		N.W.F.P.	12-12-1983 to 10-08-1989	
2.	Dr. Shamim Hashim Khan		Punjab	22-08-1989 to 10-06-1991	Vacant
				11-06-1991 onwards	
6.	**Medical Officer, Madina Munawwarah**	18			
1.	Dr. Ashraf Hasan		N.W.F.P.	17-2-1984 to 21-09-1988	Vacant
				22-08-1988 to 23-08-1989	
2.	Dr. Wahid Bakhsh Shaikh		Sindh	24-08-1989 to onwards	

Sl. No.	Name and designation	B.P.S.	Place of Domicile	Period of stay From		To	Remarks
7.	**Coordination Officer, Jeddah**	17					
				1-1-1987	to	27-04-1987	Vacant
1.	Mr. Ahmed Imam Shafaq Hashmi		Punjab	28-04-1987	to	31-08-1989	
2.	Mr. Baharullah Hazarvi		N.W.F.P.	01-09-1989	to	27-08-1990	
				28-08-1990	onwards		Post of Coordination Officer temporarily transferred from Jeddah to Islamabad.
8.	**Assistant Director, Jeddah**	17					
				01-01-1987	to	24-04-1987	Vacant
1.	Mr. Farogh Aftab Zaidi		Punjab	25-04-1987	to	02-12-1990	
				03-12-1990	to	27-08-1991	Vacant
2.	Mr. Aftab Ahmed Katri		Sindh	28-08-1991	onwards		

190. ***Mr. Shahzad Gul :** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the time by which natural gas to the vicinities of Jehangira, akora, Nowshera, Pabbi, Risalpur and Rashakai will be supplied ?

Ch. Nisar Ali Khan : Gas distribution system already exists in Jehangira, Akora, Nowshera, Pabbi and Risalpur. There is no plan yet to extend it to Rashakai.

191. ***Raja Muhammad Afzal Khan :** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state :

(a) whether it is a fact that the Government has approved many residential schemes for Government employees, if so.

(b) whether the Government has secured foreign assistance for the above purpose ?

Syed Tariq Mahmood : (a) Yes.

(b) No.

192. ***Raja Muhammad Afzal Khan :** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state :

(a) whether it is a fact that some additional items have been installed in some of the category IV houses in I-8 Sector this year, if so, the expenditures incurred in that behalf ; and

(b) the time by which additional items will be installed in the remain in houses ; and

(c) whether it is a further a fact that the contractor has received the final payment of the said work ?

Syed Tariq Mahmood : (a) Yes.

An expenditure of Rs. 23,93,538 has been incurred on the provision of additional items.

(b) The additional items have already been provided in all the Cat-IV houses in I-8 Sector.

(c) Yes.

193. ***Raja Muhammad Afzal Khan :** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state :

(a) the time by which the Government will hand-over the houses allotted on ownership basis in the first phase to the allottees; and

(b) whether the Government intends to get official accommodations vacated from Government employees who have been allotted houses on onwership rights, even though possession of such houses has not been given to them within the period specified by the Housing Foundation?

Syed Tariq Mahmood : (a) The houses allotted in Phase-I of the Scheme are scheduled to be hand-over to the allottees by the end of September, 1992. While some of these houses would be available for handing over even earlier, the completion of a few houses is likely to be delayed till December, 1992, except about 200 houses whose plots have not yet been handed over by the CDA due to dispute with the affectees.

(b) If an allottee has retired from Government service and has availed of the maximum period of retention permissible under Pakistan Allocation Rules, 1971, the Government may get the official residential accommodation vacated as per rules. However, extension to the retention of the houses is considered on merits on case to case basis in accordance with the Rules.

194. ***Mir. Abdul Jabbar :** Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that no meeting of the Indus River Authority has been held so, far, if so, its reasons ?

Jam Muhammad Yousaf : Yes, no meeting has been held. The Authority has as yet not been constituted. The proposal for appointment of members of the Authority has been submitted to the Prime Minister for approval.

195. ***Akhunzada Bahrawar Saeed :** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state whether geographical survey of Malakand Division particularly Dir and Swat

Districts has been carried out to detect the presence of minerals in these areas if so, its details ?

Ch. Nisar Ali Khan : Yes, the following minerals of economic significance have been discovered :

1. Chromite near Dargai.
2. Emerald near Mingora and Nawan Killi.
3. China Clay near Shah Dheri.
4. Chromite near Basham.
5. Lead and Zinc near Bisham.
6. Nepheline Syenite near Koga.

196. ***Mian Alam Ali Laleka :** Will the Minister for Water and Power be pleased to state the time by which village Andra Maira, Dakhli Kiala, Tehsil and District Abbottabad, will be electrified ?

Jam Muhammad Yousaf : Andra Maira is a mohallah of Village Kayala, Tehsil and District Abbottabad which has already been electrified.

197. ***Syed Abdullah Shah :** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state whether total production of Gas and 65% of Oil is produced in Sindh and Balochistan ?

Ch. Nisar Ali Khan : No.

198. ***Syed Abdullah Shah :** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state :

(a) whether it is a fact that Brig. (Retd.) Ghulam Rasool has been employed on contract basis in the Oil and Gas Corporation of Pakistan, inspite of ban on fresh appointments :

(b) whether it is also a fact that the said officer is envolved in the Lahore runway scandel and is on bail : and

(c) whether it is further a fact that the officer is being given extension ?

Ch. Nisar Ali Khan : (a) Yes. He was employed by the OGDC on 22nd July, 1989 when there was no ban on recruitment.

(b) To the extent that he was called by the enquiry committee like some other officers of OGDC and was interrogated.

He did obtain bail before arrest to the basis of a press report at the end of June, 1991 for 3 weeks.

(c) Because of useful services rendered his contract has been extended from time to time. His present contract expires on 21 July, 1992.

199. ***Syed Abdullah Shah :** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to provide natural gas to village Paria, Tehsil Khairpur Nathan Shah, district Dadu ?

Ch. Nisar Ali Khan : No.

200. ***Syed Ishtiaq Azhar :** Will the Minister for Culture and Sports be pleased to state the legal and constitutional status of the Quaid-e-Azam Academy ?

Sheikh Rashid Ahmad : In consequence of a decision taken by the National Committee and the Executive Committee for the Birth Centenary Celebrations of Quaid-i-Azam Muhammad Ali Jinnah, the Federal Government had establishment Quaid-i-Azam Academy as an autonomous body under the Ministry of Education through a Government Resolution in January, 1976.

201. ***Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir :** Will the Minister for Environment and Urban Affairs be pleased to state ;

(a) Whether a legal action could be initiated against owner of a vehicle emitting smoke and polluting the environment ; and if not;

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to enact law on this subject ?

Mr. Anwar Saifullah Khan: (a) Yes. Under the Provision of Rule 163 of the Pakistan Motor Vehicle Rules 1969, and Section 112 of Motor Vehicle Ordinance, 1965 legal action can be initiated against the owner of Vehicle emitting smoke and polluting the

environment. The relevant rules are reproduced below :

Rule-163

Emission of smoke vapour of grease.–(1) Every motor vehicle shall be so constructed, shall be maintained in such condition, and shall be so driven and used that there shall not be emitted therefrom any smoke visible vapour, grit, sparks, ashes, cinders, or oily substance the emission of which could be prevented or avoided by the taking of reasonable steps or the exercise of reasonable care or the omission of which might cause damage or annoyance to other persons or property or endangere the safety of any other users of the road.

(2) Every motor vehicle using solid fuel shall be fitted with as efficient appliance for the purpose of preventing the emission of sparks or grit and also with a tray or shield to prevent ashes and cinders from falling of the road.

Section 112

General provision for punishment of offences not Otherwise provided for.–Whoever contravenes any provision of this Ordinance or of any rules made there under shall, if no other penalty is provided for the offence under this Ordinance, be punished with fine which may extend to one hundred rupees and if having been previously convicted of such an offence, shall again be guilty of an offence punishable under this section shall be subject for every such subsequent offence to fine which may extend to five hundred rupees.

Commentary

The order of court imposing fine but no sentence in default of payment contravenes provisions of section 67 PPC-4.

A Magistrate cannot take cognizance of an offence under section 112 without complaint or report made by Police to Magistrate."

(b) No.

202. ***Mr. Fida Mohammad Khan :** Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that

transfarmer installed in village Injoter, Tehsil and District Sialkot is defective, if so, the time by which it will be replaced ?

Reply not received.

203. ***Khawaja Muhammad Asif :** Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that village Dabkus, Union Council Lehri, Tehsil Sohawa, District Jhelum, has been approved for electrification, if so, the time by which it will be electrified ?

Jam Muhammad Yousaf : Yes. The village feasible according to the laid down criteria and would be included in the electrification programme of 1992-93.

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین: جناب یحیٰی بختیار صاحب ذاتی وجوہات کی بنا پر لاہور تشریف لے گئے ہیں۔ انہوں نے ایوان سے آٹھ اور نو جولائی کے لئے چھٹی کی درخواست کی ہے۔ منظور ہے جی۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب علی حیدر صاحب اور جناب زاہد اختر صاحب نے ناگزیر وجوہات کی بنا پر مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ منظور ہے جی۔

(رخصت منظور کی گئی)

ADJOURNMENT MOTIONS

جناب چیئرمین: Adjournment Motion جناب طارق چوہدری صاحب اور پروفیسر خورشید احمد صاحب نمبر ۸۴ اور ۱۰۴۔ جناب طارق چوہدری صاحب۔

جناب طارق چوہدری: جناب اب یہ تحریک relevent نہیں رہی۔ کیونکہ power

loans پر عائد excise duty اب ختم ہو چکی ہے۔

جناب چیئرمین: اس کو پھر ڈراپ کر دیا جائے۔ اگلا adjournment Motion

جناب اقبال حیدر صاحب نمبر ۹۱۔

(i) *RE* : THE REPORTED RESTRICTION OF STAE BANK OF PAKISTAN ON THE INDUS BANK LTD.

on the reported restrictions imposed by State Bank of Pakistan on the Indus Bank Limited.

Syed Iqbal Haider : I humbly request that ordinary business of the House may please be adjourned to consider the following adjournment motion of public interest and of urgent nature :–

It is reported in the daily 'Business Recorder' of Karachi dated 5, 1992 that the State Bank of Pakistan imposed restrictions on the business of Indus Bank Limited, yesterday, following the disputed and allegedly illegal appointment of Ghulam Farid Abbasi as Chief Executive, in the wake of the fued between sponsoring directors.

Indus Bank has been established as a public company only few months ago in November, 1991, by the private sector on the basis of the permission granted by the Government of Pakistan. Thousands of citizens have subscribed to the share of Indus Bank and deposited millions of rupees in this Bank.

It is shocking that the Government of Pakistan has given permission to such persons in private sector who could not manage the Bank in an honest, efficient and lawful manner and they resorted to such illegal and immoral acts that resulted on the one hand in imposition of the restriction by the State Bank and on the other shaken confidence of the people in the schedule Banks owned or controlled by the Private Sector, and interest of the thousands of citizens of Pakistan who are share-holders and depositor of this bank has been put in jeopardy.

The above motion raises an important issue of public interest and of urgent nature and deserves to be admitted and discussed in the House. Thank you.

Mr. Chairman : Is it being opposed ?

Mr. Sartaj Aziz : Opposed.

Mr. Chairman : Please tell the House how it is admissible ?

Syed Iqbal Haider : Sir, the basic details and the undisputed facts that within five/six moths of its commencement of business, Indus Bank, owned by private sector is in such manner.... Sir, it is a question of the credibility of the banking institutions. The reason I have raised this issue that I want to preserve the banking system and to ensure that the peoples confidence is maintained otherwise the whole economy will collapse but unscruplus people are being given permission who indulged in all sorts of forging.

Mr. Chairman : You are talking about the general things, please come its admissibility.

Syed Iqbal Haider : Right Sir, In this Bank unscruplus people have been given permission who indulged in forging signatures of all the Directors and fabricated a resolution dismissing the old Chief Executive and appointing a new Chief Executive in violation of law without even seeking permission of the State Bank of Pakistan prior to the appointment of a new Chief Executive and I have given the name of new Chief Executive whom they are branding as Acting Chief Executive. Sir, the issue is that if such people are allowed to run a bank then it will only end up like a cooperative society and financing companies in which lacs of people of Pakistan have been defrauded and all I want that enquiry should be held into affairs of this Bank and strict action should be taken. These people should be black listed for ever from owning any financial institution of any kind.

Mr. Chairman : Minister for Finance.

جناب سرتاج عزیز: جناب چیئرمین Rules کے مطابق یہ adjournment motion تو نہیں بنتا لیکن میں factual position بتا دیتا ہوں۔ اس کے بعد پھر معزز ممبر شاید اس کو press نہ کریں We should be careful and our criteria for establishing commercial bank is very well laid out and the State Bank follows it

very scrupulously, they make details enquiries about each and every nominated director. There are rules providing for the acceptance and out of a large number of applications a high powered committee scrutinized and selected in our view the most eligible groups. In this case the problem arose because there was a tussle between two groups of the sponsoring directors. There were as happens in our country quite often having sponsored a project in terms of the sharing of control or sharing of appointments or whatever, there was a tussle between two groups and one of appointed another person as Chief Executive and the matter went to the court. Now this thing happened in May and that is exactly the strength of our system that within 24 hours of the issue arising, the State Bank moved to protect the interest of the depositors and the confidence of the public in the Banking sector and imposed immediate restrictions on the withdrawl of deposit, creation of any further assests and liabilities as well as restriction on expenditure. These restrictions they were only allowed to make payment to 100,000 or 70% of the entire deposit of each depositor. They were also allowed to pay salaries to the staff as per term of their appointment and utility charges and no other expenditure. In the meantime one group of the sponsoring directors have indicated their agreement to sell their shares and have accordingly applied to the government for permission to sell their share. The case regarding approval of the new sponsoring directors is now lying with the federal government and on the application from the bank, new Chief Executive has also been approved by the State Bank on 30th June. After this issue was sorted out the restriction on the acception of first deposit from general public have been withdrawn w.e.f. 1st July. Now I will like to point out to the honourable members that in these matters, even in the western countries where the banking system is well established, there are problems between different classes or share-holders or groups. In our case the system is now beginning and we are following as he himself emphasized because we are as much interested perhaps if not more in the growth of a healthy banking sector as I have explained earlier. By raising these issues in this manner I don't think that objective is promoted because even if there is something or not that be according to normal procedure but a debate does reflect on the reputation of an institution, if something is found against the institution we have rules and regulations to follow that. So, I hope that we will accept this explanation and not insist on it. Thank you.

Syed Iqbal Haider : Sir, my point is only in aid of strengthening the banking institutions. My complaint is that the person who indulges in the forged dessolution of the Board of Directors cannot be allowed to continue.

Mr. Chairman : It appears that the matter has gone to the High Court, is that correct ?

Syed Iqbal Haider : No, no. It was not in the High Court, it was before the District Court. It may have gone to the High Court in appeal in terms of Stay Order, etc. The better persons on the Board of Directors had no option but to withdraw from the bank that is why they have agreed to sell. But the Bank is being left in the hands of the same crooked people who indulged in the foregery that is my complaint. Sir, as a custodian of the funds and public money. how can you allow such persons to run a bank if you are genuinely interested in maintaining the integrity of the banking institutions because that investigation may be carried out and I assure the Finance Minister that my object is not to defame and malign the institutions but my object is to save the instructions from crooked inscrupulous people, so, please take action against such people.

Mr. Sartaj Aziz : We are saying that we have the powers to take whatever action is necessary, by making such statements they are not helping banking sector, I am sorry.

Syed Iqbal Haider : You have withdrawn all the restrictions.

(interruptions)

Mr. Sartaj Aziz : For a member to pass a judgement whether or not so and so to be the head of a bank or a Director of a bank, is not in order.

Mr. Chairman : Quite right.

(interruption)

Mr. Sartaj Aziz : We are investigating, I made that statement.

Syed Iqbal Haider : Sir, you have withdrawn all the restrictions. How would you investigate as you have given them further liberty....

Mr. Chairman : That is a separate thing.

The point is that if there is any complaint you bring it to the notice of the Government and they are saying that they are willing to investigate into that matter.

سیّد اقبال حیدر: جناب جن لوگوں نے چار مہینے کے اندر۔

جناب چیئرمین: وہ تو میرٹ کی بات ہے۔ پتہ نہیں وہ چار مہینے ہے یا نہیں ہے۔ تو Disputed چیز ہو گئی۔

سیّد اقبال حیدر: چھ ماہ میں انہوں نے اس ادارے کا ستیاناس کر دیا۔

جناب چیئرمین: دیکھیں complaint تو complaint ہوتی ہے اب وہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی complaint ہے تو لائیں۔ وہ تفتیش کریں گے۔

سیّد اقبال حیدر: اتنی بڑی complaint آئی ہے اس پر انہوں نے تمام پابندیاں واپس لے لیں۔

جناب چیئرمین: وہ تو انہوں نے فیصلہ کیا۔

(مداخلت)

سیّد اقبال حیدر: اب میں یہی کہوں گا کہ بھینس کے آگے بین بجانے سے کیا فائدہ۔

Mr. Chairman : So, in the lights of the statement, you (Syed Iqbal Haider) don't press it.

Syed Iqbal Haider : No, I do press it.

Mr. Chairman : You do press it, well.

In the light of the statement made by the honourable Minister that the investigations are being carried out and as a result of the investigations certain action has been taken. So, this is ruled out of order.

Syed Abbas Shah on point of order.

Syed Abbas Shah : Mr. Chairman, I draw your attention to the daily Muslim of Tuesday, July 7. Sir, there is an article which is written Help Mr. President. Since the names of the Senators are not written but they are parliamentarians, I don't move it as a Privilege Motion on my behalf but I must read and this scrupulous person who is named as Pakistani, Lahore. He writes :

> "I am an oversea Pakistani banker and right now on vacation in my country."

Then he writes :

> "Terminate all those petty prerogatives of MNAs and MPAs which inspire illiterates, criminals, Jagirdars and Vaderas to become an MNA and MPA. For Example, sanctioning of gun licences telephone connections, loans, etc., to avail the pleasure of being a super citizen, non-serious, ignorant, undeserving and incompetent persons became law-makers, in Assembly, they squabble for their privileges or they dove or sworn around the Ministers. Sir, this newspaper should not have allowed to publish things like that.

<u>جناب چیئرمین صاحب</u>: آپ باقاعدہ اس کو move کر دیں تو میں اس کو دیکھ لیتا ہوں۔

Syed Abass Shah : Sir, Senators are not named but as a parliamentarian I bring it to your notice that such inscrupulous persons should be discouraged not to print these things because parliamentarians are the most honourable persons, they are being voted by the majority of the country's people, by the literates and illiterates everybody and they represent the country. It is straightaway abusing this country. This person must be an agent of some outsider because for working in the other country he is defacing the democracy in this country.

Mr. Chairman : Please give it to me. Let me see what I can do?

Next Adjournment Motion No. 105 by M/s. Syed Iqbal Haider and Syed Abdullah Shah.

Syed Iqbal Haider : Thank you, Sir.

I, or rather we hereby give notice of our intention to move that the business of the Senate be adjourned to discuss the matter of general public importance, namely :

(ii) *RE* : THE ALLEGED VIOLATION OF RULES BY THE MCB CHIEF

"It has been reported in daily "Frontier Post", dated 8th June, 1992 that Mian Muhammad Mansha of MCB has been issued Rs. 320 million as loan by National Bank in what is paid to constitute an irregular transaction, against the MCB as sets worth Rs. 30 million which have been pledged as colateral. This is a clear violation by the MCB Chief of the set rules made by State Bank of Pakistan which needs immediate discussion in this august House."

Mr. Chairman : Is it being opposed ?

Mr. Sartaj Aziz : Opposed.

Mr. Chairman : It is being opposed. Explain, please.

Syed Iqbal Haider : Sir, the basic principle is that–

1. banks cannot buy banks. The reason for this loan received by them is to buy another bank;

2. when the assets of a bank are of 30 million or of any individual......

Mr. Chairman : Syed Abdullah Shah you may please move it or support it also.

Syed Abdullah Shah : I support this motion.

Syed Abbas Shah : Mr. Chairman, Sir, I may be allowed to

move my privilege motion just now.

جناب چیئرمین: نہیں۔ باقاعدہ اس کو لکھ کر move کر دیں۔

سیّد عباس شاہ: جی لکھ کر move کر رہا ہوں۔

Syed Iqbal Haider : As admittedly the assets in any case one bank cannot purchase a bank, every attempt is being made to promote monopoly capitalism in this country and only 4-5 groups of people are being given all the units which are being privatised.

(interruption)

Syed Iqbal Haider : For these purposes, the Nationalized Banks are helping the other banks to buy further assets and units. In the first place,debt transaction is in violation of the rules. In the second place, for assets of 30 million you cannot give loan of Rs. 322 million and this is insecure, and the funds and the feasibility of the nationalised banks is put into jeopardy as simple as that, Sir.

Sir, this is a very serious issue and I would request that this motion may be admitted and thoroughly investigated.

Mr. Sartaj Aziz : Mr. Chairman, the motion is based on inaccurate facts and totally hypothetical suppositions.

First of all, the loan amount is Rs. 200 million and it is not 300. Secondly, the mortgage of the assets of the company against which the loan is given is 324.9 million. This was nothing to do with Mr. Mansha. It was given for a textile weaving mill of which he is one of the Directors and the unit was sanctioned in 1989 long before MCB issue arose. It was for setting up a Textile Mill which is the normal function of any bank. It is not the exclusive charge on the factory itself. The debt equity ratio is 60 : 40 which is as favourable as can be. The registration of the charge is also there. All the rules have been followed to provide a loan for a normal project. Now to insinuate motives and to bring up all the privatisation policies it is totally wrong. In fact, these kind of lending are based on the merit of the project, is one of our main agreements. It is, in their times, when all the loans were given mainly on political criteria and they come up with these kind of Adjournment Motions.

Syed Iqbal Haider : Sir, the honourable Finance Minister had admitted that the loan has been given for the purchase of a textile mill and the honourable Minister has also stated that it is a normal banking practice for the banks to purchase textile mills, I beg to differ.

Mr. Chairman : No, no. To give loans for the purchase of Textile Mills.....

Mr. Chairman : Next is Iqbal Haider and Abdullah Shah no. 115 about the National Flag.

Syed Abdullah Shah : Sir I had moved that adjournment motion Yesterday and it was deferred for today.

Mr. Chairman : 115 ?

Syed Abdullah Shah : No, no, I am sorry.

(interruptions)

Ch. Amir Hussain : The deferred one was of Bashir Bilour, Minister C&W Frontier. So I want to give statement on that Sir.

(interruption)

جناب چیئرمین: اس پر آپ بیان دے دیں۔

چوہدری امیر حسین: جناب والا جس دن یہ بیان daily "Frontier Post" میں آیا
اگلے ہی دن اس کی تردید آ گئی اور وہ تردید یہاں میرے پاس موجود ہے Bilour
contrdicts press report. انہوں نے categorically کہا ہے کہ میں نے اس قسم کی
کوئی statement نہیں دی اور یہ تمام mis report ہوا ہے In view of statement
and contradiction میں کال کا جو ۴۲۱ صفحہ ہے اس پر انحصار کرتے ہوئے کہتا ہوں کہ
motion کو Out of order کیا جائے یا وہ press نہ کریں۔

جناب چیئرمین: شاہ صاحب کیا آپ press کریں گے؟

Syed Abdullah Shah : Sir I will just say few sentences. It is good that his statement has been denied by the honourable Minister but I think Sir that the press should be little more careful to publish such a statement because they are very serious. An allegation made against sitting Minister that he is trying to see that Frontier Province can succeed. Already people are making allegations against a Peer. So this is very serious.

چوہدری امیر حسین: اس پر تو مجھے کوئی اعتراض نہیں پریس کو اپنی ذمہ داری کا احساس کرنا چاہیئے۔

Syed Abbas Shah : Sir in my opinion it is a very serious thing, if the press has written a wrong statement beacuse it is against the integrity and the salidority of the country, and of the federation. So such statement I mean should be admitted because either if the Minister has denied, action should be taken against the newspaper.

Syed Iqbal Haider : Sir they have denied only partly. I would draw your kind attention to the para of the same press clipping and that fact has not been denied....

سید اقبال حیدر: خدا خدا کر کے تو دہشت گردی کے خلاف مہم شروع ہوئی اور ایم کیو ایم کی اذیت گاہیں کھلیں۔ ادھر اے این پی کے ذمہ دار رہنما کیا فرماتے ہیں وہ ذرا پڑھنے کے لائق ہے

Both Bashir Bilour and Begum Nasim Wali Khan stressed the need for reorganizing their party like MQM in Karachi and Urban Sindh. What are they trying to say ? Are they trying.

(*interruption*)

Ch. Amir Hussain : This matter is not pending before the House.

جناب چیئر مین: یہ مسئلہ ہمارے سامنے نہیں ہے۔

سید اقبال حیدر: جناب میں نے تو آپ کے سامنے رکھا ہے یہ تو فیڈرل گورنمنٹ میں حصہ دار ہیں۔

Mr. Chairman : Anyhow in the light of the statement of the honourable Minister you are not pressing that motion. O.K. not pressed. Yes Mandokhcil Sahib.

جناب صوبیدار خان مندوخیل: جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ کل ایک بہت بڑی meeting ہوئی تھی واپڈا کے چیئرمین تھے، ممبر power تھے، ممبر water تھے اور چاروں صوبوں کے سینئر حضرات تشریف لائے تھے اور وہ میٹنگ ۵، ۶ گھنٹے جاری رہی وہ meeting جام صاحب نے بلائی تھی جام صاحب اس کی صدارت کر رہے تھے اور افسوس یہ ہے کہ اسے ٹی وی پر دکھانے کی کسی نے بھی زحمت نہیں فرمائی۔

جناب چیئرمین: فصیح اقبال صاحب سے شکایت کریں۔

Syed Fasih Iqbal Sahib should take it up.

سید فصیح اقبال: میں نے ۱۵ دن ٹی وی کو چھوڑ دیا تھا کہ دیکھیں ۱۵ دن یہ کیا کرتے ہیں پتہ چلا بغیر monitoring کے اور بغیر ڈنڈے کے یہ کام نہیں کریں گے اب جناب ایم ڈی صاحب کو میں درخواست کروں گا کہ پارلیمنٹ میں آپ کی پوری monitoring ہو رہی ہے اگر آپ نے کسی Parliamentary کمیٹی کی خبر نہ دی یا House کی خبر نہ دی تو میں یہ چیز اب House میں پیش کروں گا۔ میں ان سے کہہ کہہ کر تھک گیا ہوں۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل: جناب پتہ چلتا ہے کہ فصیح صاحب کا ڈنڈا ذرا کمزور ہے۔ ہم ان کی مدد کرنے کو تیار ہیں۔

سید فصیح اقبال: میں نے ڈنڈا چلایا نہیں ہے اب ڈنڈا چلاؤں گا تو معلوم ہو جائے گا۔

حافظ حسین احمد: جناب چیئرمین کل میاں عالم علی لالیکا صاحب نے وزیر صاحب کی بھینس کی بات کی تھی تو ریڈیو پر سینیٹ کے پروگرام میں ان کا انٹرویو نشر کر دیا صرف اس لئے کہ انہوں نے بھینس پالی تھی اور یہاں سی ڈی اے والوں نے اجازت نہیں دی تو میں

ان کو کہتا ہوں کہ کوئی ایسی ویسی بات وزیر کے متعلق کر دیں۔

(مداخلت)

سید فصیح اقبال: واقعی ٹی وی سے ہمیشہ یہ غلطی ہوتی ہے جب بھی حکومت کی پالیسی پر بحث ہو تو دونوں نکتہ نگاہ دینے چاہئیں حافظ حسین احمد کو بھی دینا چاہیئے تھا لالیکا صاحب ہمارے محترم ہیں ان کا بیان بھی دینا چاہیئے تھا۔

جناب چیئرمین: یہ تو بھینس کا ذکر ہو رہا ہے۔

سید فصیح اقبال: بھینس نہیں کل کی بنی گالہ کی تحریک کا ذکر ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں یہ بنی گالہ کا نہیں بھینس کا ذکر ہو رہا ہے۔

Mr. Chairman : No. 115. Iqbal Haider and Abdullah Shah Sahib.

(iii) *RE* : THE DISGRACE OF NATIONAL FLAG

Syed Abdullah Shah : Sir I hereby give notice of our intention to move that the business of the Senate be adjourned to discuss a matter of general public importance and of grave concern that some persons disgraced and damaged the National Flag on Monday the 15th June at Quetta Airport on the eve of the arrival of Nawab Khairbukhsh, Murree. This mischievious action has proved the failure of the security measures taken by the agencies concerned and has shocked the nation. It is therefore requested that the matter may kindly be discussed in this August House forth with.

Mr. Chairman : Yes Minister Sahib.

Syed Abdullah Shah : Sir is he opposing ?

چوہدری امیر حسین: یہ واقعی قابل مذمت ہے اور حکومت بھی اس کی مذمت کرتی ہے اور اس کا نوٹس لیا گیا اور بلوچستان کی صوبائی حکومت نے ایک پرچہ درج کیا اور اس کی

تفتیش کی پانچ آدمی identify ہوئے انکو گرفتار کیا گیا اور ابھی تک ان کی ضمانت نہیں ہوئی تو اس لئے میں یہ کہتا ہوں کہ معاملہ under investigation ہے under enquiry ہے تو اس بناء پر میں کہتا ہوں کہ ہماری اپنی chair کی بھی رولنگ ہے دوسری بھی ہے یعنی حکومت نے اس کا seriously notice لیا ہے یہ تحریک التوا کا مقصد توجہ دلانا ہوتا ہے تو اس لئے میں یہ کہتا ہوں کہ حکومت نے already اس کا notice لیا ہے serious notice لیا ہے پرچہ درج کر کے لوگوں کو گرفتار کیا ہے bail ابھی تک نہیں ہوئی انکوائری ہو رہی ہے پانچ آدمی identify ہو گئے ہیں اور ابھی تک چالان مکمل کر کے عدالت میں بھیجا جائے گا باقی آدمیوں کے لئے تفتیش جاری ہے اس لئے میں کہتا ہوں کہ چوں کہ Government already on it ہے اس کو پریس نہ کیا جائے گورنمنٹ کے نوٹس میں ہے۔

Syed Abdullah Shah : Sir I am grateful to the Honourable Minister that the Government has taken a note of it. But I will make a request without pressing the motion that some preventive measures have to be taken because this is not the first incident. It has happened before also in other parts of Pakistan and this is a very serious case particularly when this happens at place like airport where there are agencies of every kind provincial as well as federal agencies. so they must take proper steps so that this sort of thing is not repeated. I do not press the motion.

<u>چوہدری امیر حسین</u>: جناب عالی گزارش یہ ہے کہ اس کے لئے پہلے ہی قومی اسمبلی سے قانون پاس ہو چکا ہے اس کی سزا ابھی مقرر کی جا رہی ہے اور اس کو implement کیا جا رہا ہے اور چونکہ اس وقت خیر بخش مری نے آنا تھا بہت سے لوگ استقبال کے لئے جمع تھے پرواز لیٹ ہو گئی۔ پھر وہاں جہاز اتر نہ سکا۔ کچھ لوگ چھت پر چڑھ گئے اور انہوں نے جھنڈے کو گرایا کچھ سکیورٹی سٹاف سے بھی بد تمیزی کی تو یہ ھنگامہ ہو گیا بہر حال ان کے

جو جذبات ہیں ان کا ہمیں احترام ہے۔ ہم سب پاکستانی ہیں جھنڈے کا ہم سب احترام کرتے ہیں اور حکومت اس کا seriously notice لے رہی ہے۔

Mr. Chairman : Thank you. Not pressed.

Mr. Muhammad Tariq Chaudhry : Point of order.

Mr. Chairman : Yes point of order.

جناب محمد طارق چوہدری: جناب چیئرمین میں آپ سے ایک گزراش کرنا چاہتا ہوں کہ سینیٹ میں چاروں صوبوں کی برابر نمائندگی ہوتی ہے تاکہ وہ ہر صوبے کے مفاد کا تحفظ کرے۔ آپ کو یاد ہو گا کہ آج سے کچھ عرصہ پہلے ہمارے چیئرمین سینٹ جو آج کل ہمارے president ہیں انہوں نے Sindh situation پر ایک کمیٹی تشکیل دی تھی تاکہ سندھ کے واقعات اور جو خراب حالات ہیں اس پر سیر حاصل digging کی جا سکے اور حقائق معلوم کئے جائیں آج پھر سندھ میں ایک خاص طرح کی صورت حال ہے اور اب سندھ کا امن و امان براہ راست مرکزی حکومت کی تحویل میں دے دیا گیا ہے اور electronic media پر پاکستان کے عوام کا سرے سے کوئی اعتماد ہی نہیں ہے اور print media میں ویزہ زیادہ چھپ رہے ہیں خبریں کم آ رہی ہیں۔ کراچی کا نقطہ نظر کراچی کے print media میں اور ہے اسلام آباد کا اور اس طرح پورے ملک میں ایک ابہام اور confusion کی صورت حال پیدا ہو چکی ہے حقائق منظر عام پر نہیں آ رہے ہیں۔ ہم نے بھی یہاں بیٹھ کر کافی طویل بحث کی ہے لیکن ہماری جو بحث ہے وہ بھی آدھی اور ٹکڑوں میں بٹی ہوئی معلومات پر مشتمل ہے لہذا میں اس کی روشنی میں آپ سے درخواست کرنا چاہتا ہوں اگر سینٹ کی ایک کمیٹی تشکیل دے دی جائے جو وہاں جا کر حالات کو study کرے مثلاً اب یہ ایک تاثر ہے کہ ساری کارروائی کراچی شہر میں ہو رہی ہے اور Interior Sind

کو جہاں حقیقت میں ڈاکو اور دہشت گرد ہیں نظر انداز کر دیا گیا ہے ابھی میں وہاں گیا ہوں تو واقعہ یہ ہے کہ جس دن سے یہ کارروائی شروع ہوئی کم از کم دس ڈاکو روزانہ ضرور مارے جا رہے ہیں اسی طرح ایک بہت بڑے ظلم کی داستان کا قصہ تو وہاں اگر پتہ چلا کہ جس جماعت کے بارے میں کہا جا رہا ہے اس کا ایک بھی لیڈر ابھی تک گرفتار نہیں کیا گیا۔ اس طرح ایک عجیب و غریب صورت حال ہے کہ عقوبت خانے ہیں یا ہیلتھ کلب ہیں یہ ایک ابہام ہے اور پوری قوم میں ایک اضطراب بھی پایا جاتا ہے اگر آپ ایک چھوٹی سی کمیٹی تشکیل دیں جو دو تین دن کے لئے وہاں جائے اس کا ایک فائدہ یہ ہوگا کہ کم از کم وہ خود بھی حالات جان سکیں گے اور ایک check سا بھی ہو جائے۔ یہ میری ایک درخواست ہے۔

جناب چیئرمین: میں اس طرح کروں گا کہ جو لیڈر ہیں اور ممبران ہیں ان سے مشورہ کر کے آپ کو بتاؤں گا۔

(interruptions)

I will look into this. Now the time for adjournment motion is over.

(interruptions)

تو میں cross section سے مشورہ کر کے آ کو بتاؤں گا۔

سید مزمل حسین شاہ: اس کے لئے ایک کمیٹی کو موجود میں لانا اور سندھ کے حالات کو دیکھنا انتہائی ضروری ہے اس ہاؤس کی یہ ذمہ داری ہے۔

جناب چیئرمین: محمد علی خان صاحب آپ ذرا سیشن کے بعد مجھے دفتر میں مل لیں۔ طارق چوہدری صاحب، اعجاز جتوئی صاحب، عبداللہ شاہ صاحب دو تین آدمی مجھ سے مل لیں۔ Let me discuss the situation.

سید عباس شاہ: میرا privilege motion ہے۔

جناب چیئرمین: privilege motion کانوٹس دے دیا ہے۔ آج تو take up نہیں ہو گا۔ آپ اس میں کسی اور کو شامل کر لیں۔

سید عباس شاہ: Sir دو منٹ لگیں گے۔

جناب چیئرمین: نہیں۔اس طرح کریں۔ آپ اس میں کسی اور کو بھی شامل کر لیں جو آپ کے behalf پر کل move کر دے۔ تاکہ ان کو نوٹس بھی مل جائے اور بھی دیکھ لوں۔ admissibility بھی دیکھ لیں۔

سید عباس شاہ : کل میں ایبٹ آباد جا رہا تھا۔

جناب چیئرمین: ایسا کریں کہ کس کو شامل کر لیں۔ ملک فرید اللہ کو شامل کر لیں وہ آپ کے behalf پر کل move کر دیں۔

Syed Abdullah Shah : Sir I have given one adjournment motion today but because the house will be prorogued tomorrow, it cannot be taken up. With your permission I can draw the attention of the Ministers by saying only one sentence so that they may take note of it. Sir the Secretary Irrigation Power Sindh Government in his press conference has said that for the authority established under the Indus River Water Authority, the Sindh Government recommended the name of one Engineer on the body. The proposal was rejected by the Prime Minister. The Government has again sent the same name, so still the name has not been accepted. The result is that the authority is not in function. So this is Sir clear cut case of the violation of the principle of Provincial Autonomy. He is a retired Chief Engineer and therefore I will request them.

Mr. Chairman : Right noted. Time for adjournment motion is over. Next we come to legislative business. Item No. 3 Minister for Education will you move ? Please move.

Ch. Asad-ur-Rehman : Sir I beg to move :

"that the Bill further to amend the Copy right Ordinance 1962, the Copy right Amendment Bill 1992, as passed by the National

Assembly, be taken into consideration.

Syed Iqbal Haider : Oppose.

Yes is it being opposed ? This is.....

The Amendment in copy right Ordinance, 1962.

Mr. Chairman : It has been moved by Ch. Asad-ur-Rehman, Minister of State for Parliamentary Affairs :

The amentment in Copy right Ordinance, 1962.

"that the Bill further to amend the Copy "Right Ordinance 1962, the Copy Right Amendment Bill 1992, as passed by the National Assembly, be taken into consideration."

جناب چیئرمین: ہے کیا فرمائیے۔ بریف سٹیٹ منٹ۔

چوہدری اسد الرحمٰن : جناب چیئرمین copy right کے متعلق جو قوانین ہیں یہ ۱۹۶۲ء میں پاس ہوا اس وقت سے لیکر اب تک اس معاملے میں جو ٹیکنالوجی ہے اس میں بہت زیادہ improvement ہو گئی بہت سی نئی ٹیکنالوجی آ گئی جس کی وجہ سے یہ آرڈیننس relevant نہیں رہا اور جو مسائل ہیں ان کو قابو کرنے کے لئے اور اس کے تحت جو غلط کام ہو رہے تھے انہیں روکنے کے لئے یہ قانون بالکل ہی ناکافی تھا مثال کے طور پر جو پرنٹنڈ words ہیں sound recordings ہیں cinematographs ان کے سلسلے میں چوری اس ملک میں چوری اتنی عام ہو گئی کہ اس کے لئے نیا قانون بنانا بڑا ضروری ہو گیا تھا۔ جن لوگوں کے intellectual work تھے ان کو royalty نہیں مل رہی تھی اور گورنمنٹ کو اس سلسلے میں ٹیکس نہیں مل رہے تھے غیر شائستہ اور uncertified ویڈیو فلموں کی بہتات ہو گئی اور سارا معاشرہ یہ کہنے لگا کہ اس سلسلے میں کنٹرول ہونا چاہیئے اس کے لئے اس ایکٹ میں جو definitions ہیں ان کو upto date کیا گیا ہے اور بہت سے نئے معاملات کو قابو

کرنے کیلئے سارا قانون بنایا گیا ہے یہ انتہائی ضروری قانون ہے۔ نیشنل اسمبلی کی سٹینڈنگ کمیٹی میں بھی اس پر بحث ہوئی ہے اور اس کے بعد نیشنل اسمبلی نے اس قانون کو پاس کیا ہے تو میں گزارش کروں گا کہ اس قانون کو فوری طور پر پاس کیا جائے۔

جناب چیئرمین: اقبال حیدر صاحب آپ کی اس پر امنڈمنٹ ہے۔ اچھا یہ بتائیں اگلا قانون جو ہے وہ قدرے آسان ہے اس کو پہلے کر لیں۔

سید اقبال حیدر : اس کو پہلے کر لیں تا کہ ایک پاس ہو جائے۔

جناب چیئرمین: اس میں کچھ نہیں ہے۔

سید اقبال حیدر : اس میں کچھ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں پہلے اس کو لے لیتے ہیں یہ معاملہ ذرا لمبا لگتا ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب یہ آئٹم نمبر ۵ penal code کا بہت اہم معاملہ ہے اس کو سمجھنے اور study کرنے کا کافی مسئلہ ہے۔ اور ہم تو اس کے لئے ٹائم مانگیں گے۔

جناب چیئرمین: اس میں یہ ہے کہ پہلے صرف death تھی اب انہوں نے کہا ہے کہ of life بھی ہونی چاہیئے۔

چوہدری عبدالغفور : اس کی definition change نہیں ہوئی وہ already موجود ہے۔

جناب چیئرمین: اس کو پہلے لے لیں مندوخیل صاحب اس میں صرف یہ change آرہا ہے۔ Alternative سزا دی جارہی ہے۔ murder میں بھی ہوتی ہے death یا imprisonment for life اس طرح کیا جارہا ہے۔

چوہدری عبدالغفور : اس کو پہلے لے لیں اگر اس پر بحث کرنی ہے لیکن اس پر بھی

بحث ہو چکی ہے اس میں طے یہ ہوا ہے جس جگہ او بجیکشن ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں پہلے ایک لے لیں نا اگر وہ لینا ہے تو پہلے وہ ختم کر لیں پھر اس پر آ رہے ہیں۔ ٹھیک ہے جی مندو خیل صاحب یہ third amendment ہے جس میں سزا جو ہے سوائے ڈیتھ کے اس کو ڈیتھ یا imprisonment for life کیا جا رہا ہے۔ یہی چیز اس میں ہے۔ اور کچھ نہیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندو خیل: مجھے یہ کاپی ملی نہیں ہے اور مجھے جو ملا ہے وہ تو بڑا۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے ذرا یہ دیکھتے ہیں۔ غفور صاحب please move item No. 5

THE AMENDMENT IN PAKISTAN PENAL CODE AND THE CODE OF CRIMINAL PROCEDURE 1898

Ch. Abdul Ghafoor : Sir I move :

"that the Bill further to amend the Pakistan Penal Code and the Code of Criminal Procedure 1898, the Criminal Law 3rd Amendment Bill, 1991 as reported by the Standing Committee be taken into consideration at once.

Mr. Chairman : It has been moved by Ch. Abdul Ghafoor, Minister for Law and Justice that the Bill further to amend the Pakistan Penal Code and the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Criminal Law (Third Amendment) Bill, 1991], as reported by the Standing Committee be taken into consideration at once.

جی بتائیں یہ کیا ہے جی۔

چوہدری عبدالغفور: Sir, میں عرض کروں کہ اس میں apprehension یہ تھی کہ شاید اس میں definition جو ہے defiling the name of the Holy Prophet (PBUH) اس میں شاید ہم رد و بدل کر رہے ہیں لیکن ایسا ہے کہ جو پہلے definition موجود ہے 295(c) میں، وہی رہے گی اس میں کوئی change نہیں آئے گی ماسوائے اس

بات کے فیڈرل شریعت کورٹ نے اس بات کو hold کیا کہ یہ جو alternative punishment ہے imprisonment for life جو ہے اس کو drop کیا جائے اور ایک ہی symbol رکھی جائے اس کی وجوہات یہ تھیں کہ جو مرتد ہے جو believer نہیں ہے جو believe نہیں کرتا ہے in the Prophet hood of Muhammad (PBUH) اس کی سزا ایک ہی ہو سکتی ہے اس کا متبادل نہیں ہو سکتا تو اس کے لئے دو چیزیں ہیں ایک PPC میں کہ اس کی سزا صرف death sentence رکھی گئی ہے اور دوسری drop کر دی گئی ہے' اس پر عمل درآمد کرنا مقصود ہے جہاں یہ اعتراض میرے فاضل دوستوں نے کیا کہ اس کی definition مزید clear ہونی چاہیئے تو میں کہتا ہوں کہ پہلے ہی PPC میں جو definition موجود ہے' اس میں کسی word کو change نہیں کیا جارہا بلکہ من وعن وہی words ہوں گے ماسوائے sentence کے اس کے متبادل جو punishment تھی اس کو drop کر دیا گیا ہے اس رولنگ کی روشنی میں۔ اور نمبر ۲ ترمیم یہ ہے کہ اس کے لئے جو death sentence کی جو 295(c) کی میں CRPC متبادل amendment ہو گی' وہ بھی اسی طریقے سے ہو گی اور اس کو death sentence لکھا جائے گا اور imprisonment for life کو drop کر دیا جائے گا اس کے علاوہ اور اس میں کوئی ترمیم نہیں کی جارہی ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ من وعن سیکشن وہ ہے صرف عدالت کے اس فیصلہ پر عمل درآمد کرنے کے لئے یہ amendment لائی جارہی ہے۔

جناب چیئرمین: راجہ محمد ظفر الحق صاحب۔

راجہ محمد ظفر الحق: جناب والا' یہ ترمیم اسٹینڈنگ کمیٹی کو بھیجی گئی وہاں اس ترمیم پر غور ہوا۔ جناب والا' کوئی آدمی بھی اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے بارے میں کوئی توہین آمیز کلمات یا کوئی اشارہ بھی کرتا ہے تو واقعتاً اس کی سزا بھی ہونی چاہیئے لیکن

کمیٹی نے یہ محسوس کیا تھااور جو ہم نے رپورٹ میں بھی دیا ہے کہ جب تک توہین رسالت کی کوئی صحیح definition نہ کی جائے اس وقت تک سزائے موت رکھنے سے بعض لوگوں کے ہاتھ میں ایسا کھلونا آجائے گا اور بہت سارے وہ لوگ وہ جو فرقہ واریت کی بنیادیں ہیں اس بناپر ایک دوسرے کے خلاف اس کا بے محابہ استعمال کریں گے اور جو پہلے ہی tension ملک میں موجود ہے اس میں یہ اضافہ کریں گے مثال کے طور پر اسی رپورٹ میں بھی جب یہ discuss کیا گیا تو یہی تھا کہ ایک شخص یہ کہتا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بشر تھے اور دوسرا کہتا ہے کہ نہیں نور تھے تو نور کہنے والا جو ہے وہ بشر کہنے والے کو کہے کہ یہ تم نے توہین کی ہے اور اس کی سزا موت ہونی چاہیئے یا کوئی یہ کہتا ہے کہ علم غیب کتنا تھا اور کتنا نہیں تھا' اس کا کیس بھی کوئی اس کے تحت فائل کر دے گا۔۔۔ یہ ایک دو مثالیں میں نے نمونے کے پر دی ہیں تو اس سے معاشرے کے اندر ایک بڑی عجیب فضا قائم ہو جائے گی پھر اگر صرف سزائے موت ہو گی تو اس کا مطلب ہے یا تو آپ اس کو سزا موت دیں یا اس سے کم تر کوئی چیز بھی نہ ہو تو اس لحاظ سے کمیٹی نے باالاتفاق یہ محسوس کیا تھا کہ اسلامی نظریاتی کونسل کو یہ معاملہ بھیجا جائے اور ان سے رائے لی جائے کہ خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور خلفائے راشدین کے زمانے میں اس قسم کے جرم کی کیا سزا ہوا کرتی تھی اور وہ کیا معاملات تھے جن کو جرم سمجھا جاتا تھا تاکہ ذہن clear ہو' perception صحیح ہو اور پھر اس کے بعد اس کو اس انتہائی سزا تک رکھا جائے۔

<u>جناب چیئرمین</u>: راجہ صاحب' اب دقت یہ ہے کہ کونسل کو بھیجنے کے لئے ہاؤس کی two fifth majority چاہیئے ہوتی ہے اور میرا خیال ہے کہ اتنے ممبران آج موجود نہیں ہیں۔

<u>راجہ محمد ظفرالحق</u>: میرے خیال میں چوہدری صاحب مجھ سے اتفاق کریں گے کہ

اس کو فوری طور پر کرنے سے۔۔۔کہ اگر یہ law پاس ہو جاتا ہے 'اس کو assent بھی مل جاتی ہے تو کل سے ایسے جھگڑے کھڑے ہو جائیں گے اور پھر اس میں دوبارہ ایک اور امنڈمنٹ کرنے کے لئے لائیں گے تو اس کو فوری طور پر pressurise کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ نے ہی کہا تھا کہ اس میں کوئی جلدی۔۔۔

چوہدری عبدالغفور: جناب چیئرمین 'معزز اراکین اس argument کی روشنی میں میری بات سنیں 'اس کے بعد اگر اتفاق نہ کریں تو۔

(*interruptions*)

تو پھر میں آپ سے اتفاق کروں گا۔ جناب چیئرمین 'جہاں تک راجہ صاحب کی بات کا تعلق ہے مجھے اس سے اتفاق ہے۔ اتفاق اس طرح ہے کہ اگر تو ہم اس law میں change کر رہے ہوں تو پھر تو واقعی اس کو بھیجنا چاہیئے کیونکہ یہ نئی چیز آ رہی ہے اور نئی چیز کے لانے میں ہمیں احتیاط برتنی چاہیئے کہ اگر جھگڑا کھڑا ہونا تھا وہ تو پہلے سے قانون موجود ہے اس میں سزائے موت بھی موجود ہے اور عمر قید بھی موجود ہے۔ یہ قانون پہلے سے بہت عرصہ سے موجود ہے۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں اس کی پہلی definition جو ہے جو already stand کرتی ہے alright, drop this bill میں کہتا ہوں کہ اگر یہ bill drop کر دیا جائے تو کیا ان کی اس رائے سے اتفاق کرتے ہوئے اس کا حل موجود ہے اس کا حل صرف یہ ہے کہ definition کو change کرنے کے لئے باقاعدہ راجہ صاحب اس ہاؤس میں اس کی amendment لائیں یا اس ہاؤس میں اسے کمیٹی کے سپرد کریں اور اس پر کام ہو جو کہ PPC already میں definition موجود ہے وہ کافی نہیں ہے اس کو دوبارہ درست کیا جائے لیکن یہ جو موجود بل ہے وہ صرف یہ ہے کہ In the Pakistan Penal code,

1860 in section 295(c) the words and comma or imprisonment for life

shall be omitted. Only this change is being affected. اس سے ان کے

استدلال کو کیا فائدہ پہنچے گا کہ اگر ہم کمیٹی میں بھیج بھی دیں تو زیادہ سے زیادہ یہ کہیں گے کہ

اس کو ڈراپ کر دیں اور اگر اس کو ڈراپ drop کر دیں تو پہلے سے موجود definition ہے

اس کو ہم change تو نہیں کر سکیں گے unless we bring a new amendment in

the law. اب جو موجودہ قانون ہے وہ جناب والا ' یہ ہے کہ unless we bring a new

amendment in the law. اب جو موجود قانون ہے وہ جناب والا ' یہ ہے کہ ' use of derogatory remarks etc. in respect of the Holy Prophit (PBUH) whoever by words either spoken or written or by visible representation or by imputation, innuendo or insinuation directly or indirectly defile the sacred name of Holy Prophit Muhammad (Peace Be Upon Him) shall be punished with death or imprisonment for life

and shall also be liable to fine. یہ قانون اب موجود ہے اس میں صرف ترمیم یہ

پیش کی جا رہی ہے کہ imprisonment for life کو drop کر دیا جائے باقی اسی کا طرح

رہے گا۔ اگر اس استدلال کو accept کرتے ہوئے۔۔۔ میں repeat کروں گا کہ یہ ہم

کس شکل میں کس طرح ان کو بھیجیں یہ قانون تو پہلے سے موجود چلا آ رہا ہے اس کا بہترین

طریقہ یہ ہے کہ راجہ صاحب ایک amendment move کریں ہم ان کا ساتھ دیں گے کہ

اس definition درست کیا جو کہ already قانون میں موجود ہے ہم نئی ترمیم اس میں

نہیں لا رہے ہیں۔ already موجود ترمیم میں اس ہاؤس میں اب ہم ترمیم نہیں کر سکتے

بغیر کسی new amendment کے اس لئے میں گزارش کروں گا کہ میں اتفاق کرتا ہوں اور

میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اگر آپ amendment لائیں تو میں concede

کروں گا کہ definition کو improve کرنا چاہیئے اور میں خود چاہوں گا کہ اگر وہ اس کو

کونسل میں بھیجنا چاہیں تو بھیج دیں۔ لیکن اس شکل میں نہیں بھیجا جا سکتا۔

جناب چیئرمین: حافظ حسین احمد صاحب' آپ کا کیا خیال ہے۔

حافظ حسین احمد: جناب والا' اس کمیٹی میں میں موجود تھا' ہم سمجھتے ہیں کہ جس طرح چوہدری غفور صاحب نے کہا' ان کے دلائل کی میں تائید کرتا ہوں اس وقت سزا کی دو شکلیں تھیں' عمر قید اور سزائے موت' اس کے متعلق ترمیم ہے وہاں بھی انہوں نے یہ بات کی تھی کہ اس کے متعلق ترمیم لائی جائے تو ہم بھی تائید کریں گے لیکن اس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے بارے میں کیچڑ اچھالنا' ظاہر ہے جتنی باتیں ہیں جو راجہ ظفر الحق صاحب فرما رہے ہیں وہ تمام چیزیں تو آئین میں کسی دفعہ کے تحت لائی جا سکتی ہیں کہ یہ یہ جو باتیں کہے گا وہ سزا کا مرتکب ہو گا۔ اس لئے توہین رسالت کے بارے میں جو فیصلہ ہو گا وہ جج کرے۔ میں اس کی تائید کرتا ہوں کہ فوری طور پر موجودہ ترمیم کو منظور کیا جائے اور باقی جو صورت حال سامنے آئے گی اس کے بارے میں راجہ صاحب سے مل کر ایک نئی ترمیم لائیں گے۔

جناب چیئرمین: جی عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اس اہم موضوع پر گزارشات کرنے کا موقع دیا۔ جناب والا! یہ بہت نازک مسئلہ ہے اور اس پر بات کرنا بھی' جیسا کہ طارق چوہدری صاحب نے ایک مثال دی اور مجھے بڑی پسند آئی' انہوں نے کہا کہ ایک شخص نے دوسرے سے پوچھا کہ آپ کہاں کے ہیں؟ اس نے جواب دیا "مدینے کا ہوں"۔ تو آخر میں اس نے کہا آپ نے گجرات کو مدینہ بنایا ہے پھر اس نے کہا کہ آپ مدینہ سے دس میل باہر نکل آئیں تو پھر بات کروں گا جناب والا! پشتو میں ایک بہت اچھی مثال ہے کہ ایک شخص نے دوسرے سے اس کا نام دریافت کیا تو ان نے کہا کہ میرا نام ہے خدا' بس خدا کا لفظ آیا تو اس نے حملہ کیا اور اس کو پکڑا کہ یہ کافر ہو گیا

تو اس نے کہا کہ ذرا مجھے چھوڑ دو کہ داد تک تو میں پہنچوں میرا نام خداداد ہے۔

جناب چیئر مین: actually ایک واقعہ ہوا تھا کہ ایک کوئی بڑے افسر تھے ان کا نام تھا خدائے نور، ٹیلیفون پر اسے پوچھا گیا کہ کون بول رہا ہے تو اس نے کہا ”میں خدا بول رہا ہوں“ ٹیلیفون کرنے والے نے کہا کہ بکواس بند کرو اور ٹیلیفون نیچے رکھ دیا۔

۔قہقہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: تو جناب والا یہ بہت نازک مسئلہ ہے ہم مسلمان ہیں اپنے آخری نبیؐ پہ ہمارا ایمان ہے۔ جناب والا قرآن شریف میں جو کچھ ،اس کے علاوہ جو ہم نے پڑھا ہے اس پر ہمارا پورا ایمان ہے لیکن یہ مسئلہ بہت نازک ہے ابھی بھی آپ دیکھ رہے ہیں جناب والا ،نام لینا مجبوری ہے وہ سپاہ صحابہ ،اب آپ نے اخبار میں پڑھا ہوگا کہ جس نے صحابہ کے بارے میں بات کی وہ کافر ہو گیا۔ دوسری طرف ہم جانتے ہیں کہ بالکل صحابہ کرام کے بارے میں اسلام کے اندر لوگ اس سے اختلاف نظر رکھتے ہیں۔ اور اس میں اپنے اپنے خیال کے مطابق بحث کرتے ہیں۔ تو اتنا نازک مسئلہ ہے کہ اس کو آپ اگر اس طرح چھیڑیں میں راجہ ظفر الحق صاحب کی کافی قدر کرتا ہوں یہ انہوں نے بڑی جرأتمندانہ بات کی ہے اور اس سے مجھے مکمل اتفاق ہے کہ اسے کچھ لوگ abuse کریں گے کہ اور یہ خطرناک ہوگا اور یہ تعریف کا مسئلہ بذات خود بڑا نازک مسئلہ ہے۔ اور اس لئے میں یہ درخواست کروں گا کہ عمر قید کی جو بات رکھی گئی ہے یہ زیادہ بہتر ہے۔ اور یہاں جو کچھ ہمارے وزیر قانون فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ منظور کریں بعد میں کمیٹی میں جائے۔ یہ تو ایسا ہے کہ جاپان میں ایک water agreement کا کیس تھا جو laps ہو رہا تھا اسی طرح ہائی وے اتھارٹی کے bill پر ہم نے رعائت دی اس کے بعد یہاں ایک procedure شروع ہو گیا ہے بس جب بھی کوئی bill آئے اسے پاس کرو بعد میں ترمیم کر لیں گے۔ تو

مجھے یہ طریقہء کار اور practice پسند نہیں ہے اور نہ صحیح ہے۔

جناب چیئرمین: بھئی اب وقت یہ ہے کہ معاملہ کمیٹی کے پاس گیا' کمیٹی نے بھی اسے نازک معاملہ قرار دیا کہا کہ اسے کونسل Council of islamic Ideology میں بھیجا جائے اور رائے لی جائے۔ دو چیزوں کا کہا کہ تعریف کیا ہونی چاہیئے اور دوسرا یہ کہ باقی خلفائے راشدین کے زمانے میں اور باقی مسلم ممالک میں اس قسم کے جو جرائم ہیں اس کی کیا سزا ہے۔ اب دقت یہ آ رہی ہے کہ آج اکثریت پوری نہیں ہے وہاں بھیجنے کے لئے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب تو پھر اس کو defer کر دیں۔

جناب چیئرمین: تو کل بھی نہ ہوئی تو پھر کیا کریں گے؟

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: تو پھر ڈیفر کر دیں گے۔

جناب چیئرمین: مولانا سمیع الحق صاحب سے سن لیں وہ کیا کہتے ہیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: ان کو بلائیں گے چونکہ اہم مسئلہ ہے۔ جناب میں اتنا عرض کروں گا کہ میں اسے lum sum میں لوں گا جناب والا' صحابہ کرام کے زمانے ایسی چیزیں ہیں جو آج متنازعہ ہیں۔ میں ایک کا حوالہ دیتا ہوں تو دوسرا کسی اور کا حوالہ دیتا ہے۔ اب بھی جناب والا یہ ہے کہ بہتر ۷۲ فرقے ہوں گے تو جناب والا میں جو جانتا ہوں کہ ایک فرقہ کے اندر بہتر ۷۲ فرقے ہیں۔ school of thought ہیں۔ تو اس سے جناب جب ہم ایسے مسائل چھیڑیں گے تو lum-sum میرا مطلب یہی ہے کہ death penality اور life imprisonment یہ بذات خود کافی ہے اس میں کوئی گنجائش ہو گی۔ اگر کوئی کیس لے آئے تو کم از کم اس کے لئے ناجائز طور پر کسی کو موت کی سزا نہیں مل سکے گی کچھ گنجائش ہو گی۔ ہم اسلامی نظریاتی کونسل کے پاس بھیجیں' کتنے فرقے ہیں۔ کون کون لوگ وہاں بیٹھے ہیں تو اگر وہاں بھیجتا ہے تو تمام ممبران کو نوٹس دیا جائے اور اکثریت جب بن جائے تو

بات بن جائے گی۔

مولانا سمیع الحق : جناب چیئرمین! نہایت اہم مسئلے کی طرف راجہ صاحب نے توجہ دلائی ہے میں سمجھتا ہوں کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے بارے میں کسی کی دو آراء نہیں ہو سکتی ہیں اس میں جیسے معزز ممبر نے فرقوں کا ذکر کیا حضورؐ کی توہین کے مسئلے پر کوئی اختلاف رائے کبھی امت میں نہیں رہا۔ ہزار یا لاکھ فرقے ہوں ان سب کا اس پر اجماع ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی معمولی توہین کی سزا' سزائے موت ہے۔ اس میں تمام فرقے شیعہ' سنی اور سنیوں کے تمام فرقوں میں اتفاق چلا آ رہا ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین یا نعوذ باللہ اس کو گالی دینے والے کا گناہ اور توبہ معاف ہی نہیں ہو سکتی۔ اللہ جانے اس کے ساتھ کیا کرتا ہے لیکن دینا میں ایسا کوئی قانون نہیں ہے کہ اس کو کوئی معافی کا راستہ ہو۔ اس پر امام ابن تیمیہ نے مستقل عظیم کتابیں لکھی ہیں (عربی) تو میں سمجھتا ہوں کہ شریعت کورٹ نے اگر اہم چیز کی طرف ہماری توجہ دلائی ہے تو اس کے تقاضے پورے کرنے چاہئیں۔ اور میرا خیال ہے ایوان میں کسی کو اختلاف رائے ہو ہی نہیں سکتا ہے نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہء یثرب کی عزت پر خدا شاید ہے کامل میرا ایمان ہو نہیں سکتا۔ کسی مسلمان کو معمولی تذبذب بھی آ جائے تو اس کا ایمان کامل ہو ہی نہیں سکتا آپ نظریاتی کونسل میں بھی بھیجیں گے تو وہاں سے بھی یہی جواب آئے گا۔ ہزار فرقوں کے لوگ وہاں ہوں لیکن کوئی اختلاف رائے نہیں ہو گا۔ تو ہمیں شریعت کورٹ کے تقاضے پورے کرنے چاہئیں اور اس ترمیم کو فوراً منظور کرانا چاہیئے۔ میرا خیال ہے کوئی معزز رکن اس سے اختلاف نہیں کرے گا۔ بلکہ اس کو نجات آخرت اور شفاعت رسالت مآب کا ذریعہ سمجھے گا۔

جناب چیئرمین: جی عبداللہ شاہ صاحب۔

Syed Abdullah Shah : Sir, I will adopt the arguments made by Raja Zafar-ul-Haq and my friend Mr. Abdur-Rahim Mandhokhel. I beg to disagree with the honourable Law Minister's view that because the main sections are already there so there is no need of stopping the passage of this amendment. Our request through the Committee has been that entire question should be sent to the Islamic Ideology Council to properly define what amounts to be derogatory for the name of the Holy Prophet (Peace be Upon Him). Sir, you see that a Non-Muslim says that he don't believe in the Prophet-Muhammad (Peace be Upon Him), will it not be derogatory remarks against the Holy Prophet, then what happens Sir. We have non-muslims also, so this definition must be made before we prescribe the serious punishment of death or whatever.

جناب چیئرمین: مجھے بتائیں کہ I would normally say کہ کمیٹی کی جو سفارشات ہیں۔ they should be given weight in the House لیکن میں کیا کروں کہ اس وقت جو ان کی سفارشات ہیں وہ تو ہی ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل سے مشورہ کر لیا جائے بڑی اچھی بات ہے لیکن میں کیسے کروں کیا کروں؟

۔ قطع کلامیاں۔

حافظ حسین احمد : جناب گزارش یہ ہے کہ ۱۹۶۲ء میں اسلامی نظریاتی کونسل نے تشکیل پائی۔ یا کوئی ریکارڈ یہ ثابت کر سکتا ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کے دفاتر انہوں نے جو سفارشات کی ہیں انہوں نے جو قانون مرتب کئے ان میں سے کسی ایک قانون پہ بھی کسی بھی ایوان میں ' سینٹ ' قومی اسمبلی یا چاروں صوبائی اسمبلیوں میں قانون سازی کی گئی ہو۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جو کچھ اور جس حد تک جو قانون اسلامی ہے اور جس کے مطابق وفاقی شرعی عدالت نے فیصلہ دے دیا ہے اس کو تو برقرار رکھا جائے اس کے بعد آپ ترمیم لا سکتے ہیں اور جب بھی کوئی ایسا مسئلہ آجاتا ہے تو اس کو کمیٹی در کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اسلامی نظریاتی کونسل نے سفارشات دی ہیں ' نہ ان پر بحث کی گئی ہے نہ ان کے مطابق قانون سازی ہوئی ہے جب کہ آئین کے مطابق یہ ہمارا آئینی فرض ہے۔

اس کے متعلق آج تک کئی بار میں نے point raise کیا ہے اور غالباً؟ actual دو سو تیس ہے ،اس کے مطابق ہم یہاں پر کہہ دیں کہ جی اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات table کی جائیں۔ آج تک اس پر ہم نے بحث نہیں کی۔ قانون سازی تو دور کی بات ہے۔جب کہ ہمارا فرض منصبی یہی ہے کہ ان سفارشات کو اور عملی جامہ پہنائیں۔دوسری مصیبت یہ ہے کہ ان پر بھی پابندی ہے کہ وہ بھی قوم اور اخبارات کو نہیں بتا سکتے کہ ہم نے کیا کیا سفارشات کی ہیں اور جب بھی کوئی ایسا مسئلہ آتا ہے تو یہی کہا جاتا ہے کہ جناب اس سے متفق نہیں ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ توہین رسالت کے سلسلے میں اب آپ اس میں نہیں کر سکتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ کس نے یہ جملہ کہا۔ یعنی تمام جملے تو آپ اس میں نہیں کر سکتے۔ ظاہر ہے فیصلہ جج کرتا ہے جو قانون کی تمام جذئیات کو جانتا ہے۔اور کوئی بھی ایسا قانون نہیں ہے جس میں آپ تمام تر توہین آمیز الفاظ کو نعوذ باللہ شامل کریں گے یقیناً میں یہ سمجھتا ہوں کہ کسی بھی اسلامی ملک میں کوئی غیر مسلم بھی اس قانون کے احترام کا پابند ہوتا ہے کوئی غیر مسلم بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق توہین آمیز ایسا جرم نہیں کر سکتا۔ میں گزارش کروں گا کہ اس ترمیم کو آپ put up کریں اور اسے منظور کریں۔

جناب چیئرمین: راجہ ظفر الحق صاحب۔

راجہ ظفر الحق : جناب چیئرمین دو چیزوں کو آپس میں ملانے سے confusion پیدا ہوا ہے۔ ایک ہے کہ صرف سزائے موت ہونی چاہیئے جو وفاقی شرعی عدالت نے فیصلہ دیا ہے۔اس کے خلاف کوئی اپیل بھی نہ ہو اور یہ ایک conscnsus ہے اور اجماع امت ہے کہ سزائے موت ہونی چاہیئے۔ لہذا اس قانون کے مطابق یہ تو ترمیم ضروری ہے۔ اصل بات یہ تھی کہ جس طریقے سے سزا کے معاملے کو آپ improve کر رہے ہیں اسی طریقے سے

اس کی definition کو بھی آپ improve کریں۔ اور چونکہ آج یہ مسئلہ سامنے نہیں ہے تو اس لئے کہا یہ گیا تھا کہ جہاں آپ سزا کو مناسب بنا رہے ہیں وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کے مطابق اسی طریقے سے اس کی definition ایسی بنا دیں کہ پھر اس میں لوپولز نہ رہیں اور یہ misuse نہ ہو سکے۔ اس لئے میں وزیر قانون سے یہی گزارش کروں گا کہ اگر وہ یہ یقین دہانی کروائیں کہ جو طریقہ کار کمیٹی نے تجویز کیا ہے اس کے ذریعے سے وہ اس کی definition کو بھی درست کریں گے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ یہ مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ دونوں چیزیں الگ الگ ہیں۔

جناب چیئرمین: لالیکا صاحب۔

میاں عالم علی لالیکا: جناب چیئرمین بات بڑی سیدھی اور بڑی سادہ سی اور بڑی صاف ہے۔ جس طرح میرے بھائی حافظ حسین احمد صاحب نے فرمایا کہ عدالت نے ایک فیصلہ کرنا ہے تو فیصلہ کرنے وقت عدالت اس پر خوب غور و خوض کرے گی۔ ایک شخص کی زندگی کا سوال ہو گا۔ تو اس کو جس طرح سٹینڈنگ کمیٹی نے کہا ہے کہ اس کی clarification کروائی جائے تو کیا کیا چیزیں قانون میں لکھی جائیں گی۔ کیا چیزیں اس میں درج کی جائیں گی۔ کیا جملے اس میں لکھے جائیں گے۔ یہ تو ہزاروں لاکھوں باتیں ہیں جن سے کسی شخص کی بے عزتی کی جا سکتی ہے۔ آقائے نامدار کے متعلق تو صلی اللہ وسلم نہ کہنا بھی گستاخی کے زمرے میں آ جاتا ہے۔ تو یہ عدالت پر ہی چھوڑ دینا چاہیئے۔ عدالت اس کا فیصلہ کرتے وقت خود بخود اس کو دیکھ لے گی' اس کو سمجھ لے گی' اس کے مطابق فیصلہ کرے گی اور اس کو اگر Council of Islamic Ideology میں بھیجا جائے تو وہ کیا ہمیں charter of memorandum بنا کے بھیجے گی۔ کیا ہمیں ایک کتاب بنا کے بھیجے گی کہ یہ کہا جائے تو تضحیک میں آتا ہے اور یہ کہا جائے تو نہیں آتا۔ یہ تو پھر ایک افسانہ بن جائے گا۔ یہ تو پھر

ایک ناول بن جائے گا یہ تو پھر ایک ایسی کتاب چھپ جائے گی جس کی تشریح کرتے کرتے سلسلہ ختم ہی نہیں ہو پائے گا۔ شکریہ جناب۔

Syed Iqbal Haider : Mr. Chairman, Sir, I would only draw your kind attention to the fact that the two-fifth of the members required for passing this resolution means only 34 members, and I think, if every effort is made with the help of our Leader of the House we should be able to have attendance of about 40 members tomorrow morning.

جناب چیئرمین: ایک اور حل بھی ہے جو میں تجویز کرتا ہوں لیکن پہلے اشتیاق اظہر صاحب کو سن لیں۔

سید اشتیاق اظہر: میری گزارش یہ ہے کہ چونکہ وفاقی شرعی عدالت نے فیصلہ کر دیا ہے اور یہ جو اس قانون کے اندر تبدیلی لائی جا رہی ہے وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کی روشنی میں کیا جا رہا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس قانون کو منظور ہونا چاہیئے اور جو بھی جناب وزیر قانون نے مسودہ قانون پیش کیا ہے اس کو ہمیں اتفاق رائے سے منظور کرنا چاہیئے۔ یہ مسئلہ ایمان کا ہے اور اس بارے میں کسی قسم کی دو رائے نہیں ہونی چاہئیں۔

جناب چیئرمین: اس میں ایک اور حل بھی ہے۔ کمیٹی نے یہ سفارش کی ہے کہ یہ معاملہ بڑا نازک ہے اس کی definition کو زیادہ precise ہونا چاہیئے تاکہ یہ misuse نہ ہو سکے۔ دوسرا انہوں نے یہ سوال raise کیا ہے کہ یہ بھی دیکھا جائے کہ خلفائے راشدین کے زمانے میں اور باقی ممالک میں کس قسم کی سزا ہے اور تیسرا issue یہ ہے کہ جس پہ اجماع ہے کہ توہین رسالت کی سزا موت ہوتی ہے جس کے لئے آپ ترمیم کر رہے ہیں۔ اب اس وقت کونسل کو بھیجنے کے لئے majority نہیں ہے۔ لیکن کونسل کو بھیجنے کا ایک اور طریقہ بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ president صاحب بھیج سکتے ہیں۔ اور president صاحب جب بھیجتے ہیں تو وہ advice پہ بھیجتے ہیں، اگر Ministry والے ان کو advice کریں اس کو بھیج

دیں گے کہ یہ مسئلہ کونسل کو بھیج دیا جائے تو وہ اس کو بھیج دیں گے۔ تو لہذا آپ majority کا انتظار نہ کریں۔ اگر ان دونوں issues کو علیحدہ کرنا ہے تو ترمیم تو ایوان کے سامنے ہے جس طرح ہو جاتی ہے۔ اور آپ یہ ایوان کو assure کر دیں کہ جی آپ President کو advice کریں گے کہ یہ مسئلہ کونسل کو بھیج دیا جائے تاکہ ان کی advice آ جائے اس کے مطابق آپ قانون سازی کریں۔ کیوں جی راجہ صاحب ایک یہ حل ہے کیوں کہ آئین میں یہ گنجائش موجود ہے۔ میں آپ کو پڑھ دیتا ہوں۔

The President or the Governor of a province may or if two-fifths of its total membership so require a house or a provincial assembly shall refer to the Islamic Council for advice any question as to whether as proposed law is or is not repugnant to the Injunctions of Islam ?

چوہدری عبدالغفور: جناب میں پہلے بھی یہ کہنے کی کوشش کر رہا ہوں کہ راجہ صاحب کی بات سے میں نے اتفاق کیا ہے۔ اور یہ بھی کہا کہ اس وقت جو ایوان کے سامنے مسئلہ ہے وہ یہ ہے کہ آیا صرف سزائے موت ہونی چاہیئے یا اس کے ساتھ عمر قید بھی۔

جناب چیئرمین: نہیں وہ اس لئے اس کو ملا رہے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ آپ اب option ختم کر رہے ہیں۔ یعنی عدالت کے سامنے اب یہ مسئلہ آئے گا تو پھر یہ option نہیں ہوگا کہ عمر قید کی سزا دی جا سکتی ہے یا سزائے موت۔ تو چونکہ یہ صرف سزائے موت ہوگی ان کا یہ کہنا ہے کہ اس difinition کو بھی precise کر لیا جائے تاکہ misuse نہ ہو۔

چوہدری عبدالغفور: میں یہی کہنے کی کوشش کر رہا ہوں کہ مسئلے دو ہیں۔ ایک یہ کہ آیا سزائے موت اور عمر قید دونوں رہنی چاہئیں یا ایک رہنی چاہیئے۔ ایک تو یہ ہے اور اس بارے میں شریعت کورٹ نے فیصلہ دے دیا ہے کہ سزائے موت ہے اور اس بارے میں اجماع امت ہے۔ قوانین موجود ہیں مولانا صاحب نے یہ صحیح فرمایا کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر جس کا ایمان نہیں ہے وہ مسلمان نہیں ہے۔ اور اگر مسلمان ہو کر کرے

تو وہ مرتد ہے اور مرتد کی سزا سزائے موت ہے۔

جناب چیئرمین: غیر مسلم کے لئے کیا ہے؟

چوہدری عبدالغفور : میں بلکہ یہاں تک جانے کے لئے تیار ہوں کہ تمام پیغمبر جو گزرے ہیں ان کی توہین جرم ہے اور جو پیغمبر آئے ہیں' اسلام نے بھی انہیں مانا ہے اور جب سے یہ مذہب آیا ہے اس وقت سے یہ مانا گیا ہے۔ چاہے کسی پیغمبر کی توہین کی جائے وہ بھی جرم ہے۔ اس طرح اس پر بھی ہم قانون کو improve کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ توہین اس سے اتفاق کرتا ہوں کہ موجودہ جو bill ہے یہ مدد نہیں کرتا۔ اگر اس کو ہم بھیج بھی دیں تو اس بل کے جو مندرجات ہیں۔

جناب چیئرمین: کمیٹی کی سفارش کو ہم کیسے implement کریں گے؟

چوہدری عبدالغفور: میں یہ گزارش کروں گا کہ اس bill کو تو پاس کر دیں۔ لیکن I stand here committed کہ راجہ صاحب اس پر مزید کام کریں۔

جناب چیئرمین: کام نہ کریں۔ راجہ صاحب نے آپ کو سفارش بھیج دی ہے۔ اب ہاؤس کمیٹی کی سفارش ہے کہ اس کو کونسل کو بھیجا جائے۔ اب کونسل کو بھیجنے کا جو طریقے ہمارے پاس ہے وہ برابلم آپ undertake کریں کہ آپ بھیج دیں گے۔

چوہدری عبدالغفور: میں فرض کرتا ہوں کہ اس کے لئے ہم یہ کریں گے کہ مزید دیکھیں گے ' بالکل درست فرمایا لالیکا صاحب نے deffinition ' یہ ہمیشہ عدالت کی discretion پر چھوڑا جاتا ہے کہ جس نے سزا موت دینی ہے اس نے تمام مندرجات اور اس کی ایک ایک بات اور تمام history اسلام کے زمانے کی اور پری اسلامک۔۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ کو اس میں کیا اعتراض ہے کہ ہاؤس کی کمیٹی کہہ رہی ہے کہ آپ اسے کونسل کو بھیج دیں۔

چوہدری عبدالغفور : مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ہم بھیج دیں گے۔ اس کے دو طریقے ہو سکتے ہیں۔ ایک طریقہ یہ ہے کہ ہاؤس ایک resolution پاس کر دے۔ ہم اس کو adopt کر دیں۔

جناب چیئر مین: جی resolution کا تو یہ ہے کہ کسی وقت چونتیس ممبرز ہوں گے کبھی نہیں ہوں گے۔

چوہدری عبدالغفور: جناب اس resolution کو نہیں otherwise demanding the وہ government to send it through President You don't have to demand.

جناب چیئر مین: وہ جو ہے وہ executive order ہوتا ہے۔ آپ اگر president صاحب کو advice بھیجیں گے تو صدر صاحب بھیج دیں گے۔

چوہدری عبدالغفور: میں وہی عرض کرنے کی کوشش کر رہا ہوں کہ اس بات کے لئے 2/5 majority کی ضرورت ہے۔ لیکن کسی simple resolution کے لئے 2/5 majority کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر وہ نہ کرنا چاہیں تو ہم اس کی مزید تحقیق کروالیں گے کہ اگر یہ imprisonment ہو سکتی ہے تو Islamic Ideology Council بذریعہ صدر بجھوادیں گے کہ اس کی difinition کو مزید improve کیا جائے تاکہ جو اس میں ابہام اور مشکلات موجود ہیں اور اس کو مزید improve کیا جا سکے۔

جناب چیئر مین: راجہ صاحب آپ کا کیا خیال ہے؟

راجہ ظفرالحق: جناب چیئر مین جو آپ نے تجویز کیا ہے اس سے اتفاق کرتا ہوں۔ اور وہ ایک آسان راستہ ہے اور اس میں کوئی دورائے بھی نہیں ہیں۔ پہلی بات تو میں صاف یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس بارے میں کوئی شک نہیں کہ بالواسطہ 'بلاواسطہ کسی تصور سے بھی اگر کوئی توہین کا پہلو نکلتا ہے۔ اس ذات اقدس کا تو سزائے موت بالکل صحیح سزا ہے لیکن جو

definitionہے اس جرم کی اس کی improvementکی بھی گنجائش ہے میں یہ نہیں کہتا کہ جو اسلامی نظریاتی کونسل رپورٹ بھیجے گی اس میں تمام وہ واقعات اور الفاظ بھی بیان کرے گی۔ نہیں۔ Definition میں ایسا نہیں ہوتا۔ لیکن کوئی بھی عدالت اگر اس مقدمے کا فیصلہ کرے گی تو وہ جو الفاظ آپ نے definitionمیں دیئے ہیں اس سے باہر بھی نہیں نکل سکتی۔ وہ کسی اور ملک کے قانون کو quote نہیں کر سکتی وہ کسی اور دور کو بھی quote نہیں کر سکتی انہیں تو اسی letterاور spirit کو دیکھنا ہے جسے آپ آج بنا رہے ہیں۔ اس لئے یہ تو پابندی ہو گی اس عدالت پر کہ ۲۹۵۔ سی کی جو definitionدی گئی ہے۔ اس کی پابندی کرے اور پھر جو سزا آپ نے رکھی ہے وہی دے۔ وہ کسی اور بات کو quoteہی نہیں کر سکتی۔ کوئی discretion نہیں رہتی۔ اس لئے اگر صدر مملکت کو یہ وزارت قانون request کر دے کہ definition کی improvementاگر ممکن ہو سکتی ہے تو وہ اسلامی نظریاتی کونسل کو بھیج دے اور اگر وہ کوئی رائے دیتے ہیں اور اس کے مطابق وزارت قانون ہی کوئی billلے آتی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ پھر بہتری کی ایک صورت ہو سکتی ہے۔

جناب چیئرمین: جی کرار الدین صاحب آپ کچھ کہنا چاہ رہے تھے۔ فرمائے۔

Jam Karrar-ud-Din : Sir, this is very sensitive religious issue. We should not be in a hasty and we should defer it for tomorrow and we are all Muslims, it may be deferred should be referred to Islamic Ideology Council to defined it precisely, the definition of the desecration of derogatory remarks with regard to the Holy Prophet Peace Be Upon Him. So it is very very necessary sir to defer it for tomorrow so that we should be able to, when all the members here, to refer this Bill to the Islamic Ideology Council for definition of the derogatory remarks with regard to the Holy Prophet Peace Be Upon Him. Therefore, the decision that we have taken in Standing Committee on this Bill.

Mr. Chairman : Yes, Laleka Sahib.

جناب عالم علی لالیکا : جناب چیئرمین۔ چونکہ یہ ایک مذہبی معاملہ ہے۔ اس پر حساس ہونا ہر مسلمان کا پاک فطری تقاضا ہے۔ جناب والا! میں حیران ہوں کہ راجہ ظفر الحق صاحب جیسے دانا و بینا آدمی کیوں اس معاملے میں آ کر puzzle ہو گئے۔ confuse ہو گئے۔ بات تو جناب والا! سیدھی سی ہے کہ جو عدالت کسی آدمی کو موت کی سزا دینے کا اختیار رکھتی ہے اس کی vision کو اس کے purview کو ' اس کی thinking کو محدود نہیں کرنا چاہئیے۔ اس کا جو spectrum ہے۔ اس کی جو سوچ ہے اس کی جو فکر ہے۔ وہ عدالت بھی تو مسلمان ہی ہو گی وہ بھی تو تمام مکاتب فکر کی باتوں کو سمجھتی ہو۔ انسان کی زندگی کی اتلاف کا حکم دے دینا کوئی آسان بات نہیں ہے۔ اس لئے اسے اسلامی نظریاتی کونسل سے codify کروا لینا کہ اس کی more specific definition. This will amount to restrict till the purview and the jurisdiction to the deciding court کہ اس codification میں جو چیز آئے وہ تو توہین کے مترادف ہے۔

جناب چیئرمین: قانون کا مقصد ہی یہ ہوتا ہے کہ اس سے کورٹ کو بھی guideline ملتی ہے۔ یعنی جب آپ قانون بناتے ہیں۔ مثلاً ابھی آپ یہ ترمیم کر رہے ہیں تو اسی لئے کر رہے ہیں کہ کورٹ کو بھی حکم ہو گا کہ یہ guidelines ہیں۔

جناب عالم علی لالیکا: جناب والا! ۲۹۵ میں Sufficient definition موجود ہے۔

جناب چیئرمین: محمد علی خان صاحب۔

جناب محمد علی خان: جناب چیئرمین صاحب اس نازک مسئلہ پر کافی بحث ایوان میں ہو چکی ہے۔ جہاں تک اس عاجز بندے کا تعلق ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ میں نہایت ہی گناہ گار انسان ہوں۔ اگر میں اس ضمن میں اس کمیٹی کی رپورٹ کے ساتھ اتفاق کروں یہ میرا ذاتی خیال ہے کہ میں اپنے گناہوں میں زیادتی کروں گا۔ جناب والا! اگر ہم اسے definition

کے لئے اسلامی نظریاتی کونسل کو بھیجیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس پر کوئی خاص اثر نہیں پڑے گا۔ کیونکہ صفت اور مذمت کا فرق سب پر عیاں ہے۔ اور ہر ایک آدمی جانتا ہے۔ جس کے بارے میں کوئی بات کوئی کہے تو وہ اسی وقت محسوس کر لیتا ہے کہ اس نے مجھے گالی دی ہے یا اس نے میری صفت بیان کی ہے۔ کہ چہ جائیکہ اس کا اطلاق ہم آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر کریں۔ تو جناب والا! جہاں تک ایک مسلمان کا تعلق ہے۔ اگر وہ صرف برائے نام مسلمان ہو اور اس سے ایسی غلطی ہو جائے تو وہ کافر ہو جاتا ہے اور مرتد ہو جاتا ہے اور مرتد کے لئے سزائے موت ہے اور مرتد واجب القتل ہوتا ہے آپ نے ایک سوال اٹھایا کہ اگر غیر مسلم کوئی ایسی بات کرے تو اس کے لئے کیا سزا ہوگی تو جناب والا! کوئی بھی دنیا میں شاتم رسولؐ ہو اس کے لئے سزا موت ہے۔ اور اس ضمن میں جو قدم علم الدین نے ایک زمانے لاہور میں اٹھایا تھا آج تک ہم اس کے نام کے ساتھ لفظ شہید استعمال کرتے ہیں۔ اس نے دنیا کو بتا دیا کہ ایک ہندو نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مذمت کی تھی تو اسے دوزخ پہنچا دیا۔ اسی طرح جب رشدی نے کتاب لکھی تو جناب والا! ایک بڑے عالم دین' یعنی ایران میں امام خمینی نے جو فتویٰ دیا ہے وہ آج تک قائم ہے۔ ان کے مرنے کے بعد Europion اور Americans نے کوشش کی کہ موجودہ گورنمنٹ وہ چیز واپس لے لے۔ لیکن آج تک ایرانی حکومت نے وہ فتویٰ واپس نہیں لیا۔ اور اسی لئے آج تک رشدی کا پتہ ہی نہیں ملتا کہ وہ کہاں ہے۔ بلکہ اس نے اعلان بھی کیا کہ میں دوبارہ مسلمان ہو گیا ہوں لیکن وہ اسے چھوڑنے والے نہیں ہیں۔ لہذا اگر اس ایوان میں خدانخواستہ اس چیز کو ڈھیل دی تو یہ 'ایک ہوتی ہے زیادتی اور ایک ہوتا ہے ظلم' میں کہوں گا کہ یہ ظلم عظیم ہوگا اپنے آپ کے ساتھ' اسلام کے ساتھ اور اس ایوان کے ساتھ۔ لہذا اسے پاس کرنا چاہیئے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہی حل صحیح ہے کہ اسے پاس کر لیا جائے اور یہ جس طرح آپ نے کہا ہے کہ کونسل کو بھیج دیا جائے ' وہ بھی دیکھ لیں گے۔ مندو خیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندو خیل: جناب والا! میں راجہ صاحب کی تائید کرتا ہوں۔ جناب والا اس میں مسئلہ definition کا ہے۔ اور جو کورٹ بھی فیصلہ کرتی ہے اس کے سامنے بنیادی اصول ہوتے ہیں۔ یہاں لالیکا صاحب نے فرمایا ہے کہ کورٹ کا جج بھی مسلمان ہوتا ہے۔ میں ان کی صرف یہ توجہ دلانا چاہتا ہوں جناب والا! کہ ایک مسلمان قاضی نے امام اعظم صاحب کو قید میں رکھا اور وہ وہیں مارے گئے۔ ایک مسلمان قاضی نے جناب والا! امام مالک صاحب کو اونٹ پر ننگا ' یہ تاریخی حقائق ہیں ' بٹھایا ایک مسلمان قاضی نے جناب والا! امام ابن تیعیہ ' لہجہ شاید میرا وہ ہو ' انہوں نے عمر بھر قید میں رکھا۔ جناب والا! میں راجہ صاحب کا بالکل قائل ہو کہ difiniton اتنا precise ہونا چاہیئے کہ اس سے پھر کوئی ادھر ادھر نہ ہو سکے۔ اسے abuse نہ کر سکے۔ البتہ یہ بھی جناب والا! جو آپ نے راستہ نکالا via-media کا۔ یہاں انہوں نے یہ بھی فرمایا۔ اپنے ہوتی صاحب نے کہ امام خمینی نے یہ کیا ہے۔ میں جناب والا! آپ کو اتنا یاد دلاتا ہوں کہ ان کے افکار سے بھی ہم یہاں جو ایوان میں بیٹھے ہوئے ہیں ' یہ بات ہم یہاں نہیں اٹھانا چاہتے ' ان کے افکار پر بھی یہاں لوگوں میں مکمل اختلاف ہے کہ وہ قرآن کریم کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں۔ یہ میں نہیں لانا چاہتا ہوں۔ جناب والا! ان چیزوں کا خیال رکھنا چاہیئے۔ یہ باتیں حساس اور نازک ہیں۔ اس لئے یہ راستہ سب سے بہتر ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے مسئلہ حل ہو گیا مسئلہ طے ہو گیا۔

جناب عبدالرحیم خان مندو خیل: اگر آپ اسے commit کرتے ہیں کہ آپ

اسلامی نظریاتی کونسل کو بھجوائیں گے۔

جناب چیئرمین: انہوں نے کہہ دیا ہے کہ وہ President کو advise کریں گے تو وہ بھی دیکھیں گے۔ جناب سمیع الحق صاحب۔

مولانا سمیع الحق: میں صرف اتنی گزارش کروں گا۔ جیسا کہ ہمارے قائد ایوان جناب محمد علی خان صاحب نے بھی توجہ دلائی ہے کہ اس معاملہ میں ہمیں کوئی ایسا راستہ نہیں اختیار کرنا چاہیئے کہ جو ناموس نبویؐ پر مرمٹنے کے تصور اور جذبے سے عاری ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ مسئلہ اسلامی نظریاتی کونسل کو بھیجنے کی بالکل ضرورت نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: بہرحال وہ تو کمیٹی نے ویسے سفارش کی ہے۔

مولانا سمیع الحق: میں آپ سے ویسے اتنا استفادہ چاہتا ہوں کہ کیا قانوناً کمیٹی کی سفارش قبول کرنا ایوان پر لازم ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین: آپ نے دیکھا کہ ایوان میں ایک رائے ہے۔

مولانا سمیع الحق: اگر کمیٹی ایسی سفارش کرے جو بالکل۔۔۔

جناب چیئرمین: میں سمجھتا ہوں کمیٹی کی ایک سفارش ہے پھر ایوان میں بھی ایک رائے ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ وہاں پر بھی عالم دین ہیں۔ پڑھے لکھے لوگ ہیں definition میں کوئی بہتری ہو سکتی ہے تو .Why not۔۔۔۔

مولانا سمیع الحق: جناب وہ تو سرد خانے میں ڈالنے والی بات ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں نہیں قانون تو ہو جائے گا۔

مولانا سمیع الحق: تو اس کی تشریحات تو سارے نہیں لکھ سکتے۔

جناب چیئرمین: قانون پر اس کا اثر نہیں ہوتا کیوں کہ جو قانون آپ آج پاس کریں گے وہ نافذ ہو جائے گا قانون تو پاس ہوتا ہے۔

مولانا سمیع الحق: قانون پاس کر لیں بس ٹھیک ہے۔

Mr. Chairman : I move the motion. It has been moved by Ch. Abdul Ghafoor Minister for Law and Justice.

> "that the Bill further to amend the Pakistan Penal Code and the Code of Criminal Procedure 1898, the Criminal Law 3rd Amendment Bill 1991, as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once."

(The motion was adopted).

I take it clause by clause. The question is :

"that clause 2 and 3 form part of the Bill."

(The motion was adopted).

Ch. Abdul Ghafoor : Sir there is short amendment that the word 1991 be taken as 1992.

Mr. Chairman : This is not opposed so I think this is a clerical mistake. So this amendment is adopted 1991 کی بجائے 1992 The question is :

> "that the preamble and clause 1 that is short title and commencement form part of the Bill."

(The motion was adopted).

Next item No. 6.

Ch. Abdul Ghafoor : Sir I move :-

> "that the Bill further to amend the Pakistan Panel Code and The Code of Criminal Procedure 1898, the Criminal Law 3rd Amendment Bill, 1992, be passed."

Mr. Chairman : Motion moved. The question is :

"that the Bill further to amend the Pakistan Panel Code and The Code of Criminal Procedure 1898, the Criminal Law 3rd Amendment Bill, 1992, be passed."

(*The motion was adopted*).

Now we come to Item No. 3 and 4

جناب چیئرمین: Item Nos. 3 and 4 اس میں آپ کہہ رہے تھے کچھ controversial چیزیں ہیں۔

چوہدری عبدالغفور: جناب والا! یہ اس پر اپنی رائے کا اظہار کر دیں۔ ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ دو چیزوں پر اختلاف پایا جاتا ہے ایک یہ کہ جو اس کو cognizable offence بنا اس پر لوگوں کو اعتراض ہے کہ اس میں پولیس کو کچھ زیادہ powers دے دی گئی ہیں اور دوسرا یہ ہے کہ اس کی جو defenition دی گئی ہے اس کی دو چیزوں کو ہی amend کیا گیا ہے جس طرح میرے فاضل دوست move تو کر چکے ہیں۔ ہم اس کے لئے تیار ہیں جو آپ نے پہلی کمیٹی بنائی ہے جو Terrorist Effected Areas کے لئے ہے اس کے لئے یہ بل بھی جو دو تین چار چیزیں سامنے لائی گئی ہیں میں نے محترم اقبال حیدر صاحب سے discuss کیا ہے کہ اس کو ہم دوبارہ consider کرلیں گے اس لئے جو دو چار نکات ہیں فخر امام صاحب کی واپسی پر اسی کمیٹی میں بیٹھ کر میں خود بھی بیٹھوں گا یہ سارے دوست بیٹھ جائیں گے جو اعتراض ہو گا اس کو ہم دوبارہ consider کرلیں گے۔

سید اقبال حیدر: جناب والا! اس میں ہمارا مسئلہ کچھ اور ہے اب اس میں خالی یہ یقین دہانی میرے لئے۔۔۔

چوہدری عبدالغفور: جناب والا! میں یہ بھی بتادوں کہ وزیراعظم صاحب نے اس بارے میں ہدایت کردی ہے جس طرح کہ میرے فاضل دوست نے یہ نکتہ اٹھایا کہ آئندہ اس کو معمول نہیں بنالینا چاہیئے کہ ہم ہر بل پاس کرنے کے وقت کمیٹی بنادیں اور کہیں کہ دوبارہ ترمیم لے آئیں گے اب اس کو ہم نے ایک اصول کے طور پر اپنالیا ہے۔ وزیراعظم کی ہدایت کے تحت دونوں ایوانوں کی Joint Committee بنائی جارہی ہے آئندہ جو bill بھی initiate ہوگا چاہے وہ سینٹ میں ہو یا قومی اسمبلی میں اس کمیٹی کے clear کرنے کے بعد جب یہ متفقہ ہوگا تب initiate ہوسکے گا۔ آئندہ ہم یہ کریں گے کہ جو bill بھی move ہوگا دونوں ایوانوں کی رائے لینے کے بعد ہوگا۔ تاکہ وہ اس سے اتفاق کریں یا اختلاف کریں لیکن ان کے نوٹس میں ہونا چاہیئے تب ہم وہ بل move کریں گے۔

جناب چیئرمین: دوسرا یہ بھی کریں کہ کچھ bill یہاں بھی پیش کردیا کریں۔ یہاں پر لوگ معاملات کو seriously لیتے ہیں discuss کریں گے دیکھیں گے یہ آپ کے لئے بہتر ہوگا۔

چوہدری عبدالغفور: ہم اکثر یہاں move کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: زیادہ controversial یہاں لے آیا کریں۔

چوہدری عبدالغفور: ٹھیک ہے جناب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا! میں نے ایک دو دن پہلے ایک سوال اٹھایا تھا۔ کسی نے اس کا جواب بھی نہیں دیا اور میں نے خود بھی اس کا مطالعہ نہیں کیا۔ یہاں سے ایسے Bill intiate ہوئے ہیں جو قومی اسمبلی میں گئے ہیں۔ ہمیں بتایا جائے کہ وہاں کتنے Bill confirm ہوئے ہیں۔ جو بھی bill ہم نے یہاں پاس کئے ہیں ان میں سے مجھے علم نہیں ہے کہ کوئی پاس ہوا ہو۔

حافظ حسین احمد: وہ خاموشی سے پاس کردیتے ہیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: خاموشی سے۔ تو ہم کچھ پڑھ لیتے جناب والا! یہاں سے کوئی بل پاس ہو اور وہاں قومی اسمبلی میں وہ جان بوجھ کر سرد خانے میں ڈالا جائے تو یہ بڑی قابل اعتراض بات ہے اور اگر routine میں کوئی Lapse ہوتا ہو تو یہ اور بات ہے۔ میں کم از کم یہ سمجھتا ہوں کہ ابھی تک جو bill قومی اسمبلی میں گئے ہیں وہ قصداً Lapse کئے گئے ہیں ایسے تمام قوانین کی فہرست وزیر قانون مجھے کسی وقت فراہم کر دیں۔

چوہدری عبدالغفور: جناب والا! میں یہ commit کرتا ہوں کہ میرے اپنے notice میں ایک bill کے علاوہ یا شاید دوسرا بل بھی ہو جو کہ ۱۹۷۵ء س یہاں زیر بحث رہا وہ پاس ہوا اور ہم نے سوچا کہ وہ انتہائی خطرناک bill ہے اور سہواً اس کو consider نہ کیا اور وہ Lapse ہو گیا۔ اس کو دوبارہ آپ کی اطلاع کے لئے refer کیا گیا۔ اس کے علاوہ جتنے bill یہاں سے پاس ہو کر گئے ہیں سب کو پاس کیا گیا ہے اور کوئی bill ایسا نہیں ہے جو Lapse ہوا ہو۔ تاہم میں اس کی مزید تفصیل ایوان کو بتاؤں گا کہ کتنے bill پاس ہوئے اور کتنے کس طرح Lapse ہوئے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: Managed establish یہاں سے منظور ہوا لیکن وہ وہاں Lapse ہوا۔

چوہدری عبدالغفور: عمداً نہیں ہوا۔

جناب منظور احمد گچکی: سیکریٹریٹ کو چاہیئے کہ وہ ہمیں وہ list فراہم کرے۔

جناب عالم علی لالیکا: ہمارا سیکریٹریٹ ہمیں بتائے کہ کتنے bill یہاں سے پاس ہو کر گئے۔ وزیر قانون صاحب تو کہیں گے کہ ایک گیا تھا۔ ایک کانا تھا' ایک لنگڑا تھا' ایک لولا تھا' ایک محتاج تھا۔ ہمارا سیکریٹریٹ بتائے۔

جناب چیئرمین: سیکرٹیری صاحب اس کی تفصیل جمع کریں اور پھر ایوان کو بتادیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: یہ ٹھیک ہے۔

سید فصیح اقبال: کچھ bills میں ایسا ہوا ہے کہ جو ترامیم آ رہی ہیں یہ کسی خاص اپوزیشن یا حکومتی benches کی بات نہیں ہے۔ ہم لوگ بھی بعض اوقات ایسی ترامیم پیش کرتے ہیں اور کہا یہی جاتا ہے کہ جناب آپ یہ اکٹھے فیصلہ کر لیں۔ فیصلے کی بات نہیں ہے بعض اوقات کچھ قانونی سقم ہوتے ہیں اور یہ bill جو تمام ملک کے لئے ہے اس میں اگر کوئی بل اسی انداز میں جیسے آج وزیر قانون صاحب نے فرمایا' کیوں کہ copy right میں مجھے بھی reservation ہیں تو اس میں ایسی چیزیں ہیں کہ بیٹھ کر اور meeting بلا کر ان کا فیصلہ کریں۔ ہر بل کے متعلق جو قومی اسمبلی سے آتا ہے یہی کہا جاتا ہے کہ جی وہاں سے پاس ہو کر آیا ہے۔ پہلی حکومت میں بھی یہی ہوا ان کے پاس کئے ہوئے ان میں بھی یہاں سقم نکلا اور ہم نے یہاں وہ بل ٹھیک کئے لہذا بہتر یہ ہے کہ کچھ بل یہاں سے initiate کرائیں اور یہ proportion میں زیادہ ہو کیوں کہ لوگ یہاں serious ہیں اور اس میں کام کر رہے ہیں۔

سید اقبال حیدر: Point of order جناب چیئرمین جہاں تک اس مسئلے کا تعلق ہے جو ہمیں بار بار پیش آتا ہے copyright bill پر اپنے خیالات کا اظہار کرنے سے پہلے میں کہنا چاہتا ہوں کہ حکومت اور وزیر پارلیمانی امور یہ اصول بنالیں کہ جو bill بھی قومی اسمبلی میں یا سینٹ میں پاس ہوتا ہے اگر قومی اسمبلی میں پاس ہوتا ہے تو قومی اسمبلی کے اجلاس کے خاتمے کے ایک ہفتے کے اندر اندر سینٹ کا اجلاس بلالیں کوئی مسئلہ نہیں ہوگا اور سینٹ میں اگر کوئی bill پاس ہوتا ہے تو اس کے بعد آپ قومی اسمبلی کا اجلاس ایک ہفتے کے اندر اندر بلالیں لیکن جب ایسا نہیں کیا جاتا تو کہا جاتا ہے کہ جی یہ بل قومی اسمبلی سے پاس ہو گیا ہے یہ بڑا اہم bill ہے اگر آپ نے اس میں ترامیم دیں اور اس میں کوئی تاخیر ہوئی تو یہ Lapse

ہو جائے گا بڑا مسئلہ ہو جائے گا Joint Session میں جائے گا تو جناب ہم لوگ بہت pressure میں رہتے ہیں اس سے اس ایوان کا وقار مجروح ہو رہا ہے کیوں کہ اب تو ایسے لگتا ہے کہ ایک ایسی Sterio type excercise ہو گئی ہے۔ Taken for granted کہ اگر قومی اسمبلی میں Bill Pass ہو گیا ہے تو یہ ہمارے لئے لازم ہو گیا ہے کہ ہم اس بل کو چاہے وہ کتنا ہی غلط کیوں نہ ہو ضرور پاس کریں تو جناب اس روایت سے سینٹ کا وقار مجروح ہو رہا ہے اور سینٹ کے وجود کی نفی ہو رہی ہے کہ پھر سینٹ رکھنے کا کیا تعلق اگر ہم نے rubber stamp ہی بننا ہے۔ ایک تو اس پر ہمیں سخت اعتراض ہے دوسری بات یہ ہے کہ copyright act پر میں نے کافی تفصیلی محنت کی ہے میری استدعا یہ ہے کہ اگر کل کوئی اور Legislation نہیں ہے تو copyright پر detailed discussion کل کر لیتے ہیں۔

<u>جناب چیئرمین:</u> ٹھیک ہے اب ویسے بھی ڈیڑھ بج رہا ہے تو کل کر لیں گے۔

<u>جناب عالم علی لالیکا:</u> جناب والا! میں اس موضوع پر کہ اس bill کے قومی اسمبلی میں پاس ہونے کے بعد سینٹ میں اس کا پاس ہو جانا لازمی ہے اس پر بھائی اقبال حیدر صاحب کا ہمنوا ہوں۔۔۔

یہ بل فی الحقیقت مغربی لادینی جمہوری نظام کی لعنت ہے جو ہم نے خواہ مخواہ مسلط کی ہوئی ہے پارلیمانی پارٹی میں ایک فیصلہ ہو جاتا ہے اور آپ کو یاد ہو گا کہ شریعت بل کے پاس ہونے کے وقت 12th amendment کے پاس ہونے کے وقت ہم یہاں لگے ہوئے تھے۔ ayes, noes, ayes, noes ہدایت کے مطابق کہہ رہے تھے حالانکہ شریعت bill بڑی اچھی ترامیم اپوزیشن کی جانب سے بھی آئیں تھیں اور within the IJI Party اس سے بھی اچھی ترامیم آئیں تھیں لیکن چونکہ ہمیں ہدایت ہوئی تھی کہ تم نے سب ترامیم

کو مسترد کرنا ہے ہم ayes, noes کہے جا رہے تھے تو میں نے کہا تھا کہ ایک تھانے کی working میں اور سینٹ کی working میں مجھے کوئی فرق معلوم نہیں پڑا تھانے میں بھی جو پرچہ درج ہو جاتا ہے خواہ ملزم گناہ گار ہو خواہ بے گناہ ہو تو تھانے والے ایک سپاہی سے لیکر پولیس کے ڈی آئی جی تک کاوش کرتے ہیں یہ پرچہ خراب ہو جائے گا اس کا من و عن چالان ہونا چاہیئے خواہ اس میں کوئی بیگناہ پھانسی چڑھ جائے یا گناہ گار چھوٹ جائے۔اسی طرح یہ جو سلسلہ ہے قومی اسمبلی میں ایک bill پاس ہو جائے اور پارلیمانی پارٹی میں چونکہ ہدایت ہو گئی ہے تو پھر سینٹ کے اجلاس کی ضرورت کیا ہے۔ پارلیمانی پارٹی کافی ہے وہ فیصلہ دے دے۔ سینٹ کے اجلاس پر جو لاکھوں روپے خرچ ہوتے ہیں اور یہ جو ہم حرام خوری کرتے ہیں۔ کھاتے ہیں۔اس کی کیا ضرورت ہے۔۔

جناب چیئرمین: تھانے کا فرق صرف یہ ہے وہاں مک مکا ہو جاتا ہے یہاں یہ بھی نہیں ہوتا ڈاکٹر بشارت الٰہی صاحب ان سے پوچھ لیں پھر آپ سے بات کرتے ہیں۔

Dr. Bisharat Ellahi : Thank you Mr. Chairman, sir. I am in full agreement with what my colleagues have just said. The Senate has not been able to play its role properly in the legislative business while we have discussed the passage of the Bills which have been passed by the National Assembly or to be passed by the Senate.I would also draw the attention of the government that legislation by Ordinances should be discouraged and I hope that in future we will not have legislation by Ordinances and every Bill that is to be introduced must be brought to the Parliament and implemented only when it has been approved by the Houses of the Parliament. Thank you Mr. Chairman.

Mr. Chairman : Thank you. Abdur Rahim Mandokhel Sahib.

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب چیئرمین میں آپ کا ایسے ہی ٹائم ضائع کروں ہم ایک مہر بنالیں گے اور آپ کے پاس رکھ دیں گے۔ایک مہر صرف چیئرمین کے پاس سینٹ کی طرف سے۔

جناب چیئرمین: میرے پاس سنا ہے آج کل تو کئی بجلی کی چیزیں بن گئیں ہیں دستخط بھی مشین کرتی ہے۔ایسی کوئی لے آئیں تاکہ وہ۔۔۔۔۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : اچھا۔ جناب والا! میں ڈاکٹر صاحب سے آرڈیننسوں کے متعلق بالکل متفق ہوں۔ ابھی مجبوری ہے ایک آرڈیننسوں کے متعلق بالکل متفق ہوں۔ ابھی مجبوری ہے ایک آرڈیننس جو بڑا ذاتی معاملہ ہے۔ جناب والا! ہمارے جو allowances اور تنخواہ ہے اس کے بارے میں قومی اسمبلی میں ایک bill پاس ہوا لیکن اس میں پتہ نہیں کس نے موٹر کا مسئلہ رکھ دیا اور اس موٹر سے ہمیں ایسا بلیک میل کیا گیا ابھی جو inflation کا مسئلہ ہے۔inflation تو ہم کہتے ہیں کہ ۵۰۰ فیصد ہے وہ جو ہمیں allowances ملتے ہیں۔ جناب والا! آپ یقین کریں ہمارے عام expenses نہیں بنتے تو ہم ایک request کریں گے کہ صدر صاحب ایک Ordinance جاری کریں۔ جناب موٹر کی وجہ سے ہمارے ساتھ ایسی زیادتی ہوئی ہے ہم نے خریدنا ہے ہم اب بھی پیدل جا رہے لیکن ہمارے اپنے allowances پتہ نہیں کیا کس نے کیا تو یہ آپ کب توجہ کے لئے ہے کہ ایک اجازت صدر صاحب کو دے دیا جائے۔

جناب چیئرمین: مخدوم خلیق الزمان صاحب آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

مخدوم خلیق الزمان: میں تائید کرتا ہوں۔

جناب عالم علی لالیکا: میں خان صاحب کی اس تجویز کی تائید کرتا ہوں یہ جو ہمیں اخراجات ملتے ہیں۔ یہ فضولیات یا عیاشی کے لئے نہیں ہیں اس میں سیکریٹری کا الاؤنس ہے house الاؤنس ہے اس میں ٹیلی فون الاؤنس ہے۔

جناب چیئرمین: لیکن جب باقیوں کے بڑھیں گے۔ سرکاری ملازموں کے جبوں کے بڑھے ہیں۔

جناب عالم علی لالیکا: سرکار ملازمین کے بڑھے ہیں بیوروکریسی کے بڑھے ہیں۔

جناب چیئرمین: Law Minister صاحب باقیوں کے بڑھے ہیں۔

سید اقبال حیدر: Sir میں آپ کو authentic جواب دیتا ہوں۔

چوہدری عبدالغفور: جناب میں عرض کرتا ہوں کہ Osealation کو دیکھتے ہوئے اور formula کو دیکھتے ہوئے ایک فارمولا بنایا گیا تھا جس کے مطابق کچھ لوگوں کے بل کے مطابق بڑھایا گیا اور ہم نے کابینہ میں جو bill clear کیا اس وقت اسی چیز کو مد نظر رکھا گیا اس وقت سے لیکر جو last مقرر کی گئی یہ واقعی insufficient ہے بہت کم ہے سرتاج عزیز جیسے دماغ نے اس کی ratio بنا کر کہ کتنا bill escalation ہوئی ہے کتنی devaluation ہوئی ہے اس کے مطابق یہ سارے at par لائے گئے لیکن نیشنل اسمبلی میں آکر کچھ۔

جناب چیئرمین: یہ گاڑی والا مسئلہ کس نے بیچ میں ڈال دیا۔

(مداخلت)

جناب عالم علی لالیکا: جس میں گاڑی لینے کی استطاعت ہے انہوں نے ڈالا تھا۔

چوہدری عبدالغفور: نہیں نہیں میں نام نہیں لیتا چاہتا وہ تضحیک ہو گی بہر حال وہ ڈالا گیا۔ جس کی وجہ سے اور بھی بہت سی قباحتیں پیدا ہوئیں۔

جناب چیئرمین: یہ صحیح ہے کہ باقی سب کے سرکاری ملازموں کے ججوں کے allowances بڑھ گئے ہیں۔ فوج کے 'سب کے بڑھ گئے ہیں۔

چوہدری عبدالغفور: کافی لوگوں کے بڑھے ہیں۔

جناب چیئرمین: سنا ہے پرائیویٹ اداروں میں بھی بڑھے ہیں۔ یہ بھی صحیح ہے۔

چوہدری عبدالغفور: کافی لوگوں کے بڑھے ہیں۔

جناب عالم علی لالیکا: جناب میں ان کے لئے عرض کرتا ہوں کہ جو Federal secretaries تھے وہ جب tour پر جایا کرتے تھے تو وہ economy class جایا کرتے تھے۔ اسی قسم کے ایک آرڈیننس میں ان کے لئے فسٹ کلاس میں جانے کی provision carve out کی گئی ہے اور میں اپنے سینیٹر بھائیوں سے استدعا کروں گا اگر آئندہ سیشن تک ہمارے مراعات ہمارے emoluments ہمارے اخراجات پر نظر ثانی کر کے آرڈیننس نافذ کیا گیا اور کوئی آئے یا وہ نہ آئے میں تو نہیں آسکوں گا۔ میں ہاؤسنگ کا مقروض ہوں میں ہر کسی کا مقروض ہوں۔ کیا ہم نے گناہ کیا ہے ہم اپنا وقت ضائع کرتے ہیں۔

سید فصیح اقبال: جناب چیئرمین یہ کوئی مراعات نہیں چونکہ ٹیلی فون، ٹرانسپورٹ اور مکانوں کا کرایہ بڑھ چکا ہے اور مجھے افسوس ہے کہ ہماری حکومت کس Paradise میں رہتی ہے انہوں نے دیکھا نہیں انہی کے ہاتھوں سے Rules of Business کے تحت تمام سیکرٹری حضرات کیلئے جہاز کا 1st class ٹکٹ کر دیا گیا ہے اور مجھے افسوس ہے کہ جو law makers ہیں ان کے لئے اکانومی کلاس کا کیا ہے۔ میں کہتا ہوں آپ سب کے لئے اکانومی کلاس کریں خواہ وہ گورنر ہو یا Prime Minister جب وہ لوگ تو chartard flights میں جائیں اپنے لئے سپیشل جہاز رکھیں تو آپ عوامی نمائندوں کیلئے کیا کرنا چاہتے ہیں وہ لوگوں کی نمائندگی کرتے ہیں اور ان کا اپنی constituency میں دفتر نہیں ہے۔ کیا دفتر دو ہزار میں ملتا ہے؟ آپ دفتر لیکر دیں۔ ایک بنک کا vice president ساڑھے تین ہزار روپے خرچ کرے۔ جبکہ MNAs اور senators کو ۵۵۰/ روپے دیئے جاتے ہیں ٹرانسپورٹ بھی شامل ہے۔ آپ کیوں مذاق کرتے ہیں؟ یا تو ہم فری کام کریں اور سب یہاں خدانخواستہ وڈیرے نہیں ہیں۔ اگر وہ ہوں بھی تو یہ full time جاب ہے آپ ان کو respect دیں۔ ہم نے سارک ممالک میں بھی دیکھا ہے سری لنکا، انڈیا، نیپال وہاں بھی

ان کو کم از کم ایک ہزار امریکی ڈالر کے مطابق ملتا ہے۔ میں بلوچستان کا ہونے کی وجہ سے کہہ رہا۔ خان صاحب آپ نزدیک رہتے ہیں آپ خود دیکھیں کیا آپ اس خرچ میں آ سکتے ہیں؟ ہم نے کئی دفعہ بتایا ہے کہ ہمیں MNA ہوسٹل میں مکان کی پوری طرح جگہ نہیں مل رہی ہے۔ اور ایم این اے ہوسٹل اب کانجو ہاؤس ہو گیا ہے۔ کانجو ہاؤس۔ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ وہ انسانوں کے رہنے کے قابل نہیں رہا۔

جناب چیئرمین: کانجو صاحب کا نام تو نہ لیں۔

سید فصیح اقبال: اس لئے کہ کانجو صاحب وزیر خارجہ ہو چکے ہیں انہوں نے فارن آفس کے لئے ۱۰/۸ کمرے کرائے تھے۔ اس لئے میں نے کانجو ہاؤس کہا ہے۔ اب عرض یہ ہے کہ ٹیلی فون کا خرچ حکومت نے کوئی دو سو فیصد بڑھایا ہے جو کہ ایک عام آدمی کی دسترس سے باہر ہے۔ اب ڈھائی روپے کال ہے۔۔

جناب چیئرمین: جب سے آپ کے allowances fix ہوئے ہیں کتنے فیصد بڑھا ہے۔

سید فصیح اقبال: اس وقت سے 300%۔

جناب چیئرمین: آپ کے وہی الاونس ہیں۔

سید فصیح اقبال: ہمارے کیا ایم این اے سینٹر کیا؟ بلوچستان کے ایک ایم پی اے کو ۱۸ ہزار روپیہ ملتے ہیں یہ قانون ہے۔ ہمارے وزیر خزانہ ہوتے تو میں پوچھتا کہ یہ کیسی تفاوت ہے؟

جناب چیئرمین: اصل میں ایسا ہے کہ عوام کو یہ باتیں پتہ نہیں ہیں آپ نے آج ذکر کیا ہے کہ ساری دنیا کے بڑھ گئے ہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ کرائے بھی بڑھ گئے ہیں۔

سید فصیح اقبال: پی آئی اے کا آپ دیکھیں۔ پی آئی اے نے ۸۶۔۱۹۸۵ء سے کوئی تین سو فیصد بڑھایا ہے۔

<u>جناب چیئرمین</u>: وقت یہ آئی ہے کہ lagislators کا point of view عوام تک نہیں پہنچا آج تک۔

(آذان برائے نماز ظہر)

Mr. Chairman : This House is adjourned to meet again tomorrow at 10.00 a.m.

[*The House adjourned to meet again at ten of the clock in the morning on thursday the 7th of July, 1992.*]

PCPPI--529(96) Senate--15-03-2000--180.